جلد ۴ نمبر ۵

رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اِس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

نو آبادی ترک مسکرات، دبیر پورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صد انجمن ترک مسکرات۔ حیدرآباد دکن

جلد (۴) بابتہ ماہ فروردی ۱۳۴۹ف نمبر (۵)

فہرست مضامین

فرمانِ مبارک

مترشدہ ۱۷؍ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مئے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملیگی۔

الکحل

کافی عرصہ تک لوگوں کا یہ عام خیال رہا ہے کہ تھوڑی سی الکحل استعمال کرنا صحت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ دنیاوی فرائض کو بے تکلف ادا کرنے کے لئے الکحل کا کسی نہ کسی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے۔

تحریک ترک مسکرات سے ہمدردی رکھنے والوں نے الکحل کے برخلاف ثابت کر دکھایا کہ تھوڑی شراب پینا بھی صحت کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ الکحل کی اصلی حالت اور اس کے اثر کا مطالعہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چند باتوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(۱) کیا الکحل خوراک ہے ؟

پہلے عرصہ میں یہ خیال تھا کہ الکحل خوراک ہے اب کوئی شخص بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ کسی بھی طریقہ سے خوراک ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بیان سے واضح ہو جائے گا۔

انسانی جسم کے پھلنے پھولنے اور گرمی پیدا کرنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جسم خوراک سے گرمی اور فضلہ پیدا کرتا ہے۔ فضلہ باہر چلا جاتا ہے۔ اس لئے گرمی (جس سے کہ جسم ٹھیک حالت میں رہتا ہے) پیدا کرنے کے لئے اور خوراک کھانی پڑتی ہے خوراک دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو جسم بناتی ہے۔ دوسرے وہ جو گرمی پیدا کرتی ہے۔ خوراک جو کھائی جاتی ہے وہ انسانی ٹمپریچر یعنی حرارت غریزی کو بحال رکھتی ہے۔

چند بڑے بڑے ڈاکٹروں مشہور سائینس دانوں اور پروفیسروں کے خیالات مندرجہ ذیل ہیں یہ خیالات ان کے کئی سالوں کی محنت کا نتیجہ ہیں جن کے پڑھنے سے آپ کو مکمل یقین ہو جائے گا کہ الکحل خوراک نہیں ہے۔

پروفیسر ہُرا اپنی کتاب "الکحل کی جگہ و طاقت" میں رقمطراز ہے کہ الکحل کا لفظ بھی کسی قسم کی خوراک میں نہیں ہے۔ اسے خوراک نہ سمجھیں۔

برٹش میڈیکل جرنل میں بھی یہی بات اس طرح لکھی ہوئی ہے "ہم اس بات کو ضرور بتانا چاہتے ہیں کہ الکحل خوراک نہیں ہے"

سر بنجمن رچرڈسن جنھوں نے کہ اپنی عمر کا اہم حصہ ان تجربات میں صرف کر دیا ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں تک الکحل کی بابت کہا جائے ہمیں ضرور کہنا پڑے گا کہ یہ کوئی خوراک نہیں ہے اگر یہ خوراک ہے تو کلوروفارم سے اچھی نہیں۔

پروفیسر ہیروٹ جنھوں نے کہ الکحل کی بابت کافی ریسرچ کی ہے اور کئی بار الکحل کے متعلق مضامین پر انعامات حاصل کئے ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ الکحل خوراک کے چھوٹے سے چھوٹے تجربہ (ٹسٹ) میں بھی ناکامیاب ہے نہ ہی یہ طاقت دیتی ہے نہ ہی یہ جسم کو بناتی ہے۔ قطعاً اسے خوراک نہ سمجھنا چاہیئے۔

(۲) کیا الکحل خوراک ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے؟

عام طور پر رائے عامہ رہی ہے کہ الکحل ہر ایک قسم کی خوراک جلد از جلد ہضم کرتی ہے اور اس لئے وہ قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے یہ خیال نہ صرف عام آدمیوں میں ہی پایا جاتا ہے بلکہ بعض ڈاکٹروں کی بھی یہ رائے ہے کہ شراب خوراک کو اچھی طرح سے ہضم کرتی ہے۔ مگر آج کل کی سائنس کے نئے نئے کرشموں و سائنسدانوں کے تجربوں نے اس کے برخلاف ہی ثبوت دیا ہے۔ نیز یہ تمام تجربے الٹے ہی نکلے ہیں۔ اور ہمیں ثبوت کی آگاہی پیش کرتے ہیں۔

آسانی سے سمجھنے کے لئے کہ **الکحل ہاضمہ کو خراب کرتی ہے** یہ ایک آسان ثبوت ہے کہ الکحل کھانا ہضم ہونے والے لعاب کے ساتھ عمل نہیں کر سکتی۔ پنسولینیا یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ہیر نے ثابت کر دیا ہے کہ بیرا اور کڑوی بیر (جو کہ خوراک ہضم ہونے والی اچھی خیال کی جاتی ہے) معدے کو کمزور کرتی ہے۔ پروفیسر ہیر نے سترہ قسم کی شرابوں سے تجربات کئے۔ مگر آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ شراب کبھی بھی قوت ہاضمہ کو نہیں بڑھاتی۔ بلکہ وہ اسے کمزور کرتی ہے۔ ڈاکٹر مسٹر آئی (لنڈن) کے تجربات کا نتیجہ بھی پروفیسر ہیر کے تجربات کے مشابہ ہے۔

پروفیسر بلر صاحب لکھتے ہیں کہ الکحل خوراک ہضم ہونے سے روکتی ہے۔ مشہور سرجن جنرل ڈاکٹر فرانکسی فرماتے ہیں کہ الکحل کا استعمال معدے کو کمزور کرتا ہے۔ ہندوستان کا زبان زد خیال ہے کہ الکحل ہاضمہ کو مدد دیتی ہے سراسر غلط ہے۔ تھوڑی الکحل کا استعمال جو ہاضمہ کو بڑھاتا دکھائی دیتا ہے

اصل میں ہاضمہ کو کمزور کرتی ہے

تندرست آدمیوں کے لئے تو یہ بہت مضر ہے۔کیپٹن فارس ایک جگہ لکھتے ہیں کہ تندرست آدمیوں کو الکحل کا استعمال نہیں کرنا چاہئیے

(۳) الکحل دماغی وجسمانی کاموں میں مدد دیتی ہے؟

نہیں ۔ بالکل نہیں۔ اس بات کا ثبوت بالکل آسان ہے۔ بڑے بڑے لائق ڈاکٹر اور سائنسدان یہ ثابت کر چکے ہیں کہ دماغی کام الکحل کے استعمال سے بخوش اسلوبی انجام نہیں پاسکتے ۔ نہ صرف ڈاکٹر او سائینسدانوں کی یہ رائے ہے بلکہ بڑے بڑے کھلاڑی اور ان کے متعلق مضمون لکھنے والے مصنف ہم آہنگ ہیں کہ قدرت نے دماغ کی تازگی کے لئے غذا اور آرام کو ضروری قرار دیا ہے نہ کہ الکحل کو۔

انگلستان کے مشہور ڈاکٹر سر اینڈ روز کلارک جو لندن میں کام کرتے ہیں اور جن کے پاس سالانہ ہزاروں مریض آتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"الکحل کسی کام میں کوئی مدد نہیں دیتی بلکہ رکاوٹیں ڈالتی ہے" جب کبھی کسی موقع پر ان کو الکحل کے استعمال کے لئے کہا گیا تب انھوں نے افسوس کے ساتھ انکار کر دیا اور فرمایا میں اس کے استعمال سے اپنا کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتا۔"

سرہنری تھامس ولایت کے بہت بڑے سائینسدان فرماتے ہیں کہ تھوڑی تھوڑی یا زیادہ الکحل پینے کی عادت لوگوں کو ترک کر دینی چاہئیے تاکہ ان کا جسم صاف اور روح پاکیزہ رہے۔ کاروبار کو اچھی طرح انجام دینے کے لئے الکحل سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

(۴) کیا الکحل صحت اور عمر کو بڑھاتی ہے ؟

بہت سے لوگوں نے اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے رکھی ہے کہ الکحل صحت و عمر کو بڑھاتی ہے۔ مگر ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے ۔کرنل باور مشہور و معروف جنرل جنھوں نے ہندوستانی زندگی کا کافی مطالعہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہندوستان میں بداخلاقیوں اور بیماریوں کی جڑ الکحل ہی یعنی شراب ہے۔

برٹش میڈیکل جنرل اور آرمی و نیوی گزٹ نے اس رائے کی تائید میں بڑے بڑے مضامین شائع کئے ہیں۔

اور لینڈسیل نے تو یہاں تک کہدیا ہے کہ ہندوستان میں حقیقی آرام و راحت سے زندگی بسر کرنے

کے لئے الکحل کا استعمال بالکل بند کر دینا چاہئے۔ ہندوستان میں اینگلو انڈین پریس نے تحریک ترک مسکرات کی کافی امداد کی ہے۔

دنیا کے مشہور و معروف ڈاکٹر پارکس کارنیٹر رچرڈسن لیزا اور فرنکس جیسی ہستیاں بھی مندرجہ بالاخیالات کے حامی ہیں۔

سر جارج وائٹ نے اپنی شملہ والی تقریر میں فرمایا ہے۔ آنکھوں سے جسم سے اور جسم کے ہر رگ و ریشے سے کاموں کو پایۂ تکمیل کو پہونچانے والے وہی لوگ ہیں جو صاف و خالص پانی پیتے ہیں بڑے بڑے کھلاڑی پانی استعمال کرتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترکوں نے لڑائی میں بہت بہادری دکھائی لمبے سفر کئے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کیا۔ یہ صرف خالص پانی کی طاقت تھی۔ وہ صرف تازہ پانی ہی کو استعمال کرتے تھے۔ شراب کو منہ نہ لگاتے تھے۔

ایام جنگ میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو فوجیں شروع سے شراب کی عادی نہ ہوں اور خالص پانی ہی استعمال کرتی ہوں وہ میدان جنگ میں کامیاب رہتی ہیں۔ جنگ اسہانتی ۱۸۸۲ء و جنگ مصر ۱۸۸۵ء اور تیراہ کی لڑائی میں فوجوں کا حوصلہ اس لئے بڑھا ہوا تھا کہ وہ شراب کی عادی نہ تھیں۔

اس کے برعکس کوشتے وادی حیفہ واسوان کی لڑائیوں میں حالت خراب رہی کیونکہ ان فوجوں نے شراب کا استعمال کیا تھا۔ مہم چترال کے جنرل سے ان کی کامیابی کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "شراب بغیر محنت اور کام"۔

نیشنل ٹمپرنس کانفرنس لیورپول ۱۸۸۴ء میں بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ رائے دی۔ "ان لوگوں کو جو منشیات کا استعمال نہیں کرتے بیماری کم آتی ہے۔ اگر آتی بھی ہے تو جلد آرام ہو جاتا ہے۔ مگر شراب نوش زیادہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں اور صحت بہت کم پاتے ہیں۔ پرہیزگار کی عمر دراز ہوتی ہے۔

چونکہ شرابیوں کی عمر کم ہوتی ہے اور بیماریاں زیادہ اس لئے ان کے موت کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ یورپ اور انگلینڈ کی بیمہ کمپنیاں شراب نوشوں سے ماہانہ قسط زیادہ وصول کرتی ہیں۔ بہ نسبت شراب نہ پینے والوں کے"۔

سکوٹش ٹمپرنس لائف ایسوسی ایشن (لمیٹڈ) کمپنی کے ڈائرکٹر اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ہم نے مدت دراز کے تجربات کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پرہیزگاروں کی عمر شراب نوشوں کی نسبت زیادہ دراز ہوتی ہے۔　　　(ماخوذ)

خواب

جناب محمد احسن صاحب (جامعہ پنجاب)

شام کے چار بجے آفس سے نکلا اور حسب معمول شراب خانہ میں گھسا حسن اتفاق سے تمام ساتھی بھی وہیں جمع تھے سبھوں نے بڑے تپاک سے میرا خیر مقدم کیا۔ رمیش اور سجا دنے کہا کہ او ہو آج چاند کدہر سے نکلا۔ بھیا بہت دنوں بعد ملاقات ہوئی۔ ارے یار ایسی بھی کیا مصروفیت ہے جو دوستوں کو بھول ہی گئے۔ خیر آج خوب جی بھر کے شراب اڑائیں گے بنکٹ لال (دوکان دار شراب) نے کہا کہ صاحب آج سارے احباب جمع ہیں۔ میری بکری بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ آپ ہی لوگوں سے تو ہمارا دہندا ہے۔ آج میرے پاس تازہ بتازہ اور کافی سے زیادہ اسٹاک موجود ہے۔ غرض شراب کے دور چلنے لگے تھوڑی دیر بعد جیسا کہ شرابیوں کا طرز عمل ہے۔ کوئی گانے لگا کوئی ہنسنے لگا اور کوئی پرانے مردوں کو یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ بہر حال محفل کا رنگ اچھی طرح جم گیا۔ اتنی شراب پی کہ جیب خالی ہو گئے۔ رمیش نے کہا کہ دوستو آج اتنی پیو کہ ہوش نہ رہے۔ ہم کچھ ایسے ویسے نہیں ہیں۔ ہم معزز اور شریف ہیں۔ پیسے ختم ہو چکے ہیں لیکن کوئی مضایقہ نہیں۔ ہمارا بنکٹ لال ہمیں ادہار دے گا۔ دوکاندار نے کہا کہ ہاں سرکار ضرور دوں گا۔ میں آپ کا یہ دوکان آپ کی اگر میرے قدیم گاہکوں کو نہیں تو کیا راستہ والوں کو دوں گا۔ آپ ہی لوگوں کے طفیل میں تو کیا میرے خاندان کی پرورش ہوتی ہے۔ اب کیا تھا غٹا غٹ پینے لگے۔ جب خوب پی چکے سجاد نے کہا۔ بھئی۔ میری نئی نئی شادی ہوی ہے میں تو اب چلتا ہوں۔ بیوی اکیلی اور میری منتظر ہوگی۔ اچھا خدا حافظ۔ ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے گلے مل کر ہر شخص نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی میں نے بھی گھر کی راہ لی نشہ میں چور تھا اس لئے راستہ صاف طور پر نظر نہ آتا تھا۔ پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ ایک دفعہ تانگہ کی ٹکر سے بال بال بچ گیا۔ کچھ بڑھنے نہ پایا تھا کہ موٹر کے سامنے ہو گیا۔ قسمت سیدھی تھی فوراً ہٹ گیا۔ ڈرایور نے برے بھلے الفاظ سنائے مگر یہاں کسے پروا تھی۔ نہ معلوم جوتا ٹوپی کہاں چھوڑ آیا۔ جاڑے کا موسم تھا کپکپا رہا تھا۔ مگر شراب کی گرمی کا فضول سا گھمنڈ سر میں سمایا تھا۔ خیر گرتا پڑتا گھر پہنچا۔ زنجیر کھٹ کھٹائی۔ اور موہن موہن کہکر اپنے لڑکے کو آواز دی۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ دروازہ کھولا۔ دوسری مرتبہ خوب زور سے دروازہ پیٹا۔ دروازہ کھلا اور اندر سے ایک شخص ہاتھ میں لٹھ لئے آ موجود ہوا۔ مجھے دیکھتے ہی ایک طمانچہ رسید کیا اور کہا "ابے غنڈے تو کون ہے جو اتنی رات گئے دوسروں کی

زنجیر کھٹ کھٹا کر چلّا رہا ہے۔ ابے کیا یہ تیرے باپ کا گھر ہے؟ چل نکل ورنہ چمڑی ادھیڑ دوں گا۔ بے شرم کہیں کا۔ خیال نہیں کہ شریفوں کا محلہ اور سب اس وقت آرام کر رہے ہیں اور تو ہے کہ گڑبڑ مچا رہا ہے۔

اس حادثہ سے مجھے سخت افسوس ہوا کہ یہ لوگ شریف اور بدمعاش میں تمیز نہیں کر سکتے۔ ساتھ ہی غصہ بھی آیا۔ کیا کرتا۔ مجبور تھا۔ اگر دنگا کرتا پولیس مجھ ہی کو ٹھا نہ لے جاتی۔ مزے میں خلل ہونے سے نشہ میں کچھ کمی واقع ہوئی تلافی کے لئے آدھی بوتل شراب جو ہمراہ تھی پی لی۔

رات کے کوئی بارہ بجے ہوں گے اپنے گھر پہنچا۔ پہلے اچھی طرح دیکھ بھال کی کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر کسی دوسرے دروازے پر پہنچ جاؤں۔ زنجیر کھٹ کھٹائی میری بیوی کملا جو روزانہ میرے آنے تک میری منتظر رہتی۔ لیکن آج اس نے دروازہ دیر سے کھولا۔ میرے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ بلا سوچے سمجھے میں نے اسے خوب مارا۔ میری بوڑھی ماں کو کملا بیٹی سے بھی زیادہ عزیز تھی اگر بہو کے ناخن کو ذرا بھی تکلیف پہنچتی تو میری ماں بے چین ہو جاتی۔ آج بھی اسی طرح بہو کی حمایت میں مجھ سے لڑنے کھڑی ہو گئی۔ میں نے بحالت نشہ ماں کو بھی برا بھلا کہہ دیا۔ یہ شور سن کر میرا ننھا موہن چونک پڑا۔ اور روہائیں روہائیں رونے لگا۔ اسے بھی میں نے دو چار طمانچے رسید کئے۔ اتنے میں باہر کا دروازہ کسی نے کھٹ کھٹایا۔ میں باہر نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ محلے کے دس بارہ آدمی جمع ہیں اور آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ میرے ایک ہمسایہ نے کہا کہ موہن بابو تمہیں شرم نہیں آتی صورت سے تو بھلے آدمی معلوم ہوتے ہو اور تمہارے یہ گن ہمیں بالکل پسند نہیں۔ یہ شیوہ شریفوں کا نہیں ہے کہ نشہ کی حالت میں آدھی رات کو گھر آئیں۔ ماں اور بیوی بچوں پر ظلم کریں۔ شور برپا کر کے خواہ مخواہ محلہ والوں کی نیند اچاٹ دیں اور اپنی ساری کمائی شراب کے پیچھے برباد کریں۔ اور گھر والوں کو بھوکے سلائیں۔ لعنت ہے تمہاری زندگی پر۔

میں نے کہا آپ کو میرے معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی ادھیکار نہیں ہے آپ لوگ اپنے گھر تشریف لیجائیں اور آرام کریں۔ سب کے سب میرا بہت بری طرح پیچھا کر رہے تھے۔ رامو تو گالیاں سنا رہا تھا مجھے گالیاں سن کر تاب نہ رہی۔ آگے بڑھ کر رامو کے پیٹ پر اس زور سے لات ماری کہ غریب دھڑام سے زمین پر گرا اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ اب کیا تھا کہ ایک کہرام مچ گیا۔ نشہ کافور ہو گئی۔ آناً فاناً میں پولیس آموجود ہوی مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں۔ بڑا ہی دردانگیز سماں میرے پیش نظر تھا۔ مجھے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا۔ اس وقت میری آنکھوں سے اشک ندامت جاری تھے۔ چپ چاپ نظریں نیچے کئے کھڑا رہا۔ اتنے

میں مجسٹریٹ نے میرے حق میں دس سال قید با مشقت کی سزا سنا دی۔ پیروں تلے زمین نکل گئی۔ فکر ہوئی کہ میرے جیل چلے جانے کے بعد کملا۔ موہن اور میری ضعیف ماں کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ کس مپرسی کی حالت میں کہیں فاقوں نہ مرجائیں۔ پشیماں تھا کہ رہی سہی عزت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ دوست احباب۔ عزیز و اقارب کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا۔ ہائے افسوس۔ اب کیا ہوگا۔ خدا نے ہی میرے اعمال کی خوب سزا دی۔

اے ملعون شراب۔ خدا تیرا ستیا ناس کرے۔ مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ دولت عزت ملازمت سب کا خاتمہ کر دیا۔ تیری ہی وجہ سے مجھے اپنے اہل و عیال اور ماں (جس کے چرنوں تلے سورگ ہے) سے جدا ہونا پڑا۔

میرے دماغ میں پریشان کن خیالات کا ایک ہجوم برپا تھا میں سہما ہوا ایک بت کی طرح کھڑا تھا کہ جیل کی موٹر نازل ہوئی۔ کانسٹیبل نے مجھے موٹر پر چڑھنے کے لئے اشارہ کیا۔ سوار ہونے سے پہلے میں نے تمام لوگوں کو جو مجھے دیکھنے کے لئے جمع تھے مخاطب کر کے کہا کہ "بھائیو مجھ سے عبرت حاصل کرو خود شراب چھوڑو۔ اور دوسروں کو نہ پینے کی تاکید کرو۔ اگر چند آدمی بھی میرے اس حادثہ سے سبق حاصل کریں۔ اور میری نصیحت پر عمل کریں تو مجھے جیل جانے کا اتنا زیادہ رنج نہ ہوگا اور رہائی کے بعد میں بھی ترک مسکرات کے لئے جان توڑ کوشش کرونگا۔ بلکہ اپنی باقی زندگی اسی کام کے لئے وقف کر دوں گا۔ اچھا خدا حافظ"۔ جب میں موٹر پر چڑھنے لگا۔ پھسل کر دھڑام سے گر پڑا جوں ہی کچھ حرکت معلوم ہوئی۔ ایک دم میں نیند سے چونک پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی کمرہ اور اپنے ہی بستر پر لیٹا ہوں۔ حیران اور پریشان ہوا کہ یا الہٰی یہ ماجرا کیا ہے۔ اٹھ بیٹھا اور سوچنے لگا۔ دل مان لیا کہ یہ خواب میرے وہم و خیال کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ ہو نہ ہو یہ ایک امر من اللہ ہی خواب کیا ہے۔ رویائے صادقہ اور الہام الہٰی ہے۔ خدا کا شکر ادا کیا اور اپنی خوش نصیبی پر مسرور رہوا۔ کہ خدا نے خواب کے ذریعہ مجھے سیدھا اور سچا راستہ دکھلایا اور اس بلائے ناگہانی کو خواب ہی پر ٹال دیا۔ خیر گذری ورنہ اگر حقیقت ہوتی تو بڑی مشکل ہوتی۔ اف۔ صرف خیال سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس خواب نے میری زندگی میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا شراب ترک کر دینے سے دن بدن میری صحت ٹھیک ہوتی گئی۔ روپیہ پس انداز ہونے لگا۔ زندگی اطمینان سے بسر ہونے لگی۔ اور ہمارے ہمسایہ میری موجودہ زندگی پر رشک کرنے لگے۔

شراب کی کہانی اسی کی زبانی

جناب اشرف حسین صاحب عابد آسی

میرا کام انسانی ہستی کو برباد کرنا ہے۔ جس گھر میں میری گذر ہو۔ وہاں مسرت کا گذر نہیں ہو سکتا جو شخص بھی ایک مرتبہ پی جاتا ہے پھر چھوڑ نہیں سکتا۔ میں رفتہ رفتہ اپنا کام کرتی رہتی ہوں۔ میرے پینے والے کبھی انجام پر غور نہیں کرتے۔ حلال و حرام میں ان کے یہاں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی کام ان کو آتا ہے تو صرف مجھے پی کر مست پڑے رہنا۔ دین و دنیا کی ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی۔ جب میں دماغ تک پہنچ جاتی ہوں تو اس کو خراب کر دیتی ہوں۔ جب معدے سے گزرتی ہوں تو اس کو کمزور کرتی ہوں۔ غرض میری ہی وجہ سے تمام انسانی اعضا طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور میرے پیچھے پیچھے "موت" ہوتی ہے۔ جہاں میں نے اپنا کام ختم کیا۔ موت کا کام شروع ہوا۔ اکثر مجھے بزم میں جانے کا اتفاق رہا ہے۔ جہاں میں سر آنکھوں پر بٹھائی جاتی ہوں۔ محفل کا رنگ جمانے میں زیادہ حصہ میرا ہی ہوتا ہے۔ جب میں اپنا کام کر چکتی ہوں تو پھر اس محفل میں بحث و تکرار شروع ہو جاتی ہے۔ زبان سے ایسی ایسی باتیں نکلتی ہیں کہ کچھ نہ پوچھئے۔ ابھی خوشی خوشی بیٹھے تھے کہ چل گئی۔ غرض انسانی ہستی کو تباہ و برباد کرنا میرا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ نوجوانوں کو آج کل کی سوسائٹی اعلان کر رہی ہے۔ پیئے جاؤ۔ وہ نہ آگے دیکھتے ہیں۔ اور نہ پیچھے۔ اعلان کی تعمیل میں سرخم کر دیتے ہیں۔ مجھ سے محبت رکھنا ایک اندھا فلسفہ ہے۔ زندگی کا غلط مدعا ہے۔ مجھے دنیا میں ایسے بھی لوگ نظر آتے ہیں جن پر میرا جادو کارگر نہیں ہوتا۔ مجھے ہی ہار ماننی پڑتی ہے۔ مگر آج کل کے زمانے میں ایسے لوگوں کی کمی ہے۔ میرے متعلق اطبا پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ ادیان و مذاہب اعلان کر رہے ہیں کہ شراب بری چیز ہے۔ اگر تم شراب کے عادی ہو گئے تو موت سے پہلے مر جاؤ گے۔ مگر میرے چاہنے والوں کو خدا سلامت رکھے۔ ان کے کان پر کسی طرح بھی جوں نہیں رینگتی۔ اور وہ اپنے غم کو بھلانے کے لئے مجھے پیتے پیتے اپنی عزیز زندگی میرے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور خود موت کے آغوش میں سو جاتے ہیں۔ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ میری محبت میں موت سے پہلے ہی مرنا پڑتا ہے۔ آج میں آپ بیتی کہہ رہی ہوں۔ میں سراپا گناہ ہوں۔ آج میرا بھی دل چاہتا ہے کہ اپنے پینے والوں سے کچھ کہوں۔ ان کو نصیحت کروں۔ میں صاف صاف کہہ رہی ہوں کہ مجھ سے سوائے نقصان کے کسی کو فائدہ نہ ہوا۔ میں نے ہزاروں انسانوں کو

بقیہ صفحہ ۱۸

وہ جسکے آٹھ بچے صرف چھ آنوں پہ پلتے ہیں

جناب مولوی سید غلام پنجتن صاحب شاد

مریض ناتواں کو زہر دیدے یا دوا دیدے
سبب بیمار ہونے کا مگر معلوم تو کر لے

یہ ایک معصوم ہستی سب جسے مزدور کہتے ہیں
وہ جس کے آٹھ بچے صرف چھ آنوں پہ پلتے ہیں

جو اپنے گھر سے سورج کے نکلتے ہی نکلتا ہے
جو دن بھر تیرے ظلم و جور کی چکی میں پِستا ہے

وہ جس کے طفل دن بھر ایک دانے کو ترستے ہیں
وہ جس کے باپ ماں فاقوں پہ فاقے روز کرتے ہیں

ثمر محنت کا جس کے تجھکو دولت مند کرتا ہے
بھلانے کو وہ تیرا ظلم دارو پی کے پڑتا ہے۔

چھڑانے والے دارو کے یہ غم اس کا چھڑاتا جا
اگر ہے درد کچھ دل میں تو درد اس کا ہٹاتا جا۔

تعجب اس پہ ہے۔ جو شکر پر پھر شکر کرتا ہے
جو اپنے گھر کو جلتا دیکھتا ہے اور ہنستا ہے

کیا کیا نہ ہند کی ہوئی درگت شراب سے

جناب پنڈت راگھو پنڈرائو صاحب جذب

رہتی نہیں ہے وقعت و عزت شراب سے
پھر کس لئے ہے آپ کو الفت شراب سے

کیا کیا نہ ہند کی ہوئی درگت شراب سے
پھر اب بھی کیا نہ پکڑوگے عبرت شراب سے

شراب اس کا نام ہے پیتے ہے اس میں شر
حاصل کبھی نہ ہوگی مسرت شراب سے

کچھ دکھ نہیں ہے پینے میں آسان ہے یہ کام
ہے اس کے بعد رنج و مصیبت شراب سے

جاگیردار لاکھوں ہی برباد ہو گئے
افسوس کیسی لٹتی ہے دولت شراب سے

بیماریاں ہزار بڑھیں یہ نہیں ہے فکر
کہتے ہیں ہے بحال طبیعت شراب سے

بے عزتی ہوئی، ہوئیں رسوائیاں ہزار
دولت لٹی بگڑ گئی صحت شراب سے

کیا سیٹھ بھی کیا شراب یہ دونو حرام ہیں
سیٹھی سے قدر گھٹتی ہے وقعت شراب سے

ماضی و حال میں کریں کیا خاک ہم تمیز
ہر گھر میں جبکہ پھیلی ہے غفلت شراب سے

بس بس خموش جذب کہ بیدار ہوگا ملک
ذلت سہی ہے چھوڑے گا الفت شراب سے

بچوں کو افیون دینے کی قبیح عادت

بچوں کو افیون دینے کا بُرا رواج بہت زیادہ ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ مائیں بچوں کو کتنا پیار کرتی ہیں لہذا اس بُری عادت کا سوائے جہالت کے اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا۔ بچوں کو مختلف وجوہ کی بناء پر افیون دی جاتی ہے بعض کی ماؤں کا خیال ہے کہ افیون واقعی بچوں کیلئے مفید ہے بعض اس وہم میں مبتلا ہیں کہ افیون طاقت بخش دوائی ہے اور بچے اس سے توانا بن جاتے ہیں بعض کے نزدیک افیون بچوں کے ہر مرض مثلاً زکام کھانسی اور اسہال کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔

افیون کے متعلق یہ تمام خیالات سراسر غلط ہیں۔ افیون ایک زہر ہے جو بچوں کیلئے نہایت ضرر رساں ہے دیہات اور شہروں میں اکثر مزدوری پیشہ مائیں بچوں کو اس لئے افیون کھلا دیتی ہیں کہ وہ آرام سے سوتے رہیں اور خود باہر جا کر اپنا کام کر سکیں ایسی مائیں اپنی جہالت کے باعث اپنے بچوں کی حقیقی دشمن ہیں اس طریقہ سے بچے خاموش تو رہتے ہیں لیکن ان کی صحت کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ ماؤں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنے تھوڑے سے آرام کی خاطر وہ اپنے بچوں کو کس قدر نقصان پہنچاتی ہیں۔ امیر گھرانوں میں بھی نوکرانیاں ان بچوں کو جو ان کی تحویل میں ہوں افیون دینے کی عادی ہیں تاکہ بچے انہیں تنگ نہ کریں ان بچوں کے والدین کو ہمیشہ اس بارے میں ہوشیار رہنا چاہیئے کہ کہیں ان کے جگر پاروں کو خفیہ طور پر افیون تو نہیں دی جا رہی ہے افیون کھانے کے بعد بچے اپنے بستر پر بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں وہ نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں تندرست بچوں کی طرح نہیں ہلاتے۔ نیند کی حالت میں بچوں کا اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو حرکت میں لانا ازبس مفید ہے ان کے لئے رونا بھی ایک قسم کی ورزش ہے۔ اس سے ان کے پھیپھڑے پھیلتے ہیں اور ان کے سینے کشادہ ہوتے ہیں افیون کے عادی بچے نیند کے عالم میں نہ صرف اس ورزش سے محروم رہتے ہیں۔ بلکہ افیون آہستہ آہستہ ان کو گھن کی طرح کھا لیتی ہے اور وہ عمر بھر کمزور رہتے ہیں۔

افیون سے قبض ہو جاتی ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ بچوں کے اکثر امراض کا باعث قبض ہے ان کے ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے۔ وہ اپنی خوراک سے غذائیت حاصل نہیں کرتے ان کا رنگ زرد ہو جاتا ہے وہ بیمار نظر آتے ہیں اور ہر قسم کے امراض کا بہت جلد شکار ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ معالج نہیں ان کے ہاتھوں میں افیون ایک نہایت خطرناک چیز بن جاتی ہے۔ چھوٹے بچے اس کے زہریلے اثر سے فوراً متاثر ہوتے ہیں افیون کی تھوڑی سی مقدار مثلاً ایک گرین کے آٹھویں دسویں حصہ تک مہلک ہو سکتی ہے۔ بہت سے بچوں کی قیمتی جانیں اس کے زہریلے اثر کے باعث تلف ہو جاتی ہیں کیونکہ زہر جو انہیں آہستہ آہستہ دیا جاتا ہے ان کی صحت کو کامل طور پر تباہ کر دیتا ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲۴

نشہ کا انجام

مولوی میر نصرت علی صاحب۔ ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

یہ تاریخی اور سچا افسانہ ہے جو مستقر ناندیڑ پر گزرا ہے اور مستند مواد کے ساتھ بحوالہ نمبر مقدمہ عدالت پیش کیا جاتا ہے۔

باب اول۔ مے نوشی

ہمارا یہ افسانہ ۱۳۴۷ف کے (۳۲) سال پہلے سے اس طرح آغاز ہوا ہے کہ ہمارا ہیرو عمر بن سالم نامی مستقر ضلع ناندیڑ پر ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوا ہے جو مرفع الحال نہیں کسی کا محتاج دستگیری بھی نہیں۔ بلکہ اس کا پدر سالمین بن حیضرہ نامی ایک دکھنی عرب ملازم سرکار ماہوار یاب (۱۲) روپیہ تھا سسرال سے ایک کھیت اور ایک مکان اس کو ملا تھا آخری عمر میں سرکاری ملازمت چھوڑ کر کافی فروش ہوگیا تھا۔ نیک رویہ اور شریف آدمی تھا۔ کسی کا مقروض نہ تھا۔ پابند صوم وصلواۃ تھا۔ اور کسی قسم کی بھی کوئی نشہ اس سے کوسوں دور تھی عمر کے پدر کو عمر کے بعد اور بھی دو فرزند پیدا ہوئے جن میں ایک تو باپ کی زندگی میں مرگیا اور دوسرا اب بھی زندہ موجود ہے۔ عمر کا بچپن باپ کے زیر سایہ اچھا گذرا۔ مدرسہ عیدروسیہ ناندیڑ میں اس نے کچھ کچھ تعلیم بھی پائی جس سے قدرے اردو نوشت وخواند سے بھی واقف ہے۔

نام خدا جب سن شعور کو پہونچا تو باپ کے قدم بقدم اس کو بھی نشہ سے نفرت ہی رہی۔ آدمی منکسر المزاج۔ اور ہر کسی کی اطاعت اس کا شیوہ رہا اوائل عمر (۲۰ - ۲۱) سال تک پیشہ ملازمت خانگی ساہوکاروں کے پاس اختیار کرکے (۱۰ - ۱۲) روپیہ ماہانہ پیدا کر لیتا اور نیک روشی کے ساتھ گزر بسر کرتا تھا۔ جس کی تصدیق اکثروں نے کی ہے۔

باب دوم ساہو کی ملازمت

موسم گرما خورداد کا مہینہ ہے صحرائے مرہٹواری ناندیڑ میں جدھر دیکھو سبزہ کوسوں دکھائی نہیں دیتا ہے سیاہ زمین کا چٹیل میدان نظر آرہا ہے۔ البتہ کہیں کہیں بڑے بڑے وہ درخت جو بغیر پانی کے بھی موسم

گرما کا مقابلہ کرسکتے ہیں بعض بعض جگہ جھوتے کھڑے ہیں عین دوپہر کا وقت ہے تیز دھوپ اور گرم گرم ہوا کے جھونکے اور لو کی لپیٹ پر لپیٹ چلی آ رہی ہے۔ اور کبھی کبھی ہلکی ہلکی آندھیوں سے سیاہ مٹی کی گرد و غبار کا بگولہ آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا چکر لگاتا ہوا نظر آتا ہے۔

ایک ماہی گیر برہنہ جسم۔ برہنہ پا۔ صرف ایک لنگی کی تہبند بندھے ہوئے اور دوسری لنگی کا شملہ سر پہ لپیٹے ہوئے اور بغل میں مچھلی پکڑنے کی جال دبائے ہوئے اپنے گاؤں سے دریائے گوداوری کو شکار ماہی کو جاتے جاتے اثنا راہ آندھیوں سے تنگ آکر۔ دھوپ سے تھوڑی دیر کے لئے بچنے اور چٹا پینے کے لئے ایک درخت نیم کے سایہ میں آکر ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ اور اپنی کمر سے پلاس کا پتہ اور تمباکو کی تھیلی نکال کر اپنے ہاتھوں چٹہ تیار کیا اور اس میں تمباکو بھر کر اور چقماق جھاڑ کر چٹے کے دو کش بھی کھینچنے نہ پائے تھے کہ ایک آندھی ایسی چلی کہ ہاتھ کا چٹہ رفو چکر ہوگیا اور سامنے کیا دیکھتا ہے کہ اس جلتی دھوپ میں ایک شخص بعمر (۲۰-۲۲) سالہ گندمی رنگ اوسط جسم بلند بینی۔ کشادہ پیشانی میش چشم۔ غیر پیوستہ ابرو۔ (۵ فٹ۔ ۸ انچ قد) عربی لنگ کا تہبند باندھے اور سیاہ بٹنے دار قمیص پہنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتیاں اٹھائے ہوئے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سر کے شملے کو سنبھالتے ہوئے اور ایک آندھی کی لپیٹ میں آئے ہوئے افتاں و خیزاں اسی درخت تلے پہنچا۔

ماھی گیر۔ آہا بھائی عمر۔ کیا تم ہو۔

آنیوالا شخص عمر۔ ہاں بھائی موہن میں ہوں۔

موھن۔ ان آندھیوں میں کدھر نکلے۔

عمر۔ کیا کہوں نوکری بیچارگی کے مصداق نہ نکلتا تو کیا کرتا۔

موھن۔ ایسی گردن پر کیا چھری رکھی تھی۔

عمر۔ اجی۔ چھری سے بھی زیادہ تیز۔ وہ یہ کہ جس ساہو کا ملازم ہوں اس کے حکم پر ایک آسامی پر ادائی قرضہ کے تقاضہ کے لئے ایک موضع کو گیا تھا۔ واپس ہو رہا تھا کہ آندھیوں نے میرا ناک میں دم کر دیا۔

موھن۔ پھر کچھ کمائی بھی لے کر آئے ہو یا خالی ہاتھ آئے ہو۔

عمر۔ کمائی کیا خاک لاؤں گا۔ اولٹے ساہو کو کیا جواب دوں اسی سوچ میں ہوں۔

موھن۔ کس بات کا جواب۔

عمر۔ اجی حکم تو مجھے یہ تھا کہ آسامی کو چھوڑو نہیں پکڑ لاؤ۔

موھن۔ کس لئے۔

عمر ۔ اس لئے کہ اس آسامی کو حبس بیجا میں رکھ کر جبراً سود در سود کی دستاویز لکھوالیکر تجدید معاہدہ کریں جیسا کہ کم و بیش اکثر ساہوؤں کا یہی طریق ہے اور اسی لئے ہم لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں ۔

موھن ۔ پھر تو یار تمھاری خوب بن آئی ہوگی ۔ کیونکہ تقاضہ کے لئے تم جتنے روز آسامی کے سر پر سوار ہوئے اُتنے روز حسب تحریر ساہو روزانہ معقول بھتہ ادا کرنا آسامی کا عین فرض ہونے کے سوائے بغیر ہاتھ گرم ہوئے تمہارے ہاتھوں کوئی آسامی سستے داموں کیسے چھوٹ سکتا تھا ۔ جو تم نے اس کو چھوڑا ! اور خالی ہاتھ واپس آئے

عمر ۔ (ٹھنڈی سانس کھینچکر) ہاں بھائی سچ کہتے ہو ۔ اس فطرت کے لوگ ساہوؤں کی نوکری میں جیسا کہ تم نے کہا ہے اسی طرح خوب کما لیتے ہیں اور میں اپنی فطرت سے مجبور ہوں ۔

موھن ۔ فطرت انسانی کا تقاضا تو یہی ہے کہ کسی صورت روپیہ پیدا کرے اس کے خلاف فطری مجبوری کی بھی آپنے خوب کہی

عمر ۔ مقروض آسامیوں کے پاس اگر روپیہ ہو تو وقت پر کام آنے والے ساہوکار کی طرف سے تقاضہ کی نوبت ہی کیوں آنے پائے ۔ بلکہ جو آسامی بے زور و زر قلاش و مفلس ہو اسی پر تقاضہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے ۔ اور ان غریب مفلوک الحال آسامیوں کی منت وزاری و بے بسی دیکھی نہیں جا سکتی اور ان کو جبراً کھینچکر ساہوں کے پاس لے جانے سے دل کانپ جاتا ہے ۔

موھن ۔ ابھی سبھی ساہوؤں کے پاس یہی دستور جاری ہے ۔ ایک آپ ہی کو میں نے لرزتے دیکھا ہے ۔

عمر ۔ لرزتا اس وجہ سے ہوں کہ اس میں سیٹھ ساہوکار کا کیا بگڑے وہ تو الگ تھلگ ہی رہے اور ہم جبر کرنے والے پولس کی گرفت میں آجائے تو پھر خیر نہیں ۔ یہی خیال میری راتوں کی نیندیں اوچاٹ کر دیتا ہے ۔ اور ڈراؤنے خواب ایسے نظر آتے ہیں کہ مجھے پولس نے گرفتار کرکے چالان عدالت کیا اور عدالت سے مجھے سزائے قید سنائی گئی اور مجھکو جیل میں پا بزنجیر پہنچا دیا گیا ۔

موھن ۔ اگر ایسا ہوتا تو آئے دن سبھی ساہوں کے ملازمین داخل جیل نظر آتے ہیں ۔

عمر ۔ کیوں نہیں لیکن یہ کہو کہ آسامیاں خود ساہوؤں سے اس قدر مرعوب رہتے ہیں کہ ہمارے جبر و تشدد کے باوجود اتنی بھی ہمت نہیں کرتے کہ کسی سے فریاد ہوں بلکہ ہم قصاب کی طرح انپر سختی کریں تو وہ بکریوں کی طرح خاموشی کے ساتھ ہمارے ہمراہ ہو رہتے ہیں لیکن اس طرح جبراً لے جاتے ہوئے میرا ضمیر مجھے اس قدر لعن طعن کرتا ہے کہ میرے آنسو گرجاتے ہیں ۔

موھن ۔ کیا اسی سبب تم نے اپنے آسامی کو چھوڑ دیا ہے ۔

عمر ۔ یہی بات تھی جس کے سبب آسامی کے رونے پیٹنے پر محض آئندہ حاضر ہو جانے کا اس سے وعدہ لے کر اس کو میں نے چھوڑ دیا ہے ۔

موھن ۔ کیا اس سے پہلے بھی ایسا عمل کر چکے ہو۔
عمر۔ ہاں ایسا عمل بہت دفعہ کر چکا ہوں چنانچہ دوسرے ساہو کی نوکری میں بھی ایسا ہی عمل کرتے رہنے سے برطرف ہو چکا ہوں۔
موھن۔ (ہنسکر) بس بس تم ساہو کی نوکری کر چکے جب تمہارا ضمیر تمکو اس نوکری کا اہل نہیں بنا رہا ہے تو پھر ایسی ملازمت کرتے ہی کیوں ہو۔
عمر۔ کیا کروں بھائی مجبور ہوں ۔گذر بسر کے لئے نوکری نہ کروں تو کیا کروں۔
موھن۔ ابی ہم کو دیکھو ہم کسی کے نوکر نہ چاکر اور تمہاری طرح ہمکو کسی کا دل دکھانے کی نوبت ہی نہ آنے پائے ۔ ناندیڑ کے دریائے گوداوری کا جھینگا اور مچھلی جس کو عام شہرت حاصل ہے محض اسی ہمارے ساتھ والے اکثر و بیشتر بھویوں کا یہی کام ہے کہ دریا پر گئے اور سبھی نے ملکر مشترکہ طور پر جال بچھائی قسمت سے جو کچھ مل گیا اس کی باہمی تقسیم مساوی طور پر کر لی اور اپنے حصہ کی مچھلی اور جھینگہ جو کچھ مل جائے اسی وقت بازار میں لیجا کر نقد سودا کر لیا اور لعلوں لعل ہو گئے۔
عمر۔ کیا برس کے بارہ مہینے تمہارا یہی کام چلتا ہے۔
موھن۔ نہیں برس کے بارہ مہینے نہیں بلکہ موسم گرما کے چار ماہ محنت اٹھا کر آٹھ ماہ آرام وچین سے ہم اس وجہ سے گذارتے ہیں کہ اس چار ماہ میں ہم لوگ اتنا پیدا کر لیتے ہیں کہ تم ایک سال نوکری میں جھیک جھیک کر بھی اتنا پیدا نہیں کر سکتے ۔
عمر۔ وہ کس طرح۔
موھن۔ اس طرح کہ تمنے سال بھر میں ماہانہ دس روپیہ کے حساب سے ایک سو بیس پیدا کیا اور ہمنے یک ایک ماہ میں اسی قدر پیدا کر لیا ۔چونکہ ہم کو روزانہ تین تین چار چار روپیے بھی مل جاتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ اس دھندہ میں خرچ کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے وہ محض ذاتی محنت ہی محنت ہے۔
عمر۔ کیا یہ واقعہ حقیقتاً صحیح ہے ۔
موھن اس میں شک کس بات کا ہے مجھے دیکھو کہ میں کسی کا نوکر نہ چاکر (اپنی جال بنا کر) محض اس دھندہ میں اپنے بال بچوں کی پرورش کر رہا ہوں ۔ کیا نہیں ۔
عمر۔ جب دوسروں کی شرکت ہے تو یہ جال کیوں ہمراہ ہے۔
موھن۔ یہ جال اس لئے ہمراہ ہے کہ ہر شخص کی ایک ایک جال جوڑ کر بڑی جال بنا لینے کے بعد پانی میں ڈالی جاتی ہیں تاکہ چوطرف وہ جال پھیلے اور مچھلی کو نکلنے کا راستہ نہ مل سکے ۔

عمر۔ اگر کسی حصہ دار کے پاس جال نہ ہو۔
موہن۔ اگر کسی کے پاس نہ ہو تو وہ حصہ دار بن نہیں سکتا۔
عمر۔ جال کیا خریدی مل سکتی ہے۔
موہن۔ ہر ایک بھوئی اپنے اپنے حصہ کی جال بوندہ سے کر ایک ایک سال میں تیار کر لیتا ہے اور وہ جال ایک سال تک کام دے سکتی ہے۔ اور یوں بھی کوئی خریدنا چاہے تو (۲۰ یا ۲۵) آنہ تک مل سکتی ہے۔
عمر۔ کیا تم بھویوں کے سوائے دوسری قوم والا بھی اس کام میں شریک حصہ ہو سکتا ہے۔
موہن۔ کیوں نہیں ہم میں کسی قسم کی کوئی جدائی نہیں ہے۔ جو شخص چاہے خوشی سے ہمارا حصہ دار و شریک کار ہو سکتا ہے۔
عمر۔ کیا تم مجھے بھی اپنا حصہ دار و شریک کار بنا سکو گے۔
موہن۔ خوشی سے۔
عمر۔ بھائی موہن۔ اس ملازمت سے میں بہت بیزار ہو گیا ہوں اگر تم مجھے اپنا حصہ دار و شریک کار بناؤ گے تو بڑا احسان ہوگا۔
موہن۔ ضرور ضرور۔ خوشی سے مگر ایک جال خرید لو۔
عمر۔ آپ ہی کسی سے سستے داموں کوئی جال مل جائے تو دلا دو میں اپنی تنخواہ جمع کر کے جال خریدنے پر آمادہ ہوں۔
موہن۔ تم اطمینان رکھو اور روپیہ جمع کر کے لاؤ میں ضرور کوئی نہ کوئی جال سستے داموں تمکو دلا دونگا اور حصہ دار و شریک کار بھی بنوا دوں گا۔
عمر۔ شکریہ۔

تکملہ صفحہ (۱۱)۔

تباہ و برباد کر کے ان کو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا کر دیا۔ دنیا بھر کی بیماریوں کا مخزن صرف میں ہی ہوں میں انسانی نسل کا دشمن ہوں۔ انسانوں! خدا کے لئے میری صحبت سے پرہیز کرو ہمیشہ میرے سے کنارہ کش رہنے کی کوشش کرو تاکہ تم دنیا میں کامیاب زندگی بسر کر سکو اگر اب بھی تم نے میرا کہنا نہ مانا تو تمکو اختیار ہے۔ ہر انسان کی زندگی خود اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے عمل سے زندگی بنتی ہے۔ جنت بھی جہنم بھی۔ چاہے تم عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رہو یا بے عزتی کی موت مرجاؤ خود کردا را علاج نیست۔　　تمہاری نسل کا دشمن۔　　شراب

شراب ۔ قمار ۔

جناب مولوی محمد ہدایت الدین صاحب ہادی ۔ نبیرہ محمد شکور صاحب مرحوم جمعدار و جاگیردار

اللہ جل شانہٗ نے جس کام سے منع فرمایا ہے اس کے ترک کرنے اور جس کام کا حکم دیا ہے۔ اس کے بجالانے میں ہی ہمارا عین فائدہ مضمر ہے اگر اس اصول کو ہم پیش نظر رکھیں تو احکام شریعت کی تعمیل ہمارے لئے کسی وقت اور کسی حالت میں بھی بار خاطر نہ ہوگی اگر ہم میں کا ہر شخص اس کو کما حقہ سمجھ جائے تو یقین کامل ہے کہ پھر وہی قدیم زمانہ عود کر آئے گا ۔ جس میں ہر طرف سچے پیروان رسول اکرم صلعم اپنی راسخ الاعتقادی اور عمل صالح کے نمونے پیش کر رہے تھے اس وقت ایسے افراد کی کمی نہ تھی جو احکام الٰہی کی تعمیل میں لمحہ بھر تاخیر نہ کرتے تھے ۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی ہر نعمت پر شکر اور ہر تکلیف و مصیبت پر صبر اور قضا و قدر پر راضی رہتے تھے ۔

شراب پینا اور جوا کھیلنا حرام ہے احکام الٰہی کی تعمیل ہر مومن اور ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ اگر ممانعت کے وجوہ و علل پر غور کیا جائے تو حقیقت حال پردۂ اخفا میں نہیں رہ سکتی ۔ غور کرنیوالا فکر و مشاہدہ کی بنا پر معلوم کر سکتا ہے کہ شراب خواری اور قمار بازی سے شرابی کو جسمانی اور جواری کو مالی ناقابل بیان نقصان پہنچتا ہے ۔ ان افعال قبیحہ کے مرتکب نہ صرف اپنا ذاتی نقصان کر رہے ہیں بلکہ ان کے ابنائے جنس ان کے ان افعال سے سخت مصیبت اور ناقابل برداشت نقصان اٹھا رہے ہیں شراب پینے کا چسکہ سرور کی دھن جیتنے کا شوق ہارنے کا رنج بیخودی کا عالم عقل و سمجھ سے کام لینے نہیں دیتا لڑائی جھگڑا جو باہمی انس و محبت کے لئے مقراض تیز کا کام دیتا ہے ۔ چند لمحہ کا سرور اور اتفاقی جیت یا ہار کے ساتھ تن من دھن کے علاسنے پر تل جاتا ہے شراب پینے اور جوا کھیلنے میں ایک اور بڑی خرابی یہ بھی نظر آتی ہے کہ آدمی کو جب ایک دفعہ اس کی عادت ہو جاتی ہے تو پھر اس کا چھوٹنا مشکل ہی ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ شراب کی نشہ جوں جوں اترتی جاتا ہے اس کا لازمی نتیجہ درد سر ہوتا ہے ۔ جس کو خمار کہتے ہیں اور اس کا دفعیہ شراب ہی سے ہو سکتا ہے ۔

جوئے میں جیت کے ساتھ ہی حرص و طمع بڑھتی ہے اور جواری جب ہارتا ہے تو لازمی طور تلافی کی کوشش کرتا ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے جو سب سے بڑا حکیم مطلق ہے ان دونوں کو حرام گردانا ہے تاکہ مسلمان شراب اور جوئے سے پرہیز کریں ۔

تبصرہ

مرقع ناندیڑ .... (مؤلفہ جناب مولوی میر نصرت علی صاحب ناظم عدالت ضلع ناندیڑ)

(بسلسلۂ گذشتہ) قارئین کی دلچسپی و معلومات کے لئے ضلع ناندیڑ کے چند حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔
ممالک محروسہ سرکار عالی کا یہ ایک بہترین ضلع ہے جو صوبۂ اورنگ آباد میں داخل ہے۔ مستقر گوداوری ریلوے لائین کا اسٹیشن ہے۔ یہ دارالسلطنت حیدرآباد سے جانب شمال براہ سڑک (۱۶۲) میل پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ (۳۴۴۹) میل ہے۔ جانب شرق نظام آباد۔ جانب جنوب بیدر۔ اور جانب شمال و مغرب ضلع پربھنی واقع ہیں۔ اس ضلع کی زمین عام طور پر ہموار ہے۔ سطح سمندر سے پندرہ سو فٹ بلند ہے۔ گو مستقر ضلع سرزمین مرہٹواری میں واقع ہے۔ لیکن اس ضلع میں مرہٹواری و تلنگانہ دونوں اقسام کے زمینات داخل ہیں۔ ضلع ناندیڑ کی زمین عموماً کالا چلکا یا ریگڑ ہے۔ کہیں کہیں سرخی مائل ریتلی زمین بھی ہے۔
یہاں کی پیداوار گیہوں چاول۔ جوار۔ مکائی نخود۔ باجرہ۔ مونگ۔ ولایتی مونگ۔ اوڑد۔ مسور۔ مرچ۔ تمباکو اور کپاس ہے۔ دریائے گوداوری اس ضلع سے ہو کر گذرتی ہے۔ یوں تو اس ضلع میں چھوٹے چھوٹے تالاب بہت ہیں لیکن قابل ذکر صرف دو ہیں۔ جو عادل خاں تالاب و قمر تالاب کے نام سے موسوم ہیں ان کا رقبہ تقریباً (۳) مربع میل ہے۔
بالا گھاٹ کا سلسلہ اس ضلع سے ہو کر گذرتا ہے۔ اور اس پہاڑ کے دامن (کولاس حلگاوں) میں درندوں کا شکار مل سکتا ہے۔ ضلع ہذا میں تین قلعے ہیں
۱۔ قلعہ ناندیڑ کہا جاتا ہے۔ ناندیڑ کا نام ابتداءً نندگاوں تھا۔ جس کو چالوکیہ خاندان کے راجہ نند دیو نے آباد کیا تھا۔ اور قلعہ بھی اسی راجہ کا تعمیر کردہ ہے اس قلعہ کی قدامت اندازاً (۱۵۰۰) سال کہی جاتی ہے۔ اس قلعے کے سامنے سے دریائے گوداوری اٹکھیلیاں بھرتی چلی جاتی ہے۔ آجکل اس قلعہ میں آب رسانی کا خزانہ اور دفتر ہے اور کوارٹرس بھی یہیں بنائے گئے ہیں۔
۲۔ قلعہ قندہار شریف۔ اس کی قدامت (۶۰۰) سال سے زیادہ ہے قلعہ کے اطراف خندق مستحکم ہے۔ اس قلعہ میں آجکل تحصیل قندھار کا دفتر اور خزانہ ہے۔
۳۔ قلعہ کولاس۔ اس کی قدامت بھی تقریباً (۷۰۰) کی بتلائی جاتی ہے گو طول دو میل اور عرض (۱/۲) میل ہے لیکن بحالت موجودہ شکستہ اور غیر آباد ہونے کی وجہ درندوں کا مسکن ہے۔ یہ ضلع دو ڈویژن (ناندیڑ اور دیگلور) اور چھ تعلقہ جات (ناندیڑ۔ حدگاوں۔ بلولی۔ دیگلور۔ قندہار۔ اور مدہول) پر منقسم ہے۔

اس ضلع کے جملہ تعلقات میں حمل ونقل کے وسائل کی کافی سہولت ہے اور ہر جگہ موٹر بس جاری ہے۔ مالیگاؤں تا ناندیڑ بس سرویس ہے۔ فاصلہ (۳۷) میل ہے مالیگاؤں تعلقہ قندہار میں واقع ہے۔ یہاں کی جاترا مشہور ہے۔ لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ مارگیسر اماس (بھمن یا اسفندار) میں مسلسل چار روز رہتی ہے۔ اونٹ گھوڑے اور بیل وغیرہ جانوروں کی بکثرت خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اس ضلع میں کل مواضعات (۱۳۹۰) ہیں اور آبادی بموجب مردم شماری بابتہ سنہ ۱۳۴۰ف (۷۲۳۰۸۱) ہے۔ آمدنی مال گزاری (۲۵۰۲۴۱۶) ۔

مستقر ضلع پر ایک مدرسہ فوقانیہ ہے اور مستقر تعلقات پر مدارس وسطانیہ قائم ہیں اور مدارس تحتانیہ کی تعداد (۳۰۹) ہے۔

خاص مستقر ضلع کے حالات

مستقر ضلع ناندیڑ گوداوری ریلوے لین کا اسٹیشن ہے۔ حیدرآباد سے آٹھ گھنٹے کا ریلوے راستہ ہے یہاں کی آب وہوا خوشگوار اور صحت بخش ہے۔ اوسط بارش ۳۰ درجہ ہے اوسط سردی ۵۰ درجہ اور گرمی ۸۹ درجہ ہے۔ یہاں کی آبادی (۲۷۴۸۲) ہے۔ گو شطرنجی کی بافت بھی ہوتی ہے مگر یہاں کا سیلہ مشہور ہے ناندیڑ ایک زبردست تجارت گاہ ہے۔ یہاں کاٹن مارکٹ وگرین مارکٹ تحت قانون مارکٹ قائم ہیں خصوصاً روئی کی تجارت میں ناندیڑ بہت شہرت رکھتا ہے۔ یہاں کل (۱۰۰) کارخانہ جات قائم ہیں جن میں سے قابل ذکر عثمان شاہی ملز ہے۔ جو مشہور کپڑے کی گرنی ہے۔ بہت سے مشہور معابد و مساجد ہیں سکھوں کا ایک بڑا مندر ہے۔ جہاں گرو گوبند نانک کی سمادہی ہے۔ یہ مندر گردوارہ کے نام سے مشہور ہے۔ پنجاب سے بکثرت زائرین آتے ہیں گنپتی گھاٹ پر ایک دیول واقع ہے۔ جس کی امداد عام طور پر زائرین اور دسمکہ وغیرہ کیا کرتے ہیں۔ اس مندر کی خصوصیت یہ ہے کہ روزانہ ۱۲ سے ایک بجے تک بلا خصوصیت مذہب غربا کو مفت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ ملک عنبر کی تعمیر کردہ ''مسجد دربار'' اور سلاطین قطب شاہیہ کی تعمیر کردہ ''جامع مسجد'' مشہور ہیں۔ یہاں کے دواخانہ کو اعلیٰ حضرت بندگانعالی نے اپنے دست مبارک سے بتاریخ ۲۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۳ف میں افتتاح فرمایا ہے۔ جوبلی مبارک کی یادگار میں دو امور تکمیل پائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ۱۱۹۰۸۳ روپئے دو آنہ کے صرفہ سے شہر میں نل اندازی کی گئی ہے۔ پانی دریائے گوداوری سے لیا جاتا ہے۔ مخزن آب کی گنجائش ایک لاکھ پچاس ہزار گیالن ہے۔ فلٹر ہوز اس خوبی اور صرفہ کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے کہ تمام ہندوستان میں اس کا شائد دوسرا نمبر ہے۔ اس کا افتتاح حضرت والا شان

بقیہ صفحہ ۲۲ پر

عالم ترک مسکرات
کرناٹک کانفرنس میں ترک مسکرات کی تبلیغ

بصدارت پنڈت جنارد ن راؤ صاحب دیسائی ۲۲ - ۲۳ ماسفندار ۱۳۴۹ف کرناٹک کانفرنس بیدر میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے اہل کرناٹک ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے حسب درخواست معتمد صاحب کرناٹک کانفرنس بجانب صدر انجمن تحریک کی اشاعت کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مسٹر وٹھل راؤ اور مسٹر مانک راؤ بایں غرض روانہ کئے گئے۔

مسٹر مانک راؤ نے کھلے اجلاس میں منشیات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ مسکرات کو ترک کرنے ہی میں فائدہ ہے آخر میں حاضرین سے استدعا کی کہ صدر انجمن سے تعاون عمل کریں۔

مسٹر وٹھل راؤ نے کنڑی زبان میں تقریر کرتے ہوئے صدر انجمن کے طریقہ عمل کا اظہار کیا اور ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے حاضرین سے استدعا کی کہ کنڑی زبان میں بھی رسالہ ترک مسکرات منجانب صدر انجمن شائع ہو رہا ہے۔ اس ریاست میں کنڑی رسالہ کو اہمیت اس طرح بھی ہے کہ جہاں تک کنڑی زبان کا تعلق ہے یہی ایک رسالہ یا اخبار ہے جو ریاست حیدرآباد سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہر کنڑی دان کا فرض ہے کہ رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرماکر تحریک ترک مسکرات کے ساتھ ساتھ کنڑی ادب کی ترویج بھی کریں اس خصوص میں مسٹر موصوف نے یہ امر واضح کیا کہ عوام کی ایک ایک پائی جو صدر انجمن کے خزانہ میں داخل ہوتی ہے۔ چاہے وہ رسالہ کا چندہ ہو یا عطیہ) دہ دگنی ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری مہربان اور فیاض حکومت نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ صدر انجمن جتنی رقم عوام سے حاصل کرے اتنی ہی رقم (علاوہ سالانہ منظوری کے) سرکار عطا کرے گی۔ کافی مقدار میں مختلف اشتہارات و دیگر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۰ -) نواب اعظم جاہ بہادر نے اپنے دست مبارک سے بتاریخ ۷ اسفندار ۱۳۴۶ف فرمایا ہے۔ دوسری یادگار ٹاؤن ہال ہے منفرد ضلع کے جس قدر ترقی پذیر واقعات ظاہر کئے گئے ہیں یہ سب دور عثمانی کے برکات ہیں۔ خدائے پاک اس سایہ بلند پایہ کو رعایا کے سروں پر تا دیر گاہ قائم و برقرار رکھے۔
(و - م - ر)

انجمن ترک مسکرات کا قیام

کوڑنگل ۔ مستقر تعلقہ ہے یہاں پر ۴۹/۴/۳۰ کو مقامی کتب خانہ تلنگی کا سالانہ جلسہ بہت بڑے پیمانہ پر منایا گیا۔ تعلقہ کے متعدد مواضعات سے عوام بہ تعداد کثیر شریک جلسہ ہوئے حسب درخواست جناب معتمد صاحب آندھرا کانفرنس سٹانڈنگ کمیٹی منجانب صدر انجمن مسٹر مانک راؤ تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کے لئے روانہ کئے گئے ۔ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے تفصیلاً انجمن کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی چند اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حاضرین کو یقین دلایا کہ جبر و تشدد کے نتائج دیرپا نہیں ہوتے انسان کو چاہیئے کہ ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرے ۔ اور دور اندیشی سے کام لے ۔ اپنی گاڑھی کمائی کو ہی شراب ۔ افیوں یا گانجہ کے حوالہ نہ کرے ۔ ان کے استعمال کرنے سے مالی نقصان ہوتا ہے ۔ اخلاق بگڑتے ہیں ۔ مذہبی احکامات کی پابندی ممکن نہیں ہوتی ۔

کوئی مذہب ایسا نہیں جو استعمال منشیات کی اجازت دیتا ہو ۔ کوئی مذہبی پیشوا ایسے نہیں گذرے جو نشہ کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے ترک مسکرات کی تلقین نہ کئے ہوں ۔

آخر میں صدر انجمن کی اس پالیسی کو واضح کرتے ہوئے کہ افہام و تفہیم سے کام لیا جائے ۔ مقرر نے حاضرین سے اپیل کی کہ صدر انجمن سے تعاون عمل کریں رسالہ ترک مسکرات کو خریدیں ۔ اسے پڑھیں اور سبق سیکھیں ۔ اور اپنے پڑوسیوں کو پڑھ کر سناتے ہیں اور سمجھائیں ۔ جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ۔ اس سلسلہ میں مسٹر موصوف کی کوشش سے کوڑنگل اور موضع اگنور میں ایک ایک انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

انجمن ترک مسکرات کوڑنگل ۔

صدر ۔ جناب ننگ راؤ صاحب بم رس سیٹھ
معتمدین ۔ لوکرتی راگھواچاری صاحب
نندی گاما دتاترے راؤ صاحب
اراکین ۔ جناب دودیالا راگھواچاری صاحب
" انگی وٹھلاچاری صاحب
" شریدھر راؤ صاحب ارواٹی
" ایس ۔ کشن راؤ صاحب دولت آباد

انجمن ترک مسکرات اگنور

صدر جناب اگنور ویرپا صاحب
معتمد ۔ جناب کشن راؤ صاحب
اراکین ۔ جناب آشپا صاحب
" سایپا صاحب
" ناگیا صاحب

شکریہ

شکریہ کے ساتھ ہم ذیل میں وہ اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جنہوں نے رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرماکر تحریک ترک مسکرات سے عملی دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے ہماری انجمن سے تعاون عمل فرمایا۔

جناب بھیم سین راؤ صاحب بلرانی وکیل ہائیکورٹ گلبرگہ
〃 رنگ راؤ صاحب گگیرہ ناظر تعلیمات 〃
〃 سوامی راؤ صاحب دیسائی۔ منبد ہال
〃 یل کشن راؤ صاحب صیغہ دار اول تعلقداری رائچور
〃 ونکٹ راؤ صاحب مدرس۔ گوگی
〃 سری نواس راؤ صاحب منصف سندھنور
〃 بی اشوتم راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ گلبرگہ
〃 ویکٹا چاری صاحب وکیل۔ شوراپور
〃 پی۔ راما چاریہ صاحب وکیل۔ ہائیکورٹ رائچور
〃 کلیان راؤ صاحب عامل انجمن امداد باہمی سندھنور
〃 گنڈے راؤ صاحب وکیل۔ شوراپور۔
〃 شنشیا چاری صاحب پٹواری بلھنگی تعلقہ مانوی
〃 سرینواس راؤ صاحب پٹواری بجگل تعلقہ کشٹگی
〃 ویربھدرپا صاحب مشمری۔ تعلقہ مانوی۔
〃 چنپا صاحب خراب دنی
〃 گوئند راؤ صاحب۔ دیسائی۔ جال ہلی۔
〃 آدی چن بسپا صاحب ساہو۔ دیودرگ
〃 جلال الدین صاحب ساہو۔ 〃
〃 ڈی۔ کے وینکٹ راؤ صاحب انسپکٹر انجمن امداد باہمی
〃 گنڈے راؤ صاحب پٹواری ودگی
〃 گرپا صاحب۔ متالک۔ مدکن ہال
〃 سرینواس راؤ صاحب جمعدار خانہ شوراپور

جناب وربنا صاحب پولیس پٹیل کلور۔ تعلقہ مانوی
〃 مولوی ملا عبدالباسط صاحب ناظم عدالت ضلع رائچور
〃 کھینی چنپا صاحب ساہو۔ دیودرگ۔
〃 کپے راؤ صاحب سپروائزر انجمن امداد باہمی لنگسگور
〃 جی ہنمنت راؤ صاحب وکیل لنگسگور
〃 ناگراج پونم چند صاحب ساہو۔ بلگانور تعلقہ سندھنور
〃 اے بسوپا صاحب تحصیلدار۔ گنگاوتی۔
〃 یلبمائپا صاحب پٹیل۔ گبور تعلقہ دیودرگ
〃 سیٹھ ابو الحسن صاحب ساہو۔ جولگرہ تعلقہ سندھنور
〃 وینکٹ راؤ صاحب نارگوڑا 〃
〃 ہروی لس گوڑا صاحب پٹیل ہڑی 〃
〃 مدہو راؤ صاحب پٹواری چلگیری تعلقہ کشٹگی
〃 ملن گوڑا صاحب پٹیل رامت نہال تعلقہ سندھنور
〃 کوری ملیشیا صاحب ساہو۔ گلگ۔ دیودرگ۔
〃 تلوار نکیا صاحب ساہو۔ جال ہلی 〃
〃 شاہ راؤ صاحب پٹواری بنگن ہال تعلقہ گنگاوتی

بقیہ مضمون صفحہ ۱۳۔ جن والدین کو اپنے بچوں سے محبت ہے انھیں چاہئے کہ وہ انھیں کبھی افیون نہ دیں اور ان کے جو ہمسائے افیون کے مضرت رسان اثر سے بےخبر ہوں انھیں بچوں کو افیوں دینے کی قبیح عادت سے باز رہنے کا مشورہ دیں۔

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہیے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ ر ہوگی۔

(۵) ترسیل زر ومضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد ۴ ۔ نمبر ۶ رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم
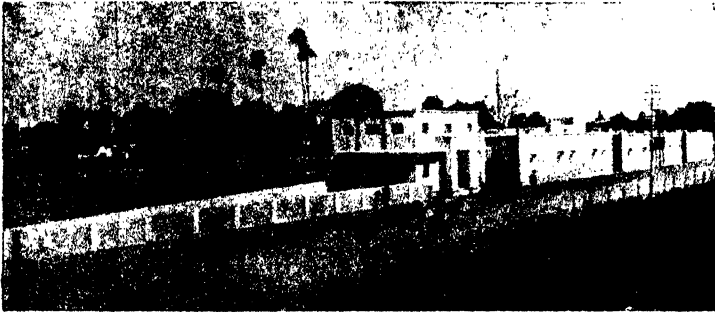
رسالہ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

نو آبادی ترک مسکرات، دبیر پورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات۔ حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات

جلد (۴) بابتہ ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۹ف نمبر (۶)

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر پریسیڈنٹ جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آراومدو آئینگار صاحب۔ ایم۔ بی۔ ای

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای

ریورنڈ یعنی سی سیاکٹ
جناب سی سی پال صاحب او۔ بی۔ ای
جناب راجہ بہادر جسٹس بشیشور ناتھ صاحب
جناب نواب یسین جنگ بہادر
جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

سنہری باتیں

لوگ غم غلط کرنے کو پیتے ہیں

لیکن

جتنا پیتے ہیں اتنا ہی قعر غم میں غرقاب ہوتے جاتے ہیں ۔

پینے کی عادت چھوڑ دو

اس لئے کہ

یہ عادت اخلاقی ، قانونی اور مذہبی فرائض کو بھلا دیتی ہے

جناب محمد احسن صاحب جامعہ پنجاب۔

لندن کے بورڈ آف ایجوکیشن کا فیصلہ ہے کہ وہ الکحل بدن کو مضبوط نہیں کر سکتی۔ اکثر لوگ یقین کرتے ہیں کہ بغیر شراب پئے ہم کام کاج نہیں کر سکتے۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے" انگلستان کے نہایت ہی مشہور ڈاکٹر رچرڈسن نے کہا کہ یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ وہی مرد اور عورتیں سب سے اچھا جلد اور مشکل کام کر سکتے ہیں جو شراب سے قطعی پرہیز کرتے ہیں۔ اور اپنی طاقت کو بحال رکھنے کے لئے اصلی غذا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بورڈ کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ ایک گیالن 'بیر' شراب میں اتنی غذا نہیں ہوتی جتنی کہ مصری کی آدھی چھٹانک ڈلی میں یا روٹی کے پاؤ ٹکڑے میں۔ لیکن کیا الکحل صحت بخش چیز ہے۔ اس سوال کا جواب ہمیں ایک مخمور آدمی کو دیکھنے سے ملتا ہے وہ جس قدر زیادہ پی لیتا ہے اسی قدر زیادہ کمزور اور بیکس ہوتا ہے بجائے اس کے آدمی کو طاقت عطا کرے وہ اس کے ہر ایک رگ و پٹھے کو کمزور کر دیتی ہے۔

الکحل بدن میں گرمی نہیں پیدا کر سکتی۔

جب کپتان ویب نے آبنائے انگلستان کو تیر کر طے کیا تو لوگوں نے ان کو چلتے وقت برانڈی پلانا چاہا۔ مگر اس نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ " یہ چیز میری طاقت اور بدن کی گرمی کو کم کر دیگی"

ڈاکٹر رچرڈسن نے کسی آدمی سے پوچھا کہ "کیا تم شراب پی کر زیادہ گرمی محسوس کرتے ہو یا سردی۔ اس نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ گرمی محسوس کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اچھا تم اپنا منہ کھولو اور یہ تھرمامیٹر اپنی زبان کے نیچے رکھ لو تھوڑی دیر بعد تھرمامیٹر دیکھا گیا تو حرارت اٹھانوے درجے یعنی نارمل معلوم ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس آدمی سے ایک گلاس شراب پینے کے لئے کہا اگر الکحل سے گرمی پہنچے گی تو تھرمامیٹر اوپر کی طرف چڑھے گا اور ٹھنڈک ہوگی تو نیچے اتر جائے گا تھوڑی دیر میں الکحل اس کے سارے بدن میں سرایت کر گیا اس نے پھر تھرمامیٹر کو منہ میں رکھ لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ پارہ نیچے کی طرف اتر چکا تھا۔ ہمیں معلوم کرنا چاہئے کہ اس آدمی کی حرارت

کم ہوگئی تھی لیکن وہ اپنے بدن میں گرمی محسوس کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الکحل ایک دہوکہ باز شے ہے۔ لوگ اس کے پینے سے کمزور ہو جاتے ہیں مگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو طاقت حاصل ہوئی۔

الکحل بدن میں کیا کام کرتی ہے

الکحل ہاضمہ کو بگاڑتی ہے۔ ہاضمہ کا کام یہ ہے کہ ہماری خوراک کو نرم کرکے اس کو ایسا حل کرے کہ وہ بخوبی خون میں جذب ہوسکے۔ تاکہ خون کے ذریعہ سے سارے بدن کو طاقت پہنچے۔ اگر پانی میں مصری یا نمک ڈالدو تو وہ بہت جلد حل ہوجاتا ہے۔ اگر ان کو الکحل میں ڈالو تو ہرگز نہیں گھلتے بلکہ سخت ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح روٹی اور گوشت کو الکحل سخت ہی رکھتی ہے ہضم ہونے نہیں دیتی۔ پانی ہاضمہ کو مدد دیتا ہے اور الکحل ہاضمے کو روکتی ہے۔

الکحل دل کو زیادہ متحرک کرکے تھکا دیتی ہے

دل تمام اعضا وجوارح کا بادشاہ ہوتا ہے اس کا کام یہ ہے کہ وہ خون کو اس زور سے گردش دے کہ وہ سارے جسم میں بخوبی دوڑ سکے تاکہ ہر ایک عضو اپنی ضرورت کے موافق پرورش پاسکے وہ رات دن یہی کام کرتا رہتا ہے۔ تمام اعضار وجوارح میں قلب ہی ایک ایسا ہے جو بہت زیادہ کام کرتا ہے۔ جب کوئی شخص دو گلاس شراب پی لیتا ہے تو اس کا دل معمولی رفتار سے چھ ہزار دفعہ زیادہ حرکت کرتا ہے اور دل سے ایسا کام لینا نہایت ہی خطرناک ہے۔ اس سے اس کی طاقت بحال نہیں رہ سکتی۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے گھوڑے سے روزانہ آٹھ گھنٹے کام لیتا ہو اور کسی لالچ کے تحت وہ بارہ گھنٹے کام لیوے اور اس کو دانہ گھاس کھانے اور آرام لینے نہ دے تو کیا وہ گھوڑا تندرست رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح شراب پینے والا اپنے دل سے معمول سے زیادہ کام کراتا ہے جس سے اس کا دل تھک جاتا ہے اور وہ دھڑکنے لگتا ہے۔ جس سے خطرہ ہوجاتا ہے کہ کہیں دل کی حرکت بند نہ ہوجائے۔ شراب پینے سے دل پر ایک اور اثر ہوتا ہے اس پر چربی چڑھ جاتی ہے وہ اچھی طرح سے حرکت نہیں کرسکتا اس سے سارے جسم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔

الکحل خون کو پتلا اور بے طاقت بناتی ہے بقول ڈاکٹر سر لارڈ رنسٹن۔ الکحل وہ بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ جن سے آدمی پینے سے پہلے آزاد تھا۔ نشہ باز کو بہ نسبت پرہیزگار کے بیماری سے صحت پانے کی

کم امید ہوتی ہے ۔ الکحل دماغ کے لئے زہر ہے بقول شکسپیر" انھوں نے اپنے منہ میں ایک دشمن داخل کیا تاکہ ان کی عقل کو چرا لے"۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ذہن دماغ اور تندرست بدن رکھے تو اس کو چاہیئے کہ الکحل سے قطعی پرہیز کرے کیونکہ ایک گلاس شراب پینے سے بدن کو ضعف اور دماغ کو نقصان پہنچتا ہے۔

جب شراب آدمی کے دماغ میں اثر کرجاتی ہے تو وہ بے وقوف اور کم عقل ہو جاتا ہے۔ جب بیوقوف اور کم عقل ہو جائے تو اس سے خلاف اصول اور خلاف قانون حرکات سرزد ہوتے ہیں نتائج کے ظاہر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔

جب لگاتار پیتا رہتا ہے تو اس کی امتیاز کرنے کی طاقت اور خود ضبطی جاتی رہتی ہے۔ وہ جھگڑالو بنتا ہے ۔ اور اپنے عزیزوں کو ستاتا ہے۔ بعض وقت ان کو جان سے مار دیتا ہے نشہ آدمی کو بے اعتبار بناتا ہے ۔

اگر ہمارے پاس ایک روپیہ ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کے معاوضہ میں کوئی اچھی چیز مل جائے ہم کو معلوم ہے کہ تھوڑی سی روٹی اور آدھی چھٹانک مصری میں اتنی غذائیت موجود ہے جتنی چار سیر بیر شراب میں ۔ ہم چار سیر بیر شراب کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرنے کی بجائے اگر یہ خیال کریں کہ اتنے پیسوں میں کتنا آٹا اور دال مل سکتی ہے جس پر گھر والے کھا پی کر خوش ہو سکتے ہیں۔

شراب موت برپا کرتی ہے

سب سے خطرناک چیز جو لوگ استعمال کرتے ہیں وہ شراب ہے (بورڈ آف ایجوکیشنل)۔ کیوں ؟ اس لئے کہ شراب کی یہ خاصیت ہے کہ وہ زیادہ پینے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس لئے آدمی تھوڑی پی کر قناعت نہیں کر سکتا غٹا غٹ پیتا جاتا ہے۔ بقول کسی شاعر کے۔ ع

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

یہاں تک کہ اس کو عادت پڑ جاتی ہے۔ جب کوئی دودھ کا گلاس روزانہ پینا شروع کرے تو ہم نے نہیں دیکھا کہ اس آدمی کو بھی ایسی خواہش پیدا ہوتی ہو کہ وہ اپنی جائداد فروخت کرکے دودھ پی لے ۔

شراب دہوکہ باز ہے

شراب اعتبار کے لائق نہیں ہے وہ نیند آور ہے اور رگ و پٹھے سن کر دیتی ہے۔ بھوکا

آدمی اس کو پی کر جانتا ہے کہ وہ خوب سیر ہو گیا اور جب الکحل کوئی غذا ہی نہیں اور بدن کو پرورش نہیں کر سکتی تو اس نے آدمی کو دھوکہ دیا۔ تھکا ماندہ آدمی شراب پی کر یہ خیال کرتا ہے کہ میری تھکان دور ہو گئی اور میں تروتازہ ہو گیا جب کہ الکحل تازگی بخش نہیں ہے تو اس نے اس آدمی کو دھوکہ میں ڈالدیا۔

شراب متوالا بناتی ہے

ایک لڑکے سے پوچھا گیا کہ شرابی کس طرح بن جاتے ہیں اس نے کہا کہ صرف چکھنے سے۔ لڑکے نے بات تو پتے کی کہی۔ جتنے شرابی ہیں انھوں نے پہلے پہل صرف چکھنے سے شروع کیا۔ جتنے شرابی۔ مجرم۔ مفلس۔ کاہل۔ فضول خرچ اور پاگل ہو گئے ہیں۔ سب نے دو گھونٹ سے ابتدا کی ہے۔ کسی کام کے بار بار کرنے کو عادت کہتے ہیں اگر ہم ایک گلاس شراب پی لیں تو ہم ہرگز یہ کہہ نہیں سکتے کہ ہم پھر اس کو نہ چھوئیں گے۔ برائی شروع میں مکڑی کے جالے کی طرح ہوتی ہے لیکن آخر میں وہ لوہے کی زنجیروں کی طرح مضبوط ہو جاتی ہے۔ شرابی کی تقدیر صرف ایک ہی گھونٹ میں پھر جاتی ہے۔ ہزاروں آدمی اس کے پینے سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔

اگر شرابی کوشش ہمت۔ استقلال سے کام لے تو ایک دم پرہیزگار بن سکتا ہے۔

شرابی اور دیوانہ میں صرف یہ فرق ہے کہ شرابی دانستہ دیوانہ بنتا ہے۔ اور دیوانہ نادانستہ۔ بس جو شراب پیتا ہے وہ خود عقل و ہوش اور امن و آسائش کو کھو بیٹھتا ہے۔

قیصر کی موت

(ایک ایکٹ کا ڈرامہ)

جناب اشرف حسین صاحب عابدی

افراد ڈرامہ

شمیم۔ ناٹک کمپنی کا مالک۔
شاھانہ مالک کی بیوی۔
ریحانہ۔ رقاصہ۔
قیصر آداکار۔
حلیم۔ ناٹک کمپنی کا منیجر۔

(کھیل شروع ہونے کے لئے تھوڑی دیر باقی ہے۔ ہال تماشائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ پان سگریٹ سوڈا لیمن چائے گرم کی آوازوں سے ہال گونج رہا ہے — دفعتاً۔ پردہ ہٹتا ہے — ناٹک کمپنی کا منیجر اسٹیج پر نمودار ہوتا ہے — اور اس کا تالیوں سے خیر مقدم کیا جاتا ہے)

حلیم۔ حضرات ہم بڑی خوشی کے ساتھ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہماری کمپنی کی جانب سے آج "جہیل کی معشوقہ" نامی کھیل پیش کیا جا رہا ہے۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اداکاروں کا آپ سے تعارف کرا دوں — حالانکہ اس کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے زیادہ آپ حضرات بخوبی واقف ہیں (تالیوں کی آواز) — اس کھیل میں "جھیل کی معشوقہ" ہماری کمپنی کی مشہور ہیروئین ریحانہ انجام دے رہی ہیں۔ اور ہیرو کا پارٹ مسٹر قیصر ادا کر رہے ہیں۔ (تالیوں کی آواز)۔

(کھیل شروع ہوتا ہے۔ ریحانہ رقص کرتے ہوئے اسٹیج پر آتی ہے)

ریحانہ۔ بے یار روز عید شب غم سے کم نہیں　　جام شراب دیدہ پرنم سے کم نہیں

شمیم۔ ریحانہ میری طرف دیکھو۔ اور وہ شراب جو تمہارے گلابی ہونٹوں کو ابھی ابھی چوم چکی ہے مجھے بھی دو۔

ریحانہ۔ جاؤ۔ جاؤ۔ جاؤ۔

شمیم۔ مانو بات ہماری۔

ریحانہ۔ نہیں مانوں گی بات تمھاری۔
شاہانہ۔ (شمیم سے) ذرا ادہر آنا۔ ایک ضروری کام ہے۔
(شمیم اپنا پارٹ ختم کیے بغیر چلا جاتا ہے۔ اکیلی ریحانہ ناچ رہی ہے)
(تالیوں کی آواز)
شمیم۔ کیا ہے شاہانہ۔ کھیل شروع ہو چکا ہے۔ تم نے کیوں بلایا؟
شاہانہ۔ قیصر کی طبیعت بہت خراب ہے۔ وہ پارٹ نہیں کر سکتا۔
شمیم۔ ارے قیصر کو کیا ہوا۔ ابھی تو اچھا تھا۔ اس کو پارٹ کرنا ہی ہوگا۔ اس کے نام کا اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ منیجر نے اداکاروں کا تعارف کرا دیا ہے۔ لوگ کس طرح مانیں گے۔ اس کو برابر پارٹ کرنا ہی ہوگا۔ وہ کہاں ہے؟
شاہانہ۔ ڈریسنگ روم میں۔
(شمیم جاتا ہے)
شمیم۔ قیصر کیا تمھاری طبیعت خراب ہے۔
قیصر۔ میرے دل میں درد ہو رہا ہے۔ میں کام نہیں کر سکتا۔
شمیم۔ مگر تم نے پہلے ہی کیوں نہ کہدیا۔ اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ تمہارا پاٹ نکال دیا جائے۔ تم کو پارٹ کرنا ہی ہوگا۔
قیصر۔ میری حالت بہت خراب ہے میں مجبور ہوں میں کام نہیں کر سکتا۔
شمیم۔ تم کو کام کرنا ہی گا۔ چاہے وہ کسی طرح بھی ہو۔
قیصر۔ اچھا تو میں پھر تیار ہوں۔ ذرا جلدی کیجئے۔
شمیم۔ جلدی کیا بس تمھاری ہی دیر ہے باقی سب تیار ہے۔
چلو چلو۔ جلدی چلو۔ دیر ہو جائے گی۔
(قیصر اسٹیج پر آتا ہے اور تالیاں بجتی ہیں)
ریحانہ۔ پیارے آؤ کھیلیں آنکھ مچولی۔
قیصر۔ کھیلیں ہم مل کر آنکھ مچولی۔
ریحانہ۔ آو۔ آؤ۔ آو۔
(قیصر کچھ کہنا چاہتا تھا کہ دھڑام سے گر پڑا۔ پبلک میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور

شور و غل کی صدا بلند ہوئی)

حلیم۔ ارے پردہ کھینچو۔ جلدی کھینچو۔

(پردہ گرتا ہے)

حلیم۔ ہارٹ فیل۔

ریحانہ۔ ھارٹ فیل۔ کیا ہوا ہے۔

حلیم۔ ہارٹ فیل کثرت شراب نوشی کا نتیجہ کبخت نے کسی کی نہ سنی۔ اور موت سے پہلے مرگیا۔

(پبلک کی آواز ٹکٹ کے پیسے واپس کرو یا کھیل ہونے دو۔

حلیم۔ ہم آپ حضرات کے پیسے واپس کرتے ہیں کھیل نہیں ہو سکتا۔

(پبلک کی آواز) کیوں نہیں ہو سکتا۔

حلیم۔ قیصر کو ہارٹ فیل ہوگیا ہے۔ وہ شراب بہت پیتا تھا۔

(اسٹیج سے ریحانہ کے رونے کی آواز۔

تماشائی باہر نکلتے ہوئے ایک دوسرے سے

قیصر تو جواں تھا۔ اس کے مرنے کی عمر نہیں۔

شرابی کے دل کی رفتار کا ٹھکانا ہی نہیں۔ یوں ہی بند ہوجاتی ہے۔

چلو بھائی۔ کبخت شراب نے ہمیں ڈرامہ دیکھنے کا موقع نہیں دیا ستیاناس ہو جائے

شراب اور ناگہانی موت۔

انگلستان کا مشہور شاعر بائرن۔ جس کی تصانیف کی دنیا بھر میں شہرت ہے صرف ۳۷ سال کی عمر میں شراب نوشی نے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کا دماغ جو شعریت کے مذاق سے معمور تھا۔ شراب کی ہلاکت انگیز خرابی سے ناآشنا رہا۔ سچ ہے

دل جلے جان جلے، عقل جلے، ہوش جلے
جسم میں آتش تاثیر جو بھڑکائے شراب

ولیم پٹ دی ینگر شراب کا عادی تھا اور آخر اس نے اپنی جان اسی کے نذر کردی

بادہ گل آتا رہے دشمن
اس کو ہرگز نہ منہ لگائے کوئی

چارلس لیمب۔ بھی اس دشمن سے بچ نہ سکا۔ شراب کا جام اس کے لئے جام قضا ثابت ہوا۔

نشہ کا انجام

(بسلسلہ گذشتہ)

تمثیل

ساہوؤں کی آسامیوں پر جبر و سختی

اس باب دوم میں عمر نے ساہوؤں کے ملازمین کا آسامیوں پر جبر و سختی کرنے کی شکایت کی ہے اس کی ایک تمثیل یہ ہے کہ

خاص مستقر تعلقہ قندہار ضلع ہذا کے ایک ذی اثر ساہوکار پارچہ فروش تلسی رام ملزم اول۔ اور اس ساہو مذکور کے ملازم خانگی عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث ایک جوان سررشتہ آبکاری کو حبس بیجا میں رکھکر قرضہ سابقہ کی بابتہ ایک دستاویز لکھوائی تھی اس کی ابتدائی تحقیقات حقیقی قندہار نے کی اور قبل ترتیب فرد جرم ساہو مذکور کی خواہش کے موجب بہ منصفی دیگلور میں مقدمہ منتقل ہونے کے بعد منصفی آخرالذکر سے بعد تحقیقات بجرم حبس بیجا دفعہ ۲۸۷ تعزیرات۔

۱۔ ملزم اول ساہو مذکور ایک یوم قید اور (۵۰۰) روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک ایک ماہ قید مزید کی سزا ہوئی۔

۲۔ ملزم اول ساہو مذکور کے ملازم کو ایک یوم قید (۵۰) روپیہ جرمانہ

اس کا اپیل نمبری ۹۵ ۴۷-۱۳۴۶ف تلسی رام بنام سرکار عالی عدالت ضلع ہذا میں میرے اجلاس پر پیش ہوا جس میں میں نے بتاریخ ۲۷ آبان ۱۳۴۷ف حسب ذیل تجویز کی ہے۔

فیصلہ عدالت ضلع ناندیڑ

کہا جاتا ہے کہ ملزم اول ساہوکار پارچہ فروش کا مستغیث بابت خریدی پارچہ گیارہ روپیہ یا گیارہ روپیہ آٹھ آنے کا مقروض تھا جس قرضہ کے وصول کرنے کے لئے ملزم اول نے مستغیث کو پکڑ وا بلوا کر اس سے جبراً ۱۲ روپیہ کی دستاویز لکھوا لیکر اپنے ملازم خانگی ملزم دوم کے ذریعہ مستغیث کو معہ دستاویز سب انسپکٹر صاحب آبکاری کے پاس اس تصدیق کے لئے بھیجا کہ اس کی ادائی میں ماہانہ

(۱۲ روپیہ مستغیث کی تنخواہ سے دئے جائیں گے لیکن سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے اس تصدیق سے انکار کرکے دستاویز مذکور اپنے پاس رکھ لی اور مستغیث کو حراست سے رہا کر دینے کے لئے کہا تو ملزم دوم نے مانا نہیں بلکہ مستغیث کو اپنے ہمراہ اپنے مالک (ملزم اول) کے پاس واپس لے گیا اس پر سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے پولیس کو اس کی اطلاع دی جس پر پولس نے بدوکان ملزم اول پہنچکر بہ ضبط پنچنامہ مستغیث کو رہائی دلوائی۔ بتائید اس کے منجانب پولیس حسب ذیل (۸) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

(۱) گواہ اول مستغیث

(۲) گواہ سوم ایک دوکاندار ہے جس کی دوکان ملزم اول کی دوکان کے قریب ہے۔ اس کا بیان ہے کہ بروز واقعہ ملزم اول تلسی رام۔ اور اس کا ملازم عالم خان ملزم دوم اور ایک دوسرے ملازم نے ملکر مستغیث کو کسی لین دین میں صبح ساڑھے آٹھ بجے سے بدوکان ملزم اول لاکر بٹھائے رکھا۔ اور ملزم اول نے مغلظ گفتار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ ہمارا پیسہ دے کر جا۔ اور اس کے باپ دادا کو بھی نوازتا رہا۔ ۲۔ ۳ بجے کے قریب اس گواہ کی دوکان پر مسعود احمد خاں صاحب وکیل گواہ نمبر (۷) پہنچکر بیٹھے تو ان کو دیکھ کر ملزم اول نے ملزم دوم سے کہا کہ وکیل صاحب سے دستاویز لکھوالو اس پر ملزم دوم نے مستغیث کو اس گواہ کی دوکان پر لایا اور وکیل صاحب گواہ نمبر (۷) نے دستاویز لکھوا لے کر مستغیث کو معہ دستاویز واپس لے جانے پر ملزم اول نے کہا کہ دارو غہ صاحب آبکاری کے پاس لے جاکر اس دستاویز پر لکھا کر لاؤ اس پر ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ لے کر چلا گیا اور آدھ گھنٹہ کے بعد ملزم دوم اور مستغیث دونوں واپس آنے کے بعد ملزم اول نے ملزم دوم کو اور اپنے گماشتہ (بہ لاد) کو یہ کہکر اپنی دوکان سے چلا گیا کہ پیسے لئے بغیر اور قرضہ کا تصفیہ کئے بغیر مستغیث کو نہ چھوڑو لگتے آدھے گھنٹے کے بعد منتظم صاحب پولیس نے آکر بضبط پنچنامہ مستغیث کو رہائی دلوائی۔

(۳) گواہ نمبر (۷) وہی وکیل مسعود احمد خاں صاحب کاتب دستاویز ہیں جن کا بیان ہے کہ گواہ سوم دوکان پر جاکر جب یہ بیٹھے تو عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث کو ان کے پاس لاکر کہا کہ دستاویز لکھ دو تو انھوں نے مستغیث سے پوچھکر (۱۲ روپیہ کی دستاویز لکھکر مستغیث کے حوالہ کی اور مستغیث نے عالم خان ملزم دوم کے حوالہ کیا۔ اس کے بعد ملزم دوم نے مستغیث کو اور اس دستاویز کو لیکر تلسی رام ملزم اول کے پاس گیا اور ملزم اول نے ملزم دوم سے کہا کہ جب تک اس کی تصدیق دارو غہ صاحب آبکاری سے نہ ہو جائے مستغیث کو نہ چھوڑو اس پر ملزم دوم نے مستغیث کو

ہمراہ لے کر دوکان ملزم اول سے چلا گیا اس قدر دیکھنے کے بعد یہ گواہ اپنے گھر چلا گیا۔

نوٹ۔ کاتب دستاویز کے بیان کردہ واقعات مذکور الصدر کے پہلے کا واقعہ۔

(۴) گواہ نمبر (۸) ایک جوان آبکاری مسمی علی نے یہ بیان کیا کہ بروز واقعہ مستغیث کی تلاش میں آتے ہوئے گذرتے ہوئے جب اس گواہ نے مستغیث کو بدوکان ملزم اول بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس نے مستغیث سے کہا کہ صاحب خفا ہورہے ہیں اور تم کو بلا رہے ہیں اس پر تلسی رام ملزم اول نے کہا کہ باپ کی رقم لے کر بیٹھا ہے تو رقم دیتا ہے اور کاغذ لکھ دیتا ہے اس کے بعد عالم خاں ملزم دوم کو حکم دیا کہ مستغیث کو بٹھائے رکھو۔ یہ دیکھکر اس گواہ نے جاکر سب انسپکٹر صاحب آبکاری کو اس کی اطلاع دی وغیرہ۔

(۵) گواہ چہارم۔ وہی سب انسپکٹر صاحب آبکاری ہیں جن کی اطلاع دہی پر پولیس نے یہ کارروائی ضابطہ مستغیث کو رہائی دلوائی ہے۔

(۶) گواہ ششم۔ عبد الرحمٰن صاحب ڈاکٹر حیوانات ہیں ان کا بیان ہے کہ سب انسپکٹر صاحب آبکاری گواہ نمبر ۴ کے گھر پر گیا وہ بیٹھا ہوا تھا اس اثنا میں علی جوان آبکاری گواہ نمبر (۸) نے آکر یہ خبر پہنچائی کہ مستغیث کو ملزم اول صبح سے اپنے قرضہ کے لئے بٹھائے رکھا ہے چھوڑ نہیں رہا ہے۔ اس پر انسپکٹر صاحب آبکاری نے کہا کہ کیا ظلم ہے سرکاری آدمی کو اس طرح بٹھائے رکھا ہے اور ڈیوٹی پر جانے سے باز رکھا ہے اس کے بعد عالم خاں ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ لایا۔ اور سب انسپکٹر صاحب آبکاری کو دستاویز دے کر کہا کہ ملزم اول ساہو نے اس پر تصدیق کر دو کہا ہے۔ اس کے بعد مستغیث نے کہا کہ ملزم اول نے صبح سے مجھے بھوکا پیاسا بٹھائے رکھکر جبراً یہ دستاویز لکھالی ہے۔ یہ سن کر سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے کہا کہ مستغیث کو چھوڑ دو ملزم دوم نے اپنے مالک (ملزم اول) کے حکم کے بغیر چھوڑنے سے انکار کرکے مستغیث کا ہاتھ پکڑ لے کر واپس لے گیا۔ اس کے بعد سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے مہتمم صاحب پولیس کو اس کے متعلق ایک مراسلہ اسی وقت لکھکر علی جوان گواہ نمبر (۸) کے ذریعہ روانہ کیا۔

(۷) گواہ دوم۔ مفتش مقدمہ مہتمم صاحب پولیس ہیں جنھوں نے بدوکان ملزم اول بضبط پنچنامہ مستغیث کو رہائی دلوائی ہے۔

(۸) گواہ پنجم۔ پنچ وکاتب پنچنامہ رہائی مستغیث از دوکان ملزم اول ہے۔

نوٹ۔ (۱) ملزم اول ساہو اسی قسم کے جبریہ دستاویزات لکھا لینے کا عادی ہونیکی شہرت عام کے ثبوت میں منصفی قندہار کے فوجداری سابقہ نمبری (۱۴۲/۲) سنہ ۱۳۳۹ ف منفصلہ ۶ آذر سنہ ۱۳۴۰ ف کی باضابطہ نقل تجویز و نقل صلحنامہ اگزبٹ (۳-۴) پیش ہوئی ہیں جن کے دیکھنے سے

ظاہر ہے کہ اس ملزم اول تلسی رام ساہو نے اسی قسم کے وصول قرضہ میں ہیرامن نامی ایک مقروض کے ساتھ بھی اسی قسم کا سلوک کیا تھا جس میں منجانب پولیس چالان عدالت ہو کر بجرم حبس بیجا فرد جرم سننے کے بعد بر بنار صلحنامہ برات حاصل کی ہے چنانچہ خود ملزم اول کے گواہ اول صفائی (وکیل ملزم اول) نے بھی جرح میں اس کی صحت تسلیم کی ہے۔ اگرچہ کہ یہ مواد از دیاد سزا کے لئے کافی نہ سہی لیکن ایک واقعہ متعلقہ ضرور ہے۔ چنانچہ اس ملزم اول ساہو نے اس قسم کے جرائم انجام دینے کے لئے منتخب ملازمین کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق پولیس نے وزیعہ مراسلہ نشان (دا)، مورخہ ۷ مرآبان ۱۳۴۶ف اگزبٹ (۱) یہ ظاہر کیا ہے کہ ۔

(۲) اس مقدمہ کا ملزم دوم عالم خاں ملازم ملزم اول کی سوانح ملازمت یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی دوسرے ساہو مسمی زہری کا قرض وصول کرنے کے لئے جا کر (بحالت نشہ) باہمی جھگڑے میں فیر کیا جس سے شخص مقروض ہلاک ہو جانے کی وجہ اس ملزم کو پولیس نے ذریعہ چالان نمبر (۶) مورخہ ۶ سر اسفندار ۱۳۳۹ف چالان عدالت منصفی قندہار کیا۔ اور منصفی نے بمقدمہ نمبر (۳۵) ۱۳۳۹ف بعد تحقیقات اس کو سپرد سشن کیا۔ اور سشن سے اس نے اگرچہ کہ برات حاصل کی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ متعلقہ ضرور ہے۔ اس طرح

(۳) یہ بھی ایک واقعہ متعلقہ ہے کہ اس مقدمہ کا چالان ابتدائً منصفی قندہار میں پیش ہو کر کامل شہادت تائید الزام قلمبند ہو جانے کے بعد جب ملزم اول نے دیکھا کہ شہادت پیش شدہ سے جرم منسوبہ ثابت قرار پا رہا ہے تو عدالت ضلع میں انتقال مقدمہ کی درخواست پیش کی جس میں منصرم منصف صاحب قندہار کی بھی یہی خواہش تھی کہ اس مقدمہ کو کسی دوسری عدالت میں منتقل کر دیا جائے جس بنا پر یہ مقدمہ منصفی دیگلور میں منتقل کیا گیا۔ جس منتقلی سے ملزم اول کی مقصد براری نہ ہو سکی۔ اور روئداد مذکور الصدر میں کوئی تغیر پیدا نہ ہو سکا۔ چنانچہ منصف صاحب دیگلور کے اجلاس پر بھی اس ذی اثر ساہوکار کا کوئی اثر و ثروت کام نہ آ سکی اور اس اجلاس سے ہر دو ملزمین نمبر (۱ و ۲) مرتکب جرم منسوبہ قرار پا کر فرد جرم سننے کے بعد ملزم اول نے نفسی نفسی محض اپنے ذاتی بچاؤ کے لئے حسب ذیل (۶) گواہان صفائی پیش کیا ہے۔

(۱) گواہ اول قندہار کے ایک وکیل ہیں جنہوں نے ملزم اول کے بیشتر مقدمات میں وکالت انجام دیتے رہنا اور اس مقدمہ میں بھی اس کی طرف سے وکیل مقرر ہونا جرح میں تسلیم کیا ہے ان کا بیان ابتدائی یہ ہے کہ ان کے سامنے سب انسپکٹر صاحب آبکاری کے پاس مستغیث و ملزم دوم

دونوں ملکر آئے تھے اور مستغیث نے کہا تھا کہ اس کی تنخواہ سے ماہانہ (۵) روپیہ دینے کی تصدیق دستاویز رقمی (۱۲) روپیہ پیش شدہ پر کردی جائے لیکن انسپکٹر صاحب آبکاری نے وہ دستاویز اپنے پاس رکھ لی اور مستغیث کو سخت و سست کہا کہ تم قرض لے کر بدنام کرتے ہو۔

نوٹ:۔ اس بیان مصرحہ صدر سے شہادت تائید الزام کی تائید ہو رہی ہے۔ جو علانیہ ظاہر ہے۔ اس کے بعد اب رہا اُن کا یہ بیان کہ سب انسپکٹر صاحب آبکاری کے کہنے سے عالم خان ملزم دوم نے مستغیث کو ہمراہ نہیں لے گیا بلکہ تنہا واپس چلا گیا تو ان کا یہ ایک مجرد بیان ہے جس سے گواہان تائید الزام کے چشم دید واقعات اور ان کے حلفی بیانات جھوٹے نہیں قرار پا سکتے۔

(۲) گواہ دوم }
(۳) گواہ سوم } ان دونوں گواہوں کا بیان ہے کہ ان کی دوکانات ملزم اول کی دوکانات کے سامنے ہیں بروز واقعہ مستغیث کو ملزم اول کی دوکان پر نہیں بٹھایا گیا اور اس روز ملزم اول دوکان پر نہیں تھا۔ گواہ دوم کا یہ افزود بیان ہے کہ اس نے ملزم اول سے سنا تھا کہ اس سے داروغہ صاحب آبکاری نے (۲۰۰) قرض مانگا تھا جس قرض کے دینے سے ملزم اول نے انکار کیا تھا۔

نوٹ:۔ جس بیجا کی شہادت نفی۔ اور طلبی قرضہ کی سنی سنائی شہادت قانوناً مردود ہونے کے سوائے۔

گواہ دوم نے جرح میں کہا ہے کہ جب کوئی مجھکو گواہی کے لئے بلواتا ہے تو چلا جاتا ہوں تلسی رام ملزم اول نے بھی میرے مقدمات میں گواہی دیتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی ایک زبردست پارٹی اور ان کے باہمی یکجہتی کی عین دلیل اُس سے بھی پیدا ہو رہی ہے کہ ان ہر دو گواہوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ حالیہ ایک دوسرے مقدمہ فوجداری میں منجانب ملزم دیگر شہادت صفائی ادا کرنے کے لئے یہ دونوں گواہ نمبر (۲ و ۳) سشن اورنگ آباد کی پیشی پر گئے تھے چنانچہ اورنگ آباد کی پیشی کی تاریخ گواہ سوم نے یکم آبان ۱۳۴۶ف ظاہر کی ہے اور یہ واقعہ یہاں قندہار میں ۲۹ مہر ۱۳۴۶ف کو وقوع پذیر ہوا ہے جس کے لحاظ سے جبکہ یہ دونوں گواہ یکم آبان ۱۳۴۶ف کے روز اورنگ آباد میں تھے تو ۲۹ مہر ۱۳۴۶ف کو خود ان گواہوں کی قندہار میں موجودگی صحیح نہ ہو سکنے پر منصفی کو استدلال ہے جو بالکل واجبی و درست ہے۔

(۴) گواہ چہارم۔ اپنے کو ملزم اول کی دوکان کا شریک حصہ دار بیان کر کے کہتا ہے کہ بروز واقعہ تلسی رام ملزم اول یہاں نہیں تھا۔ بلکہ جاترا کو گیا ہوا تھا اس کے غیاب میں مستغیث نے

آکر اس گواہ سے چار روپیہ کا پارچہ اُدھار طلب کیا تو میں نے انکار کیا اس پر متغیث نے کہا کہ سابقہ بقایا گیارہ روپیے آٹھ آنے پر آٹھ آنے سود اضافہ کر کے بارہ ۱۲ روپیہ کی دستاویز لکھدیتا ہوں اور سب انسپکٹر صاحب آبکاری سے ماہانہ (۱۲) روپیہ ادائی کی تصدیق کرادیتا ہوں اس پر اس گواہ نے ملزم دوم کو کہا کہ تم متغیث کو ساتھ لے کر جاؤ اگر سب انسپکٹر صاحب آبکاری نے (۱۲) روپیہ ماہانہ ادائی کی تصدیق کردی تو میں (۴) روپیہ کا پارچہ ضرور دونگا۔ یہ کہکر میں اپنی دوکان کو چلا گیا واپس نہ آیا اس کے پندرہ روز پہلے داروغہ صاحب آبکاری نے دوسو (۲۰۰) روپیہ قرض مانگا تھا۔ ملزم اول نے دینے سے انکار کیا اس لئے داروغہ صاحب نے تہمت لگائی ہے اور یہ چالان کرایا ہے۔

نوٹ:۔ یہ گواہ خود ملزم اول کا شریک حال اور اسکے بیان مصرحہ صدر سے خود ملزم اول کی طرفداری اور واقعات سے جوڑ ملاتے ہوئے ملزم اول کے وجود کو غائب کر دکھانے کی اس نے کوشش کی ہے۔ جیسا کہ

گواہ نمبر ۴ } ان دونوں گواہوں نے بیان کیا ہے کہ بروز واقعہ ملزم اول قندھار میں موجود نہ تھا
گواہ نمبر ۵ } بلکہ دوسرے مقام پر تھا لیکن بعدالت فوجداری سمتجانب ملزمین غائب الوجود کا عذر اس قدر پیٹا ہوا چلا آرہا ہے کہ اس پر اعتبار بہت مشکل اور ایسے معمولی گواہوں کے کہدینے سے مقام واردات سے ملزم اول کا وجود غائب اور گواہان تائید الزام کے چشم دید واقعات اور ان کے حلفی بیانات کسی طرح جھوٹ نہیں قرار پاسکتے۔

خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود ملزم اول کی صفائی کے گواہ اول و چہارم کے حلفی بیانات مصرحہ صدر سے وقوع واقعات متعلقہ جرم کی پوری پوری تائید ہورہی ہے۔

اب رہے جزدی اختلافات جو سچے گواہوں میں ایسے اختلافات کا پیدا ہونا عین ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ باعتبار اس کے روئداد موجودہ مثل سے ہردو ملزمین مرافعان پر جرم منسوبہ اچھی طرح ثابت ہے جس کے لحاظ سے مصلحت عامہ کے پیش نظر ایسے ظالم اشخاص سخت ترین سزا کے مستحق سمجھے جاسکتے ہیں۔ باوجود اس کے منصفی نے بہت بڑی رعایت کر کے محض ایک یوم قید و جرمانہ کی جو تجویز سزا ان دونوں کے حق میں صادر فرمائی ہے اس سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

بنا رعلیہ حکم ہوا کہ ہردو اپیل نامنظور۔ فقط

شرحدستخط

مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ

۲۷ آبان ۱۳۴۸ف

بے خبر

جناب حادی صاحب نقوی

چوک والی تنگ و تاریک گلی کے ایک بوسیدہ سے مکان کے تاریک کمرے کا دروازہ نیم باز تھا۔ زنجیر ہل رہی تھی۔ شاید ابھی کوئی نکل کر گیا تھا۔ دو تین کرسیاں۔ چھوٹی سی چوپائیہ میز کے گرد پڑی تھیں جن میں سے کسی کی پشت غائب۔ کسی کے بازو کی جگہ ایک موٹی سی رسی سے لپٹی ہوئی نواڑ۔ کسی کی نشست بید کی بجائے چند لکڑی کے بغیر رندے کئے ہوئے تختے جو مدت دراز کے استعمال سے چکنے ہو گئے تھے۔ جڑے ہوئے تھے میز پر چند خالی بوتلیں ایک خاکدان ایک دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ایک میلا کچیلا سلوٹ زدہ بستر ایک ٹوٹی ہوئی کھاٹ پر بچھا ہوا تھا۔ ایک چادر غلیظ لحاف کا نصف سے زیادہ حصہ زمین بوس تھا اور اپنے مالک کی موجودہ حالت پر تبصرہ کر رہا تھا۔ متواتر استعمال سے پھٹے اور رنگ بدلے ہوئے فلٹ کچھ ٹائیاں۔ کچھ مفلر۔ تین چار کالر۔ چار پانچ میلی پتلونیں۔ پیوندوں سے مرصع ایک دو کوٹ کھونٹیوں پر آویزاں تھے آتشدان کا کٹہرا ایک طرف سے ڈھلکا ہوا تھا۔ ایک گلدان کسی جانور کے بیٹھنے یا اڑ کر جانے سے گرا ہوا تھا تو گرا ہوا ہی تھا۔ گلدستوں کے کاغذی پھول گرد و غبار سے اٹے ہوئے اور مکان کے رہنے والے کی بے اعتنائی اور لاپروائی پر نوحہ خوانی کر رہے تھے۔ بغیر شیشوں کی ٹیڑھی ترچھی لٹکی ہوئی تصاویر کے فریم جن کا رنگ و روغن اتر چکا تھا۔ اپنے مالک کی موجودہ اور گذشتہ زندگی کے آئینہ دار تھے۔ .... کہ ایک دم گلی کی طرف کا نیم باز دروازہ جھٹکے سے کھلا اور ایک شخص جس کے بال بکھرے ہوئے آنکھیں دھنسی ڈاڑھی بڑھی ہوئی ٹائی کی گرہ ڈھیلی پتلون۔ ڈھلکی ہوئی کوٹ کے بٹن کھلے ہوئے قمیص پتلون سے باہر تسمے کھلے ہوئے عجیب پھولی پھولی زبان سے کچھ گنگناتا ہوا لڑکھڑاتا ہوا داخل ہوا۔ اس کی گنگناہٹ ایک بڑبڑاہٹ میں جذب ہو گئی۔ میز پر پہنچکر اس نے اندرونی اور بیرونی جیبوں سے دو بوتلیں نکالیں مرتعش ہاتھوں سے ایک کھولی اور آدھی کے قریب گلاس میں انڈیل کر غٹاغٹ پی گیا۔ اور جھومتا ہوا سلوٹ زدہ بستر پر گر گیا۔

آسمان کی نیلگوں تاریکی مشرق سے نمودار ہوتی ہوئی روشنی میں تحلیل ہونی شروع ہوئی۔ پرندوں نے آشیانوں میں انگڑائیاں لیں۔ اور بے ہوش جوان نے بھی چارپائی سے لٹکی ہوئی ٹانگ

کو سکیڑا پھیلایا اور اپنی جیبیں ٹٹولتے ہوئے سگریٹ کی ڈبیا نکالی۔ سلگایا اور جمائیاں لیتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ سامنے میز پر للچائی ہوئی نگاہیں ڈالیں۔ خالی بوتلوں کو اٹھالیا کونے میں چند اور خالی بوتلیں رکھ کر شکستہ پشت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ گلاس میں شام کی بقایا نصف بوتل میں سے کچھ انڈیلی۔ بازو کمرے سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ اور کہیں گراموفون ریکارڈ بج رہا تھا۔ . . . . . شرابی جھنجلا کر اٹھا۔ کھلی ہوئی کھڑکی کو غصے میں بند کیا ایک دو گھونٹ اور پیئے اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی ہونٹوں پر مسکراہٹ کھلنے لگی۔ باچھیں کھل گئیں۔ پاؤں میں جنبش پیدا ہوئی۔ جنبش ایک اچھاپے میں تبدیل ہوئی وہ بے اختیار ہنس رہا تھا۔ اور تمام کمرہ اس کے قہقہوں سے گونج اٹھا ساکن فضا میں ایک محشر بپا تھا۔ میز پر رکھا ہوا خالی گلاس اپنے ہم جنسوں سے ٹکرا کر جلترنگ کا مضحکہ اڑا رہا تھا۔ شرابی ہنستے ہنستے دیوانہ ہو رہا تھا۔ وہ جھوم رہا تھا ہنس رہا تھا جھومتے جھومتے بے خودی اس پر غالب آئی اس نے دوسری بوتل کھولی اور منہ سے لگائی۔ وہ اب بھی ہنستے جارہا تھا۔ شراب اس کے منہ سے جھینوٹں کی صورت میں اڑاڑ کر میز کی خشک سطح پر پھوار کی طرح پڑ رہی تھی گلے میں پھندا پڑا شرابی کے ہاتھ سے بوتل گری اور ریزہ ریزہ ہوگئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ خاموش ہوگیا۔ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے . . . . بند کی ہوئی کھڑکی کھولی۔ نگاہیں دروازوں پر جم گئیں کان بازو کمرے کی آواز پر لگ گئے۔ گراموفون کی آواز بند ہو چکی تھی۔ ہوا سے کمرے کے دروازے پر کے پھٹے پرانے پردے لہرا رہے تھے۔ دریچے سے نظر آتے ہوئے آسمان کے ٹکڑے پر سیاہ بدلیاں دکھائی دئے۔ پھر کسی امنگ نے کروٹ لی جی چاہتا تھا کہ بوتل میں سے بچی ہوئی شراب کو گلاس میں انڈیلے کہ دل میں گرمی سی محسوس ہوئی۔ چند اشک آلود آوازیں آئیں اور ساتھ ہی کسی ضعیفہ کی بیہوشی اور غشی میں ڈوبی ہوئی چیخ سنائی دی۔ شرابی گھبرا کر اٹھا۔ میز سے الجھا اور صدر دروازہ پر جاکر سنبھلا۔ گلی میں کافی آدمی ایک چارپائی کے گرد جمع تھے۔ جس پر ایک سرخ شال سبز چادر کے اوپر پھیلا دی گئی تھی۔ شرابی کی نگاہیں ایک سفید داڑھی سے ہوتی ہوئی ایک نوجوان کے چہرہ پر جم گئیں یہ لڑکھڑاتا ہوا اس کے پاس پہنچا اور پوچھا "ریحانہ" جوان نے سرخ آنکھیں اٹھا کر گردن ہلا دی۔ شرابی تابوت کی طرف مڑا لیکن وہ اٹھ چکا تھا یہ آگے بڑھا کسی سے الجھا اور جنازہ برادروں کے قدموں میں گر گیا۔ چند سر جھکے اور آہ کے ساتھ اٹھ آئے۔

نظم

فرحت جناب مولوی فرحت اللہ صاحب انسپکٹر آبکاری

نہ پھسلانے کی باتیں ہیں نہ بہلانے کی باتیں ہیں
خدا شاہد تمھارے کام میں آنے کی باتیں ہیں
صراط زندگی میں شمع بن جانے کی باتیں ہیں
حیات مردہ میں اک روح تڑپانے کی باتیں ہیں
دکن کے میکشو سن لو یہ سمجھانے کی باتیں ہیں

تمھیں اہل نظر رندانہ مستانہ بھی کہتے ہیں
تمھیں اہل بصر بوتل کا دیوانہ بھی کہتے ہیں
تمھیں اہل ظرافت اہل میخانہ بھی کہتے ہیں
سنو کچھ لوگ تم کو مے کا پروانہ بھی کہتے ہیں
دکن کے میکشو سن لو یہ سمجھانے کی باتیں ہیں

اسی رندی میں کھو دی کھلم زندہ دلی تم نے
سلف کے کارناموں پر بھی جھاڑو پھیر دی تم نے
جوانی میں بڑھاپے کی سنبھالی زندگی تم نے
جو سچ پوچھو تو یہ صورت بنالی آپ ہی تم نے
دکن کے میکشو سن لو یہ سمجھانے کی باتیں ہیں

دکھائیں مے پرستی میں غصب کی تیزیاں تم نے
شادی ساری دولت حسن و عزت بیگیاں تم نے
ذرا سوچو گرائیں کس پہ کیسی بجلیاں تم نے
ہمارا کیا کیا خود کرلیا اپنا زیاں تم نے
دکن کے میکشو سن لو یہ سمجھانے کی باتیں ہیں

بھلا دو خیر جو گزری وہ گزری سوچنا کیا ہے
اب آئندہ کو سمجھو کاش اپنا مدعا کیا ہے
کرو اب فکر استقبال ماضی میں دھرا کیا ہے
لو اٹھو توبہ کرلو مے پرستی میں مزا کیا ہے
دکن کے میکشو سن لو یہ سمجھانے کی باتیں ہیں

فتنہ پرواز ہے شراب، نہ پی
یہ تجھے کردے گی خراب نہ پی
پھونک ڈالے گی جان و دل ظالم
آگ ہے آگ یہ شراب نہ پی

عالم ترک مسکرات

بلدہ و مضافات

لال دروازہ۔

جناب سیتا نارائن صاحب (ڈاکٹر) میر محلہ کی جانب سے لال دروازہ پر ترک مسکرات کی تبلیغ کا انتظام کیا گیا۔ نیز محلہ والوں کو ایک مقام پر جمع کیا گیا۔ مسٹر مانک راو نے جو صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے روانہ کئے گئے تھے۔ تلنگی زبان میں اشیا نشی کے استعمال سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان کا عام طور پر ذکر کیا اور آخر میں سیاجک لنٹرن کا ایک تماشا تبلایا گیا جس سے اشیا نشی کے استعمال سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کا اچھا اثر پبلک پر ہوسکے۔

ہری باولی

دوسرے ہی دن ہری باولی پر ایک زبردست جلسہ منعقد کیا گیا اس محلہ کے باشندے کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ مسٹر مانک راو ترک مسکرات پر تقریر کی۔ ان بعد میجک لیانٹر کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ تبلایا گیا یہ جلسہ بھی جناب سیتا نارائن صاحب ڈاکٹر کے دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ اور انجمن ترک مسکرات صاحب موصوف کی بہت شکرگزار رہے۔ صاحب موصوف نے دسہرہ کے موقع پر ایک شاندار جلسہ منعقد کرایا تھا۔ امید کہ آئندہ بھی صاحب موصوف اسی طرح صدر انجمن سے تعاون عمل کرتے ہوے تحریک ترک مسکرات کی اشاعت میں کافی حصہ لیں گے۔

نوآبادی ترک مسکرات دبیرپورہ

راے صاحب منتظم بہادر رہنما لعل رام لعل فہمی ہال میں رات کے آٹھ بجے بصدارت نواب یمین جنگ بہادر رکن صدر انجمن ترک مسکرات ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں نوآبادی کے رہنے والے شریک تھے۔

میر محلہ جناب عبدالرحمن صاحب نے افیون کے متعلق ایک مضمون پڑھا ایک کمسن طالعلم نے صدر انجمن کی تعریف میں ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ جس کو حاضرین نے پسند کیا۔ جناب حقیر صاحب

نے نہایت ہی دلچسپ مضمون ترک مسکرات سے متعلق پڑھا۔ زاں بعد ایک اور نظم پڑھی گئی۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی تقریر میں فرمایا کہ منشیات کے استعمال سے ہر طرح کا نقصان ہوتا ہے۔ پہلے تو معاشی نقصان ہوتا ہے جس روز کی کمائی اسی روز شراب کے نذر ہو جاتی ہے صحت جسمانی دن بدن بگڑتے چلی جاتی ہے اس شخص کے اخلاق کا کیا ٹھکانا جس کے ہوش و حواس قائم نہ ہوں اور یہ تک نہ جانتا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کدھر جا رہا ہے نو آبادی میں تاربرقی کے نہ رہنے کی وجہ سے اس جلسہ کا آخری پروگرام جناب نواب لیلین جنگ بہادر کے کمپونڈ میں کیا گیا۔ نیز تقریباً ۹½ بجے نواب صاحب موصوف کے صدارت میں طلسمی فانوس کا مظاہرہ کیا گیا۔ مسٹر مانک راؤ نے راجنا نامی قصہ کو (جو ذریعہ طلسمی فانوس تبلایا جا رہا تھا) حاضرین کے خواہش پر تلنگی اور اردو زبانوں میں تفصیل کے ساتھ سمجھایا۔ اس طرح تقریباً گیارہ بجے اس روز کی کارروائی ختم ہوی۔

ونکٹاے پالم

بصدارت پنڈت پرچارنگ راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ (ورنگل) آندھرا ڈسٹرکٹ بجٹ اسوسی ایشن (ورنگل) کی پہلی کانفرنس موضع ونکٹارے پالم تعلقہ کھمم میں منعقد ہوی جس میں ضلع ورنگل کی دیہی رعایا بہ تعداد کثیر شریک تھی۔ حسب خواہش جناب معتمد صاحب انجمن ہذا اور معتمد صاحب اسٹانڈنگ کمیٹی اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر مانک راؤ روانہ کئے گئے۔

کانفرنس کی کھلی میقات میں تقریر کرتے ہوئے راؤ موصوف نے صدر انجمن سے حاضرین کو تعارف کرایا۔ اس کی پالیسی کا اظہار کرنے کے بعد عام طور پر مسکرات کے استعمال سے ہونیوالے نقصانات کو بیان کیا۔ صدر انجمن سے تعاون عمل کرکے ترک مسکرات جیسی نیک اور ٹھوس تحریک کی اشاعت کرنے کی اپیل کی۔ مندوبین کانفرنس میں بہ کثرت ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

کھمم اثنائے راہ میں مسٹر مانک راؤ نے کھمم پر مقام کرکے تحریک کی اشاعت کی۔ ایک جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ خوشی کی بات ہے کہ اس جلسہ میں نوے فیصدی نوجوان شریک تھے۔

فرمان مبارک جو ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ کو شرف صدور لایا ہے۔ اس کو پڑھ کر کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدر انجمن کی پالسی اور اس کا طریقۂ عمل تفصیل کے ساتھ تبلایا گیا۔ مسکرات کے

استعمال سے ہونے والے گوناگوں نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ حتی الامکان اس تحریک کی اشاعت میں حصہ لیں کیونکہ ملک کے مستقبل کا انحصار ان ہی پر ہے اور وہی ہونہار شہری ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ایک انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا جس کے صدر مسٹر اے کرشنا مورتی جو موضع گھم کے چھوٹے جاگیردار ہیں۔

ورنگل اثنائے راہ میں مسٹر مانک راؤ نے ورنگل میں بھی مقام کیا مقامی انجمن کے معتمد سے ملاقات کر کے مجلس عاملہ کے اجلاس منعقد کرایا۔ جس میں راؤ موصوف نے صدر انجمن کے طریقۂ عمل کو تفصیلی طور پر بیان کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ورنگل جیسے شہر میں زبردست پروپگنڈہ کیا جائے۔ نیز شہر کو چند محلوں میں تقسیم کر کے ہفتہ واری یا عشرہ واری جلسے و جلوس کا انتظام کیا جائے اور ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کرایا جا کرے۔ ممکن ہو تو سال میں ایک دو ڈرامہ اسٹیج کرائے جائیں۔ کیونکہ اس خصوص میں مقامی انٹر کالج کے طلبا سے کافی امداد مل سکتی ہے۔

قمار بازی کی روک تھام سمندپار

جناب ریو رنڈ آلین صاحب معتمد انجمن کلیسا شاخ قمار بازی (انگلینڈ) نے ہوم سکرٹری سے استدعا کی تھی کہ قمار بازی کے متعلق ایک وفد سے ملاقات کرنے کا موقع عطا فرمائیں۔

اس کے جواب میں ہوم سکرٹری صاحب نے اپنے پرائیویٹ سکرٹری کے توسط سے ذریعہ مراسلہ مورخہ اکٹوبر ۱۹۳۹ء جواب دیا کہ " بلا شبہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر سرگرمی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہوگا کہ فٹ بال جوا بازی (فٹ بال پول) کے چلانے والوں سے کہہ دیا گیا ہے کہ اس کو جاری نہ کریں۔

ڈرائیونگ لائیسنس کے درخواست گذاروں کو تنبیہ

اقتباس از رپورٹ کمیٹی منتخب دارالامرا

عموماً یہ محسوس نہیں کیا جاتا ہے کہ الکحل کے معمولی اثرات ڈرائیوروں پر کیا کیا ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹی خیال کرتی ہے کہ موٹر چلانے کے قبل جو الکحل استعمال کی جاتی ہے اس کے خلاف پرزور پروپگنڈہ کیا جا کر رائے عامہ کو اس طرف مبذول کرایا جائے۔

قانون رواداری میں اس خطرے کی نسبت کافی اہمیت کے ساتھ ذکر کرنا ضروری ہے اور کسی جگہ نشہ بازی کی عادت زیادہ نہ ہو اور الکحل تھوڑی سی بھی استعمال جاری ہو تو بھی یہ ڈرائیوروں کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ الکحل استعمال کرنے والے ڈرائیور کو Euphoria یوفوریا کا احساس ہوتا ہے یا بالکل لاپروائی محسوس ہوتی ہے اور یہ غلط فہمی بھی ہوتی ہے کہ وہ معمول سے زیادہ تیز رفتار سے ڈرائیو نہیں کر رہے ہیں حالانکہ وہ تیز چلاتے ہیں۔ وہ اس سے بالکل بے خبر رہتے ہیں کہ اس کا ردعمل دھیما دھیما ہوتا ہے جسمانی طاقت اور قوت بینائی گھٹتے جا رہی ہے۔ یہ کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ جملہ مجسٹریٹس اور ان کے اہلکاروں کو ذریعہ گشتی ان واقعات سے آگاہ کرائیں پبلک کو یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ پینے کی عادت کے زیر اثر سے مراد صرف نشہ بازی ہی نہیں جس کو عام طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ الکحل کے علانیہ استعمال سے کافی عرصہ قبل ہی ڈرائیونگ (موٹر چلانا) میں الکحل کا عمل دخل شروع ہوتا ہے۔

شکریہ

شکریہ کے ساتھ ہم ذیل میں وہ اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جنہوں نے رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرماکر تحریک ترک مسکرات سے علمی دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے ہماری انجمن سے تعاون عمل فرمایا۔

جناب پوکل ہنمیا صاحب ساہو پوتکل
" سکرٹری صاحب آندھرا گرندھالیم مریالگوڑہ
" بچیا صاحب پٹیل پالونچہ
" چندا ناگا لنگم صاحب ڈورنکل
" انکاپور ملا ریڈی صاحب زینا پور۔
" انیس الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ ضلع بیڑ
" دھونڈیرام صاحب " "
" امیر احمد صاحب وکیل لنگسگور
" کے وینکٹ راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ لنگسگور
" امین خان صاحب " "
" بھوین گوڑا صاحب پٹیل "
" رودرپا صاحب وکیل ہائیکورٹ تعلقہ یادگیر
" ناراین راؤ صاحب میر منشی ڈیویژن لنگسگور
" نرسن گوڑا صاحب ۔ ہلی حیدر

جناب نرسلو صاحب محرر پولیس۔ ٹپہ خانہ بیلہ
" دوم تعلقدار صاحب نظام آباد۔ (پانچ خریدار ونکو فراہم فرمائے ہیں)۔
" عبدالحسین عبدالکریم صاحب روبرو معتمدی مالگزاری
" راجیشور راؤ صاحب دشنیا بڈیہ ۔ دیوا پورکر۔
" منیجر صاحب محبوب شاہی ملز (چار رسالہ جات)
" سید رشید الدین صاحب منصف اندول۔
" قاسم بن علی صاحب ۔گھڑی ساز ۔ بوتھ
" شہاب الدین صاحب وکیل ضلع نلگنڈہ
" ییلجال وینکٹ انگا راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ نلگنڈہ
" محمد قمر علی صاحب وکیل ۔ پٹن ۔
" آدی نارائن صاحب گپتہ ۔ وکیل ہائیکورٹ مریال گوڑہ
" اکبر علی صاحب وکیل ہائیکورٹ ۔ پٹن ۔
" ملکارجن گوڑہ صاحب پولیس پٹیل ۔ تادگیرہ ۔

ادب ترک مسکرات

۸۱ منتخب کلام

⅛ کراون سائز ۹۶ صفحات

نفیس کتابت ۔ بہترین طباعت

سر مہاراجہ بہادر شادؔ نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ جیسے عالی مرتبت ہستیوں کے کلام

قیمت صرف ۶ر علاوہ محصولڈاک

ہدیہ نرودھکا گیتاولی

۳۱۰ ۔ منتخب تلنگی گیت اور گانے ہندوستان کے (۹۳) بہترین شعراکے تفکرات ۔ اعلیٰ ادبی شاہ کار ۔ ہر تلنگی داں کے لئے نایاب تحفہ

قیمت صرف ۴ر

علاوہ محصول ڈاک

پتہ

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے ۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے ۔ فی پرچہ ۳ر ہوگی۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے ۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعۂ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد (۴) نمبر ۱۲ رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

سنہ ۱۳۴۹ف آبان
سنہ ۱۹۴۰ سپتمبر

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

نو آبادی ترک مسکرات، دبیر پورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد (۴) بابتہ ماہ آبان سنہ ۱۳۴۹ف نمبر (۱۲)

فہرست مضامین

سنہری باتیں

۱۔ اے مخفی روح شراب اگر تیرا کوئی دوسرا نام نہیں تو ہم تجھے شیطان ہی کہیں گے۔

اتھے لو شکسپیر

۲ الکحل بلاشک ایک بیش قیمت اور خطرناک سامان عیش ہے۔

پروفیسر ای۔ پی۔ کیتھ کارٹ۔

۳۔ ترک مسکرات ایک عام ضرورت ہے اور نشہ ایک عام دشمن ہے۔

درخواست

سال ۱۳۴۹ف کا یہ آخری نمبر ہے ۔ اس نمبر پہ ہمارے رسالہ کی زندگی کے تین سال پانچ ماہ پورے ہوتے ہیں۔ ہمارے رسالہ میں اشاعت کی غرض سے جن اصحاب نے مضامین روانہ کئے ان کا انجمن نہایتہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے ۔ یہ ہماری دلی خواہش ہے کہ رسالہ زیادہ سے زیادہ جاذب نظر دل کش اور پُر از معلومات بنے ۔ ہم رسالہ کو ایسا اسی وقت بنا سکتے ہیں جبکہ مشہور مضمون نگار حضرات ہمارے رسالہ میں اپنے قصے ۔ ڈرامے ۔ اور ایک ایکٹ کے ڈرامے وغیرہ شائع کرکے ان کے ذریعہ عوام کو علم کا فیض پہنچانے کے لیئے آگے بڑھیں ۔ ایسے مضمون نگار حضرات جو مذاحیہ مضامین لکھتے ہیں اپنے جوہر دکھانے کے لئے مدعو کئے جاتے ہیں اس لئے کہ مذاح اور لطیفے میں برائی کو دور کرنے کے خواص موجود ہیں ۔ بشرطیکہ ان کا خوبی سے استعمال کیا جائے ۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اب تک تجارتی اشتہار کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کی حیثیت سے ہمارے رسالہ کی جو قیمت ہے اس کا حقیقی اندازہ نہیں کیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ فی الحال ہمارے رسالہ کے تین ہزار پرچے تقسیم ہو رہے ہیں ۔ اضلاع میں سرکار عالی کے ہر گزیٹیڈ عہدہ دار کو ہمارا رسالہ ملتا ہے ۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ایک ہزار مدارس کو ہمارا رسالہ ملتا ہے علاوہ اس کے ہمارا رسالہ ایسے دیہاتوں کے پٹیل پٹواریوں کو بھیجا جاتا ہے جن کی آبادی ایک ہزار پانسو سے زیادہ ہے ۔ ہر ایک دار المطالعہ مل اور کارخانہ کو ایک ایک پرچہ بلا قیمت مہیا کیا جاتا ہے رسالہ ترک مسکرات کی بستی وسیع تقسیم ہوتی ہے ریاست کے کونسے ایسے رسالہ کی اس قدر کثیر تعداد میں تقسیم ہوتی ہے ؟ مصنفوں کو شہرت حاصل کرنے کے لئے اور تاجروں کو اپنے مال کی بکری بڑھانے کے لئے اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں ہے ۔ اس لیے ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے رسالہ سے عمدہ درجہ مستفید ہوں ۔

آئندہ سال یعنی آذر ۱۳۵۰ف سے کارٹون مذاحیہ تصاویر اور ایسے قصے جن کو تصاویر سے واضح کیا جاتا ہے شائع کرنے کا انجمن کا ارادہ ہے اس غرض کے لئے ہم کو آرٹسٹ اور کارٹونسٹ کے تعاون عمل کی ضرورت ہے شائع شدہ مذاحیہ تصاویر کے لئے واجبی معاوضہ دیا جائے گا ۔ اگر اس بارہ میں ملک کے ہنرمندوں کا دلچسپی کا اظہار اور اتحاد ہو تو مقابلہ کا انتظام ہو گا اس میں جو سب سے اول آئے اسکو انعام

مصروفیات انجمن ہذا

عوام کو ترک مسکرات کے کام کی نوعیت سے واقف کرانے کی غرض سے اپنی مصروفیات کو ہر ہفتہ شائع کرنے کا کمیٹی کا ارادہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ترک مسکرات کے لیئے عوام کا تعاون عمل اور ہمدردی حاصل کی جائے۔ اگرچہ کہ یہ ممکن ہے کہ لوگوں کی ایک اقل تعداد ترک مسکرات کے کارکنوں کی مساعی یا کسی دوسری وجہ سے مسکرات کے استعمال کے نقصانات سے آگاہ ہو کر اس قابل بنے کہ الکحلی مشروبات سے وہ قطعی پرہیز کرے تاہم نشہ کے مسئلہ کا بہترین حل تو یہ ہو سکتا ہے کہ اطفال کو جو کہ مستقبل کے شہری ہیں مسکرات کے استعمال کے نقصانات سے آگاہ کر دینے کی اور ان کے دلوں میں الکحل کی نسبت نفرت پیدا کرنے کی ٹھوس کوشش کی جائے۔ انجمن یہ کام اپنے رسالہ جات کے ذریعہ کر رہی ہے جو ریاست کے تمام زبانوں میں شائع ہوتے ہیں اور ایک ہزار مدارس کو بھیجے جاتے ہیں: بچوں کو نشہ بازوں کے ساتھ رہنے کی اجازت دینے سے جو خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے حکومت بے خبر نہیں ہے۔ جس قاعدہ کے تحت سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی سیندھی یا شراب خانہ میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے بچوں کی مسکرات سے موثر طریقہ پر حفاظت کرنا مقصود ہے لاعلمی یا کسی دوسری وجوہات کی بنا پر بعض والدین خصوصاً مزدور طبقہ اپنے ساتھ بچوں کو سیندھی خانوں میں لے جاتا ہے اور ان میں سے بعض لوگ بچوں کو پلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں: بچوں سے متعلقہ قاعدہ کی پابجائی زیادہ سختی کے ساتھ کر کے اس رواج کو بند کرنا چاہئے۔ عام طور پر نشہ کے مسئلہ کے اعداد و شمار مثلاً ایسے اشخاص کی تعداد جو نشہ کی غرض سے سیندھی خانے میں داخل ہوتے ہیں اور وہ رقم جو انمیں سے ہر شخص نشہ پر صرف کرتا ہے۔ ان بچوں کی تعداد جو سیندھی خانوں میں ہوتے ہیں اور ایسے بچوں کی تعداد جن کو پلانے کی کوشش کیجاتی ہیں۔ فراہم کرنے کی غرض سے کمیٹی کے ناشر سیندھی خانوں کو ہفتہ میں دو مرتبہ جاتے ہیں اس طرح ایک ہفتہ میں سیندھی خانوں کا معائنہ ہوتا ہے ناشر کلال سے اور حلقہ کے اندر کسی آدمی سے بات نہیں کرتے۔ صرف مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کی اطلاع کمیٹی کو دیتے ہیں۔ تاکہ وہی کیفیت سررشتہ متعلقہ کو ضروری کارروائی کے لئے روانہ کی جائے۔

دیگر طریق اشاعت میں سے ایک یہ ہے کہ ایک گاڑی وسیع محلوں اندر راستوں سے گشت کروائی جاتی ہے اس پر ترک مسکرات کے جملے لکھے ہوئے رہتے ہیں۔ جو کسی اعلیٰ ہستی کے قول ہوتے ہیں

ریلوے یونین کا امتناع مسکرات کا مطالبہ

صدر انجمن ترک مسکرات انجمن ملازمین ریلوے کو مبارکباد دیتی ہے کہ وہ اپنی کانفرنس جو بتاریخ ۱۱ مہر ۱۳۴۹ف بصدارت مولوی میر اکبر علی خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا منعقد ہوئی اور جس میں تحریک منظ کے ذریعہ صنعتی آبادی میں شراب کی دوکانات بند کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ مذکورہ بالا تحریک کے ذریعہ یہ استدعا کی گئی ہے کہ کم از کم صنعتی آبادی میں امتحاناً امتناع مسکرات عمل میں لائی جائے۔ ہم گذشتہ اشاعت (شہریور ۱۳۴۹ف) میں بتلا چکے ہیں کہ صوبہ بمبئی بسلسل گیارہ ماہ تک امتناع مسکرات کے باوجود لوگوں کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکی اور یہ بتایا کہ زبردستی یا ظلم سے کتنی ہی بہتر طریقہ پر اصلاح عمل میں لائی جائے وہ کبھی مستقل طور پر کامیاب ثابت نہیں ہوسکتی اگر حسب استدعا بالا امتناع مسکرات عمل میں لائی بھی جائے تو کامیاب ثابت نہ ہوگی اس لئے کہ شراب کے عادی لوگ قریب کے مقامات پر جو ایک یا آدھ میل کے فاصلہ پر ہوں اور جہاں دوکانات موجود ہوں جاکر شراب کے پیاس کو بجھا کر اپنی آبادی کو واپس آسکتے ہیں۔ تحریک امتناع مسکرات کو کامیاب بنانے کے لئے اطراف کی آبادی کے دوکانات شراب اس بستی سے کئی میلوں دور رہنا ضروری ہے اس لئے بیرونی اصلاح ہونے کے بجائے اندرونی ہو جائے تو زیادہ موثر اور بہتر ثابت ہوسکے گی۔ اس لئے اس مقصد کے مد نظر یہ ملازمین ایک انجمن ترک مسکرات قائم کرکے صنعتی آبادی میں شراب کے خلاف پرزور پروپگنڈہ کیا کریں۔ اور اس پروپگنڈا کے علاوہ لوگوں کو اس بات پر تیار کیا جائے کہ وہ ائندہ شراب نہ پینے کا وعدہ کرتے ہوئے اقرارنامہ پر دستخط کریں اور اپنے وعدہ پر سچائی کے ساتھ کاربند رہنے کی اہمیت کو سمجھیں۔ اگر لوگ اپنے عہد پر کاربند ہوجائیں تو حکومت کے نفاذ قانون کے بغیر ہی عملی طور پر خودبخود امتناع مسکرات کا نفاذ ہوجاتا ہے ایسے کئی مواضعات کی مثال موجود ہے جہاں لوگ ترک مسکرات کے اقرارنامہ پر دستخط کرکے اس پر پوری طرح کاربند ہونے سے ان آبادیوں کی شراب کے دوکانوں کو مجبوراً بند کرنا پڑا۔ شراب کی دوکانات کھلے رہتے ہوئے اس سے پرہیز کرنے کو ناممکن بتلانا محض فضول ہے۔ یہ بالکل عیاں ہے کہ اکثر لوگوں کو اس شراب کی دوکان سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چند لوگ ہی اس بری عادت میں مبتلا ہوکر شراب پیتے ہیں۔ لہذا یہ بالکل آسان ہے بشرطیکہ دل ہو۔ کہ اکثریت کے ساتھ

قدم بڑھا کر شراب و دیگر مسکرات کی دعوت سے انکار کریں۔ ہمیں امید ہے کہ ملازمین ریلوے کی انجمن اس عزاب عادت کے خلاف بہت جلد جنگ شروع کر دے گی۔ انجمن ہذا ممنون ہوگی اگر وقتاً فوقتاً ملازمین ریلوے کی انجمن اپنی ترک مسکرات کی کارروائیوں سے انجمن ہذا کو مطلع فرماتے رہے گی۔ صدر انجمن ترک مسکرات میجک لنٹرن پکچرس اور تقاریر وغیرہ کے انتظام کرتے ہر وقت آمادہ ہے۔ (معتمد انجمن)

تکملہ مضمون صـ۴ (دیا جائے گا۔

ترک مسکرات میں عوام کی دلچسپی کو قائم رکھنے کے لیے رسالہ کو مسلسل طور پر جاری رکھنا ضروری ہے، ہم عوام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ رسالہ کے خریدار بن کر انجمن کی امداد کریں۔ اس بارہ میں ہم جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری ناظم سررشتہ تعلیمات ریونڈلیف سی سیکٹ اور جناب مولوی علی الدین احمد صاحب ناظم امور مذہبی کے نہایت مشکور ہیں جنھوں نے آذر ۱۳۴۷ف مدارس گرجے اور مساجد استعمال کے لئے علی الترتیب ایک ہزار پچاس اور پچیس پرچوں کی خریداری قبول فرمائی ہے۔ ہمکو امید ہے کہ متذکرۂ بالا اصحاب اپنی امداد آئندہ سال یعنی ۱۳۵۰ف میں بھی جاری رکھیں گے ہم ان تمام صاحبین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہمارے رسالہ کی خریداری قبول فرمائی ہے۔ اور ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف آئندہ سال کے لئے اپنی خریداری کی تجدید فرمائیں بلکہ اپنے احباب کو بھی ہمارے رسالہ کے خریدار بننے کی ترغیب دلائیں جو رسالہ ہمارے خیال میں اس ریاست کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کر رہا ہے ہماری خواہش ہے کہ ہمارے ناظرین خیر اندیش اصحاب کو ہم سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ خوشحال و فائز المرام رہیں۔

(معتمد انجمن)

تکملہ مضمون صـ۵ ہر روز ایک محلہ کا گشت ہوتا ہے۔ دو ہفتوں میں جب مختلف محلوں کا گشت ہوتا ہے تب نئے جلسے لکھے جاتے ہیں اور یہی عمل دہرایا جاتا ہے۔ عوام کی آگاہی کے لئے کمیٹی یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ اس نے ترک مسکرات کی دو نو آبادیات قائم کی ہیں۔ ان کے ساتھ ترک مسکرات کے دو ہال بھی لحق ہیں کمیٹی کو ہر سال ایک نئی آبادی قائم کرنے کی توقع ہے۔ حال ہی میں خیریت آباد میں بچوں کے لئے پلے گروانڈ قائم کیا گیا ہے اور کمیٹی نے دو "والی بال" اور دو "بائمنٹن" کو رٹ قائم کئے ہیں۔ سیندھی خانوں سے بچوں کو منحرف کرانے کے لئے پلے گراونڈ بہترین ذریعہ ہے۔ پلے گرونڈ کی تعداد میں حتی الامکان اضافہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آئندہ عوام کو اس پرچہ کے ذریعہ کمیٹی کے فراہم کردہ واقعات جو اعداد پر مبنی ہیں اور اسکی دوسری مصروفیات سے آگاہ کیا جائے گا۔ معتمد انجمن

شراب (الکحل)

از جناب محمود مرزا صاحب ایل۔ وی۔ پی۔

خالق کائنات نے آج سے چودہ سو برس پہلے اسلامی شریعت میں شراب کو حرام کیا اور رسول امی کی زبان فیض ترجمان نے اس کی شرح اس طرح فرمائی کہ جو شئی حرام ہے وہ کسی مرض یا اور کسی چیز کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ آج سائنس کے دور ترقی میں جہاں اور چیزوں کی تحقیق شروع ہوئی محققین نے یہ ثابت کر دیا کہ شراب میں نہ غذائیت ہے اور نہ کسی طرح کی قوت۔ ابھی حال ہی میں جان ہاپکنس کے ڈاکٹر ہوورڈ ایکیلی نے شراب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ایسا مرض اور ایسی بیماری نہیں جس کو شراب فائدہ کرتی ہو۔ طبی تجربات اور معمولات میں اس کا کوئی درجہ نہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ اصل میں شراب ایسی طاقت کا واہمہ ہے جو حقیقت میں کچھ نہیں۔ بلکہ جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ حقیقتاً شراب خورد و نوش کی حد تک بالکل بیکار ہی نہیں بلکہ انسانی صحت کو بگاڑنے والی شئے ہے اور اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

شراب کی تاریخ کہ یہ کب اور کیسے وجود میں آئی کوئی ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک اس کا وجود نہ تھا۔ مگر بنی اسرائیل کے زمانہ میں اس کا رواج کافی طور سے ہوگیا تھا۔ غالباً یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے درمیانی زمانہ میں وجود میں آئی ہو۔ بعض کا خیال ہے کہ بادشاہ جمشید کے وقت سے اس کا رواج ہوا۔ مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ فرعون کے دربار میں شراب کا استعمال ہوتا تھا۔ اور جمشید کا عہد حکومت فرعون کے بعد کا ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ سب سے اول انگور کی شراب ہی ایجاد ہوی۔ اس کے بعد مختلف شرابیں بنائی گئیں۔

محلول جس میں شکر کا کوئی جزو ہو جب اس کو سڑایا جاوے تو اس میں خمیری کیفیت پیدا ہو کر وہ مختلف اجزا میں تحلیل ہوجاتی ہے۔ ان میں سے دو اجزا بڑے اور مقدار میں زیادہ ہوتے ہیں ایک کاربانک ایسڈ (دہویں کی شراب) اور دوسرا الکحل۔ یہ ایسڈ (تیزاب) تو بخار بن کے اڑجاتا ہے۔ مگر الکحل اس محلول میں باقی رہتی ہے۔ اس طرح مختلف شرابوں میں مختلف مقدار میں الکحل شامل ہوتی ہے۔ شراب مختلف رسوں اور شربتوں سے تیار کی جاتی ہے۔

جن۔ وسکی۔ برانڈی میں الکحل کی نسبت ۴۰ فیصدی رم میں ۶۰ فیصدی البتہ شامپین ۱۳ فیصدی

بیر میں پانچ فیصدی ہوتی ہے۔ اور سینڈھی میں ۴ - ۵ فیصدی ہوتی ہے۔
شراب میں جس قدر الکحل کا جز زیادہ ہوگا صحت کو نقصان پہنچے گا۔ یا زیادہ مقدار میں استعمال کی جاوے گی۔ اس قدر صحت اور اس کے ساتھ اخلاق پر بھی اس کا برا اثر پڑتا اسکی زیادتی دوامی طور پر جتنی ہوگی اس قدر برے اثرات زیادہ مدت کے لئے چھوڑتی جائے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شراب جسم میں پہنچ کر کس طرح نقصان کا باعث ہوتی ہے۔
جیسے ہی شراب حلق میں اتر کر معدہ میں وارد ہوتی ہے۔ معدہ اس کو خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرصہ تک جب تک یہ خون میں شامل نہ ہوجائے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔ اکثر تو پینے والوں کو اس کی وجہ سے قئے ہوجاتی ہے اگر قئے وغیرہ نہ بھی ہو تو یہ معدہ میں "اسٹک ایسڈ" (سرکہ کی تیزاب) میں تبدیل ہو کر پیپسین (جو ہر رطوبت معدہ) کو منجمد کر دیتی ہے جس کی وجہ سے ہاضمہ میں خرابی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے اور جوں جوں اس کا حجم اور مقدار بڑھتی جاتی ہے "گیسٹرک جیوس" (رطوبت معدہ) کی تیزی کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ معدہ کی دیواروں میں سوزش پیدا کرکے متورم کر دیتی ہے۔ بعض وقت معدہ میں "السر" (یعنی۔ دانے) پیدا ہوجاتے ہیں اور ہاضمہ اس قدر ضعیف ہوجاتا ہے کہ ذرا سی غذا کھانے سے بے قراری ہونے لگتی ہے اور "کرانک گیسٹرائیٹز" (مزمن تخمہ) کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔ معدہ میں اس کا ہاضمہ تو ہوتا نہیں "کیموس یعنی کائم" بنتا ہے اس لئے یہ معدہ کی سڑیاں یعنی خون کی باریک رگوں "کیپلری" کے ذریعہ خون میں شامل ہوجاتی ہے۔
حکماء طب یونانی لکھتے ہیں کہ جگر کو اس سے خاص رغبت ہے۔ جگر فوراً ہی معدے سے اس کو حاصل کر لیتی ہے۔ چونکہ جگر اخلاط کا مجمع ہے اس لئے یہ وہاں رہ کر خون اور دیگر خلطوں کو خراب کر دیتی ہے اور جگر پر بہت برا اثر کرتی ہے۔ جگر کو متورم کرکے پیپ پیدا کر دیتی ہے۔
خون میں ملنے کے بعد پروٹو پلازم (رطوبت نخمہ) میں متورم نما ہے جگر پر شراب اثر پیدا کرتی ہے۔ بنا پر پلازمہ کو اس قابل
نہیں رکھتی کہ وہ ٹھیک طور پر نشو و نما کر سکے۔ اسبات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ کتنی ہی قلیل مقدار میں اور کتنی ہی کمزور طاقت کی الکحل ہو اگر دس ہزار حصہ پانی
میں ایک حصہ الکحل بھی ہو تو ایسے پانی میں کائی کنجال۔ پیدا نہیں ہوتی ہے اس طرح پر "پلازمہ" کے لئے جو ایک پانی کی طرح سے رقیق شئے ہے نقصان دہ ثابت ہوئی ہے خون کے سفید ذرات کی حرکت اولاً تو اس سے تیز ہوجاتی ہے۔ مگر بعد ازاں اس قدر سست کر دیتی ہے کہ وہ اپنا کام پورے طور پر انجام نہیں دے سکتے ہیں۔ سرخ ذرات اپنی "آکسی ہیموگلوبن" سے "آکسیجن"

بہ آسانی نکال سکتے۔ اس کے بعد عروق شریان پر اثر شروع ہوتا ہے عروق شریانی لاسٹک مسلز" (اعصاب مذمہ) کی بنی ہوی ہیں۔ اس کے اثر سے وہ پھیل جاتی ہیں۔ اور ان کے پھیل جانے کی وجہ سے ان میں خلا پیدا ہوجاتا ہے اور اس خلا کو پُر رکھنے کے لئے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اس لئے دل مجبور ہوتا ہے کہ اپنی رفتار تیز کر دے تاکہ وہ خلا پُر رہ سکے۔ جب یہ دور ختم ہوتا ہے تو دل اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے نہیں۔ بلکہ وہ اپنی طبعی و معمولی حالت سے کہیں گرا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ جس قدر اس نے محنت و مشقت کی تھی اب اس کو اسی قدر زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بنا پر وہ اب بہت سست چلتا ہے اور بعض دفعہ اس قدر آہستہ کہ آہستگی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے حرکت ختم کر دیتا ہے اور بعض دفعہ شریان کو پر رکھنے کے لئے اس قدر تیز ہوجاتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ اس کا منہ کھل جاتا اور کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے حرکت بند ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والوں کو اکثر دل کے امراض پیدا ہوکر یا قلب کی حرکت بند ہوجانے سے۔ موت واقع ہوتی ہے

خون کی سریع گردش کی وجہ سے جو چستی اور چالاکی پیدا ہوجاتی ہے وہ سلیم رائے اور عقل کے لئے باعث پریشانی اور خلل اندازی ہوتی ہے۔ اس لئے شرابی اپنے توازن عقلی کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ شراب کی وجہ سے جوہر دماغ میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اس کی لطیف اور نفیس رگوں کی کشادگی کی قابلیت جاتی رہتی ہے۔ پرورش میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ قوت دماغ میں کمی ہوتی ہے۔ تب جو فرائض اعلیٰ کے مرکز ہیں وہ پہلے اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کے مرکز یعنی نخاع پر اثر ہوتا ہے۔ بعد میں سب سے کم درجہ کے مرکز پر اثر ہوتا ہے۔

اولاً قوت ارادی ضعیف ہوجاتی ہے۔ زبان ڈھیلی اور لمبی ہوکر گفتگو کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ قوت فہم اور قوت قیاس پر جب اثر ہوتا ہے تو جو فعل کیا تھا اس کا خیال اور کس نشا سے کیا تھا یاد نہیں رہتا ہے۔ گفتگو معقول سے نامعقول ہوجاتی ہے اس کے بعد ذاتی وضعداری مفقود ہوجاتی ہے۔ چال چلن کی لطافتیں کند ہوجاتی ہیں۔ اپنی عزت اور حرمت موہوم ہوجاتی ہے۔ ضمیر بیکار ہوجاتا ہے نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بلند فطری اپنی قوت ترک کر دیتی ہے حیوانی خصائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ دیوانوں اور مجنونوں کی طرح حرکات شروع ہوجاتی ہیں۔ مثلاً چیخنا۔ چلانا۔ گانا زیادہ ہنسنا شروع ہوجاتا ہے۔

جب دوسرے درجہ کے مرکز بھی اثر پذیر ہوجاتے ہیں۔ تو ہاتھ سے کوئی شئے گرفت نہیں

ملاحظہ ہو صـ۱۱

حسب ذیل نظم ایک کمسن طالب علم نے موزوں کی ہے۔ اگرچہ کہ یہ معیاری نہیں ہے تاہم ایک ایسی کوشش ہے جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کمسن بچوں کو ترک مسکرات سے کتنی دلچسپی ہے۔ یہ نظم اس رسالہ میں کمسن بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور بچوں کو اسی قسم کی نظمیں مضامین وغیرہ لکھنے کی جانب ترغیب دلانے کی غرض سے شائع کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

اس بلا سے بچا خدائے کریم

از محمد عطاء اللہ صاحب صدیقی متعلم
گورنمنٹ ہائی اسکول چادر گھاٹ

مت پیو تم شراب کو بھائی　　لاتی ہے یہ عذاب کو بھائی
تم میں کچھ بھی ہے غیرت اسلام　　پاس دین اور عزت اسلام
کرو پرہیز اس سے تم دن رات　　مول مت لو بلا کو تم دن رات
پینے والوں کا سانحہ سن لو　　نشہ بازوں کا واقعہ سن لو
نہ انھیں پاس ہے قرابت کا　　نہ لحاظ ان کو اپنی عزت کا
مال و دولت لٹاتے پھرتے ہیں　　شان و شوکت مٹاتے پھرتے ہیں
اپنی حالت سے بے خبر ہیں وہ　　بیوی بچوں سے بے خبر ہیں وہ
نہ پہننے کو ان کے کپڑے ہیں　　آفتوں میں وہ آپ جکڑے ہیں
رنج ہے رات دن کے جھگڑے ہیں　　دوست دشمن بنے ہیں بگڑے ہیں
دن گزرتے ہیں پینے کھانے میں　　اور دولت کو سب لٹانے میں
اپنے بچوں سے بے خبر ہیں وہ　　دوست دشمن سے بے خبر ہیں وہ
لو لگی ہے گر تو پینے کی　　یا پلانے کی یا تو پینے کی
آخرش حال یہ ہوا اس کا　　پیچھے شہدوں سے سابقہ ان کا
سب گناہوں کی ابتدا ہے شراب　　پینے والوں کو کرتی ہے خراب
اس کی چھوٹی بہن ہے سیندھی بھی　　اور حملہ نشہ کی چیزیں بھی
ہم کو محفوظ رکھ خداوندا　　نام اس کا نہ لیں خداوندا
پینے والوں کے سایہ سے تو بچا　　میں پڑھوں علم اور کر تو عطا

ہے عطا کی دعا خدائے کریم
اس بلا سے بچا خدائے کریم

آزمائش

از جناب محمد احسن صاحب (جامعہ پنجاب)

سردار سنگھ تمام دن کارخانہ میں کاٹ کر شام کو نکلتا اور تھکاوٹ دور کرنے کے خیال سے تھوڑی سی شراب پی کر شہر کی تنگ و تاریک گلیوں سے گزرتا ہوا اپنے کمرہ میں جاکر لیٹ جاتا۔ یہ کمرہ ایک سرائے کا تھا جو شہر کی جنوبی جانب واقع تھا۔ مزے سے سوتا اور صبح اٹھ کر کارخانہ کی طرف چلا جاتا۔ بیکاری کے وقت سوائے شراب پینے کے اسے اور کوئی کام نہ تھا۔ وہ کارخانہ میں نقشہ کشی پر مامور تھا۔ اس کی زندگی تنہائی اور خلوت میں گذر رہی تھی۔ وہ جوان تھا مگر جوانی پر حکومت کرنے کا اس کے پاس ایک خاص ملکہ تھا۔ مزدوروں کی جماعت بندیوں اور ہڑتالیوں میں کبھی حصہ نہ لیتا تھا۔ سب لوگ اس کو ہڑتالوں میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتے مگر وہ ہمیشہ سکوت اختیار کرتا۔ وہ کہتا تھا کہ جب انسان کی زندگی ان باتوں کے بغیر بھی گزر سکتی ہے تو پھر کس لئے اس اُدھیڑ پن میں پڑ کر مفت کا دردِ سر مول لے اس کا کمرہ ایک تنگ و تاریک غار کی طرح تھا چھت پر مکڑیوں کی حکومت تھی اور فرش پر کیڑے مکوڑوں کی۔ دیواروں پر مدتوں کی مٹی جمی ہوئی تھی۔ کھاٹ کا پیٹ لٹک کر زمین کو چوم رہا تھا۔ پانی کے گھڑے پر چیونٹیاں رینگ رہی تھیں۔ اور مٹی کی گلاس پر خاک اور تنکوں کی ایک تہہ جمی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ایک باجہ تھا اگرچہ کہ اس کو بجانے میں مہارت نہ تھی لیکن کبھی کبھار جب اس کی طبیعت اچاٹ ہو جاتی تو بے سر آوازیں پیدا کر کے مدہوش ہونے کی کوشش کرتا۔ دیہاتی تھا اس لئے اسے شہر کی دلچسپیوں سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ ساتھیوں کے مذاق کا جواب خاموشی سے دیتا۔ اس لئے سب کے حق میں ایک تختۂ مشق بنا ہوا تھا۔ لیکن بلا کا ہوشیار تھا۔ جب وہ پہلے پہل کارخانہ میں ملازم ہوا تھا اسے فراش کی جگہ ملی لیکن وہ اپنی ہوشیاری اور ذہانت سے چند ہی دنوں میں نقشہ بنانے کا کام سیکھ کر نقشہ نویس بن گیا۔ اس کے ساتھی اس کی ترقی پر رشک کرتے تھے۔ اس کا رنگ سانولا تھا اور وہ دبلا پتلا تھا۔ چہرے پر کافی ملاحت تھی۔ پیشانی پر ایک دنبل تھا جو اس کی خوبصورتی کا ضامن تھا۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنتا لیکن اکابر کارخانہ جب مستعملہ کپڑے دیتے تو پہن لیتا اور نہایت فخر کے ساتھ سینہ تانے چلتا۔ سگریٹ بھی

پیتا تھا لیکن خرید کر نہیں۔ ایک دن وہ کارخانہ سے واپس آ رہا تھا۔ سورج کی آخری سنہری کرنیں اس کی میلی ٹوپی (جس کو چوہوں نے غذا سمجھ رکھا تھا کے پھندنے کے اکے دکے تاروں سے کھیل رہی تھیں وہ لوگوں کی دوڑ دھوپ۔ دوکان داروں کے شور وغل کی چیخ و پکار سے بے خبر چلا جا رہا تھا کہ یکایک اس نے ایک جوان عورت کو دیکھا جو ایک موٹر سے بچ کر ایک طرف ہو گئی تھی۔ اور اب مزدور کے مقابل کھڑی تھی۔ مزدور نے اس کی طرف دیکھا اور سر جھکا کر آگے چلدیا۔ اس کا دل اس کان کی مانند تھا جس میں چاندی اور سونے کے انبار پڑے ہوں۔ اس حسن کے جادو کا اُس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ ایک تاریک گلی سے گذر رہا تھا یکایک اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اُس کے پیچھے آ رہا ہے "کوئی شہری ہو گا"۔ اس نے جی میں کہا اور چلتا گیا۔ اس گلی میں اُس نے کسی شخص کو نہ دیکھا تھا۔ لوراج ــــ اس کا دل دھڑکنے لگا ــــ جیسے کوئی بہت گہری نیند سے بیدار ہوا ہو۔ مگر وہ چلتا گیا اور آخر اپنے کمرہ کے نزدیک جا پہنچا ابھی تک ــــ اسکے پیچھے آ رہا تھا اس نے مڑ کر دیکھا۔ وہی نوجواں عورت خاموشی سے کمرے کے سامنے سے گذر گئی۔ وہ بہت دور تک اُسے دیکھتا رہا شام ہو چکی تھی اور وہ سوچ رہا تھا ــــ زندگی میں پہلی مرتبہ اس نے کسی چیز کے متعلق سوچا ــــ یہ عورت اس طرف کیوں جا رہی ہے ــــ میرا کمرہ شہر کے اختتام پر ہے مگر خیر وہ سو گیا۔ دوسرے دن بھی یہی ہوا اور تیسرے دن بھی ــــ اسے عجیب قسم کی فکر لاحق ہو گئی۔ رات کو اسے نیند بھی دیر سے آنے لگی اور اسی لئے وہ صبح دیر سے اٹھتا اور کارخانہ کے مالک کے عتاب کا نشانہ بنتا۔

چوتھے دن جب وہ عورت اس کے کمرہ کے سامنے سے گذری تو اُس نے چاہا کہ کوئی بات کرے مگر اُس کی آواز اس کے لبوں تک آ کر رک گئی۔ غیر عورت اور پھر نوجوان عورت سے بات کرنا شائد بہت مشکل بات ہوا کرتی ہے۔ وہ اپنی کم مائگی پر افسوس کرنے لگا۔ اس کی زندگی میں مختصر سا انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ یہ عورت میرے کمرے کے سامنے سے کیوں گزرتی ہے اور پھر بلا ناغہ جاتے ہوے مجھے بغور دیکھتی بھی ہے۔ کل اس سے ضرور پوچھوں گا۔ اگلے دن اپنی تمام طاقت جمع کر کے آگے بڑھا۔ اور حد درجہ مدہم اور کانپتی ہوی آواز میں بولا۔ "شریمتی آپ روزانہ یہاں سے کیوں گذرتی ہیں"۔

"جی ہاں" عورت نے جواب دیا۔ عورت کی آواز میں ایک قسم کا اشتیاق تھا

مزدور۔ شہر سے باہر چلی جاتی ہیں؟ عورت ــــ جی ہاں۔

مزدور۔ کس لئے؟

عورت۔ یوں ہی سیر کرنے کے لئے۔ "اچھا"۔ اور وہ مڑکر کمرے کے دروازہ کی طرف آ پہنچی۔ اس کے دل کو ایک آرام سا محسوس ہو رہا تھا۔ ایک نامعلوم ٹھنڈک ــــــ

دروازہ پر پہونچا تو عورت کو مڑکر دیکھنا چاہا وہ اس کے سامنے کھڑی تھی ایک ننھا بچہ بھی اس کی گود میں تھا۔ شائد پہلے بھی ہوتا تھا۔ آپ یہیں رہتے ہیں کیا؟ عورت نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

مزدور۔ جی ہاں۔ یہیں پر آپ ہیں کون؟

عورت۔ میں سماج کی ستائی ہوئی ایک بدنصیب عورت ہوں۔ پھر اب آپ اس سے زیادہ جاننے کی کوشش نہ فرمائیے۔ کیا آپ کی شادی ہوچکی ہے؟

مزدور کو شرم سی محسوس ہوئی۔ ہمت کرکے بولا جی ہاں ہوئی تھی اور اب۔

عورت۔ اب کے کیا معنی۔ فرمائیے۔ رک کیوں گئے؟

مزدور۔ وہ مرچکی ہے۔

عورت۔ کب اور کیسے؟

مزدور۔ میری ماں ایک قدامت پسند عورت تھی۔ اور دماغ میں کچھ فتور بھی تھا۔ ایک دن جب میں گاؤں گیا تو جاتے ہوئے میں نے کچھ انگور خریدے میں بھی کھایا اور میری بیوی نے بھی کھائے جب صبح ماں کو معلوم ہوا اس نے بہت ڈانٹا۔ کہ اس سے تو شراب تیار ہوتی ہے۔ اور تم لوگوں نے انگور کھائے ہیں۔ بڑی افسوس کی بات ہے۔ میری بیوی اس وقت حاملہ تھی ماں نے یہ سمجھ کرکہ یہ انگور کا عرق بچہ کے پیٹ میں گیا ہوگا ضرور ہے کہ وہ آئندہ شرابی نکلے گا مجھے معلوم کئے بغیر اس نے نیم حکیموں سے مشورہ کرکے کچھ دوائیں پلادیں کہ بیچاری اس دنیا سے چل بسی۔ اس کے چند دن بعد ماں بھی بہو کے پاس سدھاری۔ اس وقت سے میری زندگی بڑی پریشانی میں گذر رہی ہے۔ اب میں بیچہ و تنہا رہ گیا ہوں۔

عورت۔ افسوس بہت برا کیا تمھاری ماں نے۔ اچھا تو آپ شادی کیوں نہیں کرتے۔

مزدور۔ کروں گا ــــ کبھی ــــ

عورت۔ لیکن کس سے؟

مزدور۔ جو قسمت میں لکھی ہوئی ــــ

عورت۔ مزدور کی سادگی اور بھولے پن پر مسکرائی اور چلدی۔

دوسرے دن مزدور نے نہایت تن دہی اور محنت سے کام کیا۔ عورت کا معمہ حل ہو چکا تھا اور اب اس کی روح الجھنوں سے آزاد ہو چکی تھی۔ شام کے وقت اس عورت کو سامنے سے گزرتے دیکھنا اس کا معمول ہو چکا تھا۔ کسی خاص احساس سے نہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ آج بھی گزرے گی کہ نہیں۔ اور وہ خلاف معمول نہیں گزری۔ اُسے رنج سا محسوس ہوا۔ مگر اتنا بھی نہیں کہ اس کی نیند حرام کر دے۔ وہ چارپائی پر لیٹ گیا۔ اور دوسرے لمحہ میں کارخانہ کے دھواں دار ماحول کے دھندلے دھندلے خشک خواب دیکھنے لگا۔ یکایک وہ چونک کر اپنی چارپائی پر اٹھ بیٹھا۔ کوئی اس کا دروازہ کھٹ کھٹا رہا تھا۔ کون ہے؟ اس نے حیرت واستعجاب سے پوچھا۔

"ذرا دروازہ کھولئے" ایک باریک اور دلکش سی آواز آئی۔

شائد وہ عورت ہو۔ وہ مارے خوشی کے چارپائی سے اچھل پڑا اور دوڑ کر دروازہ کھول دیا۔ چاندنی رات تھی وہی عورت اپنی شیرخوار بچے کو چھاتی سے لگائے کھڑی تھی۔

مزدور۔ اتنی رات گئے آپ یہاں کیسے آئیں؟

عورت۔ آپ سے ایک کام ہے۔ (اس نے کچھ شرماتے ہوے کہا)۔

عورت کی زبان سے "کام" کا لفظ سنتے ہی مزدور کے دل کی دنیا میں ایک ہل چل سی مچ گئی۔

مزدور۔ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمائیے۔

عورت۔ مجھے آپ سے محبت ہے۔

"بس" اور اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ محبت بھی کیا بلا ہوتی ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ جانتا ضرور تھا بچپن میں اس نے پریوں کے حسن اور دیوؤں کے محبت کی کہانیاں سنیں تھیں مگر یہاں اسے یہ لفظ غیر ضروری معلوم ہوا۔

"بس یہی" عورت نے کہا "یعنی مجھے آپ سے پیار ہے" میں اب آپ کا کیا کر سکتا ہوں؟

یہی کہ آپ مجھ سے پیار کیا کریں" عورت نہایت جرأت سے جواب دے رہی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ وہ یہی عورت سے کچھ نہ کچھ پیار کرتا ہے۔ "اچھا" مزدور نے کہا۔

عورت۔ مگر یہ آپ کے منہ سے بدبو کیا آرہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے شراب پی ہے۔ چھی چھی کتنی بری چیز ہے یہ۔

مزدور۔ (نہایت جسارت کے ساتھ) جی ہاں۔ نہ پیوں تو اور کیا کروں۔ یہی تو ایک چیز ہے

جو میرے غم کو غلط کر سکتی ہے۔ میں اپنے آپ کو بھول جانا چاہتا ہوں۔

عورت۔ جب آپ مجھ کو چاہتے ہیں تو شراب کو چھوڑنا ہوگا۔ وہیں کھڑے کھڑے اُسے ایک کہانی یاد آگئی کہ کس طرح ایک پری نے اپنے عاشق کا امتحان لیا تھا۔ وہ مسکرانے لگا۔ چاند پر نظر جماکر سوچنے لگا۔ پھر مسکرایا اور آخر کسی خاص جذبہ سے خوش ہوکر بولا۔ "بچہ کس کا ہے"۔

عورت میرا۔

مزدور ـــــ اور اس کا باپ ؟

عورت۔ جنگ میں مارا گیا ہے۔

مزدور۔ جنگ کرنے والے بھی اندھے ہوتے ہیں۔ وحشی ہوتے ہیں۔ ناحق لاکھوں کے ہزاروں ننھے ننھے بچوں کو یتیم اور ہزاروں عورتوں کو بیوہ بنانا نہ معلوم ان کو کیا اچھا لگتا ہے۔ خیر میں شراب چھوڑ سکتا ہوں مگر میری بھی ایک شرط ہے جو آپ کو بھی پوری کرنی ہوگی۔

عورت۔ بہت اچھا۔ عورت کی آنکھیں فرط مسرت سے چمکنے لگیں۔

مزدور۔ اچھا تو کل شام کو ہم دونوں ندی پر جائیں گے وہاں آپ کو اپنا بچہ لہروں کی آغوش میں دینا ہوگا۔

عورت خاموش ہوگئی۔ مزدور اپنی اس فتح پر بہت خوش ہو رہا تھا۔

"بہت اچھا" عورت نے جواب دیا۔

"کل شام کو" مزدور نے کہا اور عورت کو سفید اور دھندلی تصویر دور چاندنی کے سیلاب میں تیرتی ہوی نظر آنے لگی۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی تو آکر بستر پر لیٹ گیا۔

دوسرے دن وہ صد درجہ بےچینی سے کام کرتا رہا وہ سوچ رہا تھا کہ کب شام ہو اور وہ پرانے قصے کہانیوں کو سچ کر دکھائے۔ آخر شام ہوی اور عورت اس کے پاس پہنچ گئی۔ وہ بچے کو چھاتی سے لگائے ہوئے تھی جو شاید میٹھی نیند سو رہا تھا۔ دونوں ندی کی طرف چل دئے۔ چاندنی روشنی گنجان پتوں سے چھن چھن کر آرہی تھی۔ سارا جنگل ایک بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا۔ بادل کے سیمیں ٹکڑے آپس میں آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ سامنے جھاڑی میں ایک ننھا سا جگنو جو اپنی آب چمک پر اتراتا ہوا قدرت کی کاریگری کا شاندار مظاہرہ کر رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اٹھلاتی ہوئی اونچے اونچے درختوں کی چوٹیوں کو جھولا دے رہی تھی۔ دونوں ندی کے کنارے پہنچے۔ جہاں چاند کی روپہلی کرنیں موجوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کر رہی تھیں۔

عورت کیا میں اپنے ننھے کو کپڑوں میں اچھی طرح لپیٹ لوں ۔
مزدور ۔ ہاں ہاں لپیٹ لیجئے ۔ ذرا جلدی ڈوبے گا ۔
اب مزدور کو افسوس ہونے لگا کہ وہ ایک ننھی سی جان کو مفت میں اپنی دیوانگی کی بھینٹ چڑھا رہا تھا ۔ مگر اس کی سادگی اسے ہر طرح مجبور کر رہی تھی ۔ بسا اوقات ایک انسان کی سادگی اور معصومیت کئی زندگیاں تباہ و برباد کر دیتی ہے ۔
لمحہ بھر کے بعد عورت اسے کنارے پر آملی ۔ اس عرصہ میں وہ دریا کی لہروں کو دیکھتا رہا چاند سینکڑوں لمبے لمبے ٹکڑے بن کر دریا میں بہا چلا جا رہا تھا ۔ بچہ سفید کپڑوں میں لپیٹا ہوا عورت کے ہاتھوں میں تھا ۔ اس نے ایک بار مزدور کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے میں دریا میں کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی ۔ پہلے تو کچھ بلبلے اور جھاگ اٹھے اور پھر سطح پر سکون سا طاری ہو گیا ۔ ہاں کئی ننھی لہریں دائرے بنا کر ساحل کی طرف دوڑیں ۔ شائد وہ مزدور کی آزمائش اور عورت کی محبت کا مضحکہ اڑا رہی تھیں ۔ عورت نے مزدور کا ہاتھ پکڑا اور اسے دبا کر کہا "میرے دیوتا کیا قربانی قبول ہوئی؟" مزدور بت بنا کھڑا تھا اس کی نظریں لہروں پر جمی ہوئی تھیں اس کی جوان آنکھوں میں ایک خوفناک چمک تھی " چھوڑ دو میرا ہاتھ " اس نے عورت سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا جو عورت اپنے معصوم بچہ کو اتنی خوشی اور خاموشی سے ان بھیانک لہروں کے حوالہ کر سکتی ہے وہ ایک قابل نفرت اور غریب مزدور کو بھی کسی اور کی محبت کے قربان گاہ پر بھینٹ چڑھانے میں ذرا بھی تامل نہیں کرے گی ۔ یہ کہتے ہی وہ دریا میں کودنے کیلئے دوڑا ۔ تاکہ بچے کو بچانے کی کوشش کرے ۔ وقت بہت گذر چکا تھا ۔ مگر فطرت انسانی کا تقاضا بھی یہی ہے ۔ سانپ چلا جاتا ہے مگر وہ لکیر پیٹا کرتا ہے ۔
"ٹھیرنا میرے سرتاج" عورت نے اس سے لپٹتے ہوئے کہا ۔ عورت کی آواز میں ایک خاص درد تھا ۔ جس نے مزدور کو روک لیا ۔ وہ دوڑ کر جھاڑی کے پاس گئی اور جھکی اور کوئی چیز اٹھا کر دوڑتی ہوئی آئی ۔
" یہ ہے میرا بچہ ۔ زندہ " اس نے مسکراتے ہوئے کہا ۔
مزدور کے چہرہ پر حیرت و مسرت کی لہر دوڑ گئی ننھا نیند میں مسکراتے ہوئے اپنا معصومیت اور اپنی ماں کی سچی محبت کا ثبوت دے رہا تھا ۔
مزدور ۔ (تعجب سے) مگر دریا میں آپ نے کیا پھینکا ۔

عورت ایک بچہ جس میں کنکریاں بھری گئیں تھیں ۔ بچہ مجھے بہت پیارا تھا۔" ضرور ہونا چاہئے"
مزدور نے کہا ۔

دونوں نے پہلے بچہ کی طرف دیکھا۔ اور پھر ایک دوسرے کو " آخر تمہیں اور تمھاری شراب کی
شکست فاش ہوئی نا۔

دونوں مسکرائے اور ہمیشہ کے لئے ایک ہو گئے ۔

تارے آسمان پر خوشی سے کانپ رہے تھے ۔ اور چاند لہروں پر کلیلیں کر رہا تھا ۔

بقیہ مضمون صت۱ نہیں ہو سکتی ۔ پیر لڑکھڑاتے ہیں چلنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ اور آخر میں مفلوج کی حالت پیدا ہو جاتی ہے ۔ جہاں کا تہاں ہی پڑا رہ جاتا ہے ۔

تیسرے درجہ کے مرکز پر جب اثر ہوتا ہے تو پیشاب اور پاخانہ بے اختیار خارج ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بھی حالت بڑھ جائے تو تنفس کا مرکز بست ہو جاتا ہے اور سانس مشکل سے آتا ہے ۔ چہرا نیلا پڑ جاتا ہے اور شریف عضو قلب بھی آخر میں مفلوج ہو کر ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے ۔

مگر چونکہ عام طور پر شرابیں بیک وقت اتنی مقدار میں نہیں پی جاتیں کہ اس سے فوراً موت واقع ہو مگر روزانہ کی تھوڑی اور معمولی مقدار سے رفتہ رفتہ یہ تمام اثرات رونما ہو کر مختلف بیماریاں مثلاً بدہضمی لقوہ ۔ سرسام ۔ سکتہ ۔ فالج ۔ مرگی ۔ جنون دیوانگی وغیرہ پیدا کرتے اور موت کا سبب ہوتے ہیں ۔

یہ تو ثابت ہو ہی چکا ہے کہ اس میں غذائیت نہیں ہے ۔ کیونکہ "ٹی شو" (انسجہ) کی ساخت میں تبدیل نہیں ہوتی ہے اور جو شئے "ٹی شو" کی ساخت میں تبدیل نہ ہو وہ غذا میں شمار نہیں کیجا سکتی ہے تمام جسم میں درد کرتی رہتی ہے ۔ اور مسام ۔ بالوں ۔ اور دیگر راستوں سے سم سے خارج ہو جاتی ہے اور کچھ حرارت غریزی کی تپش سے جل کر ختم ہو جاتی ہے ۔ لیکن خارج ہونے تک جسم میں رہ کر تمام کلوں کو بیکار کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ انسان کو حیوان مطلق بنا دیتی ہے ۔

ایسی صورت میں کوئی صاحب عقل کب اس کو استعمال کے قابل خیال کر سکتا ہے ۔ یہ صحت کے ساتھ عزت اور مال کو بھی برباد کرتی ہے ۔ افلاس پیدا کر کے تباہی کا باعث ہوتی ہے ۔

تکملہ مضمون صفحہ ۲ ۔ سرور ۔ میں دنیا کی ہر چیز کو چھوڑ سکتا ہوں مگر تم کو نہیں ۔ رزاق ۔ مجھ کو نہیں چھوڑ سکتے تو میرے ساتھ وہاں چلو جہاں میں رہتا ہوں ۔ سرور ۔ میں آج سے اپنی زندگی کا رخ بدلے دیتا ہوں جس طرف تم چلو گے میں بھی اسی طرف چلوں گا تمھاری نصیحت پر عمل کر کے سب برے کام چھوڑ دوں گا ۔ رزاق ۔ ہم تم جہاں میں ساتھی رہینگے اور شاید موت بھی ایک دوسرے کو جدا نکر سکے ۔

نصیحت

جناب سید اشرف حسین صاحب عابدی

(زمانہ موجودہ ۔ جرمن ڈیزائن کا مکان ۔ ورانڈے میں چند کرسیاں دو دوست بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں)

سرور ۔ میں اسی کو زندگی سمجھتا ہوں جناب ۔

رزاق ۔ معلوم نہیں تم کو کیا ہو گیا ۔ زندگی کا فلسفہ چھانٹنے لگے ۔

سرور ۔ یہ ہی کھاؤ ۔ پیو ۔ چلتے بنو ۔ خوامخواہ دنیا کے گھتیوں کو کون سلجھاتے رہے ۔

رزاق ۔ میں اس کا مخالف ہوں ۔ ہر کام کرنے سے پہلے انسان کو سوچ بچار کر لینا چاہیئے ۔

سرور ۔ سوچ بچار ہم سے پہلے بھی کیا گیا ہے ۔ اور بعد بھی کیا جائے گا خوامخواہ کے جھگڑے کون مول لے

رزاق ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم آنکھیں بند کر کے لکیر کے فقیر بنے رہیں ۔

سرور ۔ اور نہیں تو کیا آپ کی عقل کی انتہائی ترقی بمنزل تنزل کے ہے اور جو وقت تم آرام سے گزار سکتے ہو اُسے فلسفہ کی تلخ بحث میں صرف کر رہے ہو ۔

رزاق ۔ میں نہ کوئی فلسفی ہوں اور نہ فلسفہ کا طالب علم ۔ مگر ہر شخص کو اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیئے تاکہ جو خامیاں ہوں اس کی اصلاح ہو سکے ۔

سرور ۔ اگر تمھارے جیسا ہر ایک جائزہ لینے لگے تو پھر بڑی مشکل ہو گی ۔ سارا وقت خامیوں کو دور کرنے میں صرف ہو جائے گا ۔ اور تم کچھ کئے بغیر رخصت ۔

رزاق ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ گناہ کو گناہ نہ سمجھو ۔ عیش کی زندگی بسر کرو ۔ باپ دادا کا جو سرمایہ ہاتھ لگا ہے اُسے فضول کاموں میں خرچ کرو ٹھیک ہے نا ؟

سرور ۔ کیا بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو ؟ مال و دولت آخر کس لئے ہے ۔ خرچ نہ کریں تو کیا اس کی پوجا کریں ۔ دنیا میں آرام و آسائش کی خاطر دولت حاصل کی جاتی ہے اور وہ اس وقت مجھے حاصل ہے میں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں ۔

رزاق ۔ مال و دولت اس لئے نہیں ہے کہ تم چوبیس گھنٹے نشہ کیا کرو ۔ جوا کھیلو ۔ اور اڑا دو ۔ اس کا صحیح مصرف بہت مشکل ہے ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دولت پیدا کرنا آسان ہے اور اس کا خرچ کرنا مشکل ۔

سرور ۔ مشکل ہو یا آسان اس وقت میں جو کچھ کر سکتا ہوں کر رہا ہوں چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا ۔ دنیا اسے جو چاہے کہے مجھے اپنے کام سے کام ہے دنیا کی پروا نہیں ۔

رزاق ۔ یہی مال و دولت اگر خود پیدا کرتے تو قدر معلوم ہوتی ۔ باپ دادا کی کمائی ہے اس لئے کوئی احساس نہیں ہے۔

سرور ۔ کمائی کسی کی ہو مگر اس وقت تو میرے قبضہ میں ہے میں تنہا اس کا مالک ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں مگر تم کیوں جل رہے ہو۔

رزاق ۔ معاف فرمائیے میں ان لوگوں میں نہیں ہوں میں ایک سپاہی زادہ ہوں محنت سے روٹی کماتا ہوں کھاتا ہوں

سرور ۔ میں جانتا ہوں کہ تم سپاہی زادے ہو ۔ مگر تم کو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں ہے کہ مال و دولت کی فراوانی گناہ کا باعث ہوتی ہے ۔

رزاق ۔ ہوتی ہے یا نہیں اس کو مجھ سے بہتر تم جانتے ہو ۔

سرور ۔ میری حالت تو روز اولین کی طرح ہے ۔ ذرا تم خود کو دیکھو ۔ نہ پہنے کپڑے ہیں نہ رہنے کو اچھا گھر ۔ جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہو۔

رزاق ۔ یہ سب یہی مگر تمہاری طرح غریبوں کو دکھ نہیں پہونچاتا ۔ دولت کی نشہ میں جس طرح تم خدا کو بھول بیٹھے ہو ۔ میں نہیں بھولتا ۔ انسان کو انسان تو سمجھتا ہوں ۔

سرور ۔ دنیا میں جن لوگوں کو دولت نہیں ملتی وہ اسی طرح کی باتیں بناتے ہیں ۔ اپنی قسمت کو کوستے ہیں روتے ہیں۔

رزاق ۔ سرور تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو میرا یہ خیال کبھی نہیں ہے کہ تم سادھو بن جاؤ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلو بحث چھڑ گئی میں نے بھی اپنے خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کیا ۔ میں تمہارا دوست ہوں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں۔

سرور ۔ جناب کی بھلائی بھی خطرناک ہے ۔

رزاق ۔ خوب زندگی کی خامیوں کو اجاگر کرنے والا خطرناک ـــــ

سرور ۔ میں تو اسی کو دوست سمجھتا ہوں جو دوست کے عیوب پر پردہ ڈالے اور اس کے خلاف ڈھنڈورا پیٹتا پھرے۔

رزاق ۔ میں اپنی حد تک تم میں کئی برائیاں پاتا ہوں جن کو میں نے ابھی بیان کئے ہیں ۔ دوست کا کام راستہ دکھلانا ہے تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ہے ۔ آج کل کے دوستوں کی طرح اجالے سے تاریکی میں لانا میرا کام نہیں میں اپنے دوست میں کوئی عیب نہیں دیکھنا چاہتا ۔

سرور ۔ اچھا تم اس ٹائپ کے آدمی ہو بھئی معاف کرنا ۔

رزاق ۔ معاف کرنے کی اس میں کونسی بات ہے تم شراب و کباب کی باتوں کو کلفت چھوڑ دو اور علمی دنیا میں چلے آؤ ۔ یہی تمہارے لئے اچھا ہوگا ۔

نشہ کا انجام

جناب مولوی میر نصرت علی صاحب ناظم عدالت ضلع ناندیڑ و نائب صدر انجمن ترک مسکرات ناندیڑ کی تالیف کردہ نشہ کا انجام ماہ فروری ۱۳۴۹ف سے ذریعہ رسالہ ہذا ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ یہ اس کی آخری قسط ہے ان افسانوں کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فرضی اور خیالی نہیں ہیں سچے اور مستند ہیں۔ بحوالہ نمبرات تواریخ عدالت شائع کئے گئے ہیں۔ صدر انجمن پھر ایک مرتبہ جناب مؤلف صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اپنے گونا گون مصروفیات کے باوجود ایسے مقدمات کو چن چن کر اکٹھا اور نہایت دلچسپ انداز میں قلمبند فرمایا ہے جو ایک کتاب کی شکل میں طبع کر دئے گئے ہیں۔ خواہشمند حضرات اس مفید نسخہ کو صدر انجمن ترک مسکرات کے دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں قیمت صرف ۴ ر رکھی گئی ہے۔ (ادارہ)

باب نہم

خاتمہ کتاب

اس تمام کتاب کو دیکھ کر یہ تصور ہرگز قائم نہ ہو کہ ناندیڑ میں نشہ بازی سے جو کچھ فساد برپا ہے وہ محض مسلمان دکھنی عرب اور سکھوں کی حد تک محدود ہے چونکہ میں نے گذشتہ ابواب میں جن جن اشخاص کو مثالاً پیش کیا ہے وہ انہیں متذکرہ دو فرقوں کی حد تک بظاہر محدود نظر آ رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ بلا تخصیص اقوام۔ اہم مثالوں کے چننے میں ان دو ہی اقوام مذکور کے افراد ابواب گذشتہ میں سامنے آ گئے ہیں حالانکہ اچھے اور برے لوگ سبھی اقوام میں موجود ہیں اس میں کسی قوم کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ جو کوئی شخص کسی قسم کی بھی نشہ میں مبتلا ہوا اس سے اسی قسم کے افعال سرزد ہونا ایک امر لازمی ہے آئے دن ناندیڑ میں ایسے سینکڑوں واقعات نشہ کے بدولت ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ جو بخوف طوالت ان مثالوں کو پیش نہ کیا جا سکا اور اب صرف ایک ایسی مثال پر یہ کتاب ختم کر دی جاتی ہے کہ دوسرے اقوام کے لوگوں کا بھی اس نشہ کے بدولت مبتلائے آلام ہونا معلوم ہو جائے۔

تین دوستوں نے بھنگ پیکر تماشہ بینی کے لئے بازار ناندیڑ کا رخ کیا اور نشہ میں یہ سوجھی کہ انہیں سے ایک دوست نے ایک بے خطا تماشہ بین (۱۰) سالہ لڑکی کی ایک انگلی تبر سے کاٹ دی۔ پولیس مقامی نے فرقہ واری فساد پیدا ہو جانے کے خوف سے ان تینوں دوستوں کو فوری نزدیک تر کی ایک گلی میں بند کر دیکر بڑی مشکل سے

اس فتنہ کو فرو کیا۔ اس کے بعد ملزم کو چالان عدالت کیا گیا منصفی ناندیڑ نے بعد تحقیقات ملزم مذکور کو دو ماہ قید
بامشقت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اس کا اپیل ہیرے اجلاس نظامت ضلع پر پیش ہوا جس میں جو فیصلہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

فیصلہ مقدمہ مرافعہ فوجداری نمبری ۲۹ سنہ ۱۳۴۸ف رام راؤ بنام سرکار عالی بعدالت ضلع ناندیڑ منفصلہ ۱۱ ابیر سنہ ۱۳۴۸ف منصفی ناندیڑ نے بعد تحقیقات مرافعہ ملزم چالانی کے حق میں بجرم خطرناک حربوں سے عمداً ضرر دفعہ (۲۶۳) تعزیرات دو ماہ قید بامشقت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی تجویز سزا صادر فرمائی ہے اس کا یہ اپیل منجانب مجرم سزایاب پیش ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ بتاریخ ۸ امرداد ۱۳۴۸ف چار بجے شام بازار ناندیڑ سے اہل اسلام کسی بزرگ کے عرس کا صندل لے جا رہے تھے اور اس صندل کا جلوس دیکھنے میں تماشہ بین بکثرت محو تماشا تھے ایسے موقع پر ملزم مرافعہ آریا برہمن خیاط عمرہ ۲۰ سالہ نے ہندو مسلم فساد برپا کرنے کی یہ صورت پیدا کی کہ اس ملزم نے ایک تبر (آلہ جارحہ) لیا ہوا تماشہ بینوں میں داخل ہو کر کسی دوکان پر ایک مسلمان لڑکی معمر (۱۰) سالہ مستغیثہ کھڑی ہوئی تماشہ بینی میں محو تھی اس کو ایک دھپہ مارا اور تبر کا وار کر کے اس کی انگلی زخمی کر دی اگر یہ نظارہ صندل کے جلوس کا مجمع دیکھ لیتا تو ہندو مسلم فساد ایک امر لازمی تھا لیکن پولیس نے قابل تحسین یہ عمل کیا کہ ملزم اور اس کے ساتھیوں کو فوری ایک دوکان میں بند کر دے کر متضرر لڑکی کو بھی اس کے گھر بھیج دیا اس طرح ملزم و متضررہ دونوں کو بھی سب کی نظروں سے فوری غائب کر دے کر اس واقعہ کی کچھ کچھ خبر پھیل جانے سے جو مجمع مشتعل ہو گیا تھا اس مجمع کو کوششوں سے قابو میں لا لیا اس کے بعد جب صندل کا تمام جلوس گزر چکا اور وہ تمام اشتعال فرو ہو چکا اس وقت ملزم کو بند دوکان سے باہر نکالا اور متضررہ کو بھی اس کے گھر سے باہر لے کر متضررہ کے زخم وغیرہ کا پنچنامہ کرنے کے بعد اس کو ڈاکٹر خانہ بھیج دیا اگر ایسا نہ کیا جاکر بلا وقفہ برسر موقع ضابطہ کی تکمیل شروع کر دی جاتی اور یہ تمام نظارہ مسلمانوں کا مجمع دیکھ لیا ہوتا تو ملزم کے جان کی خیر ایک طرف ہند و مسلم فساد کا قوی اندیشہ تھا اس لئے پولیس کی یہ کارگذاری قابل قدر ضرور سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد

ملزم کے خلاف جرم منسوبہ کی تائید میں منجانب پولیس حسب ذیل (۷) گواہ پیش ہوئے ہیں۔

۱۔ گواہ اول مفتش مقدمہ سید حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس جن کی اس مقدمہ میں کارگذاری مذکور الصدر قابل قدر و قابل عطاء انعام ہے۔

(۲) ۲۔ گواہ دوم مستغیثہ وہی (۱۰) سالہ مسلمان لڑکی ہے جس کو ملزم نے تبر سے ضرر پہونچایا ہے۔

۳۔ گواہ پنجم متسغیثہ متضررہ کا چچا جس کے زیر پرورش مستغیثہ ہے۔
۴۔ گواہ سوم عبدالواحد } یہ ہردو گواہان رویت ہیں ان کے سامنے ملزم نے اس لڑکی کو تبر سے
۵۔ گواہ چہارم نرہری کھیاٹ } مارکر زخمی کیا۔
۶۔ گواہ ہفتم۔ گنگا دہر پٹیل و کاتب پنچنامہ معائنہ ضربات متضررہ۔
۷۔ گواہ ششم۔ لیڈی ڈاکٹر ہے جس کے زیر علاج مستغیثہ رہی ہے اور جس نے مستغیثہ کو ضرر خفیف کا صداقت نامہ دیا ہے۔

اس شہادت سے ملزم پر جرم منسوبہ اچھی طرح ثابت ہے جس کی تائید اس واقعہ سے بھی ہو رہی ہے کہ ملزم مرافع آریہ برہمن منصفی سے سزا پانے کے بعد عدالت اپیل ہذا سے تا تصفیہ اپیل بطور عارضی ضمانت رہائی حاصل کرنے کے ساتھ ہی اپنے ولولۂ ذوق کو پورا کرکے اور کسی جرم میں ماخوذ ہونا خود اس کے ضامن سانولارام کی درخواست (۲۶۲۹) موصولہ ۲۹ سرارد ی بہشت ۱۳۴۸ف سے ظاہر ہے جس کے ذریعہ ضامن مذکور اپنی ضمانت سے سبکدوشی چاہی تھی جو نامنظور ہوئی ہے ملزم نے اپنے جانب سے شہادت صفائی میں صرف ایک گواہ کو پیش کیا ہے۔ گواہ ملزم کا ایک ساتھ والا ہے جس کو ملزم کے ساتھ پولس نے رفع شر کے لئے دوکان میں بند کر دیا تھا اس کے بیان سے بھی واقعہ مذکور کی تائید اس طرح ہو رہی ہے کہ اس گواہ نے بھی اس نازک موقع پر مستغیثہ متضررہ ہونے سے کوئی انحراف نہیں کیا ہے صرف کہتا ہے کہ مستغیثہ کو کس نے زخمی کیا ہے اس کا علم نہیں ملزم کے ہاتھ میں تبر ہونے سے محض گمان ہی گمان پر ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن اس ایک گواہ صفائی کے مجرد بیان سے گواہان رویت کے چشم دید واقعات اس وجہ سے بھی محو نہیں ہو سکتے کہ قانوناً شہادت اثباتی کو شہادت نفی پر ہر طرح حق ترجیح حاصل ہے اس لئے منصفی نے اس شہادت صفائی کو ناقابل التفات قرار دے کر ملزم کو مرتکب جرم منسوبہ جو قرار دیا ہے اس سے مجھے بھی اتفاق ہے بنائً علیہ حکم ہوا کہ اپیل نامنظور فقط شرحد سخط مولوی میر نصرت علی ناظم ضلع ناندیڑ۔ ۱۱ تیر ۱۳۴۸ف

التماس دعا۔ خدائے پاک سے دلی دعا ہے کہ بلا پاس مذہب و ملت ہر کسی کو اس موذی نشہ کے چکہ سے بچائے رکھے اور ہر کسی کو ہدایت نیک عطا فرمائے تاکہ وہ بلا پاس مذہب و ملت بلحاظ اخوت انسانی ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھکر مل جھل کر رہیں اور اپنے شاہ عالم پناہ مدظلہ جس کے قلمرو میں بلا لحاظ مذہب و ملت رعایا برایا کو جس قدر آزادی اور آرام و آسائش حاصل ہے اس کی نظیر دوسرے ممالک غیر سے ملنا مشکل ہے جس کے ہم دل سے شکر گذار ہوں اور اپنے شاہ رعایا پرور کی عمر و اقبال میں دعا کرتے ہوئے اپنے شاہ ظل اللہ کے سایہ عاطفت میں اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی چین سے بسر کریں۔ فقط

شرحد سخط مولوی میر نصرت علی ناظم عدالت ضلع ناندیڑ۔ نائب صدر انجمن ترک مسکرات مورخہ ۷ دے ۱۳۴۸ف

قطعہ

کر اطاعت تو خدا کی اور رسول اللہ کی + بعد اسکے ہے اطاعت فرض اپنے شاہ کی
حکم قرانی سے یہ ثابت ہوا ہے سربسر + ہے اطاعت فرض ہم پر شاہ آصفجاہ کی

عالم ترک مسکرات

بمبئی کانگریس کمیٹی۔ امتناع مسکرات کی تحریک

۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء۔ آج کانگریس پارٹی کا ایک جلسہ بصدارت جناب پنڈت بی جی کھیرجی سابق وزیر اعظم بمبئی منعقد ہوا۔ جس میں امتناع مسکرات کے متعلق حسب ذیل تحریک منظور کی گئی۔

کانگریسی حکومت کے نافذ کردہ قانون امتناع مسکرات اور اسکی پالسی کو تبدیل کرنے پر یہ کمیٹی سخت ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ (از آندھرا پتریکہ)

مدراس میں امتناع مسکرات کے فوائد

۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء معاصر آندھرا پتریکہ رقم طراز ہے کہ

قانون امتناع مسکرات کا نفاذ کانگریس گورنمنٹ نے کیا ہے۔ صوبہ مدراس کے چار اضلاع میں امتناع مسکرات کی ذیلی انجمنیں کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔ اس خصوص میں رعایا پولیس کو بہت امداد دے رہی ہے اسکے نسبت عالیہ گورنمنٹ نے رپورٹ پر تبصرہ فرمایا ہے۔ امتناع مسکرات سے جرائم کم ہونا خود رپورٹ سے مظہر ہے اس لئے جب ایک عینی مشاہدہ و تجربہ سے رعایا کا ہر طریقہ پر امتناع مسکرات سے فائدہ ہونا ظاہر ہے تو کیوں اس اسکیم کو دیگر اضلاع میں روبہ عمل نہ لایا جائے۔ (از آندھرا پتریکہ)۔

حیدرآباد
دولگوڑہ میں انجمن ترک مسکرات کا پرچار

بتاریخ یکم آبان سنہ ۴۹ ف روز جمعہ بتقریب سری گنیش اچھو حسب خواہش جناب راجو صاحب انجنیر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے بغرض پرچار میجک لنٹرن شو بتلانے مسٹر پی۔ راگھوسندر راؤ روانہ کئے گئے صاحب موصوف نے میجک لنٹرن شو بتلانے سے قبل بزبان تلنگی حاضرین جلسہ سے مخاطب ہو کر اعلحضرت بندگانعالی کے فرمان خسروی مترشدہ ۱۷ ار رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ ھ کا حوالہ دیتے ہوئے کمیٹی صدر انجمن ترک مسکرات کی تشکیل و تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے انجمن مذکور کی پالسی اور اغراض و مقاصد کو بذریعہ طلسمی فانوس بتلاتے ہوئے پینے کے نتائج اور مسکرات کے گوناگوں نقصانات کو ایک موثر پیرایہ میں حاضرین پر واضح کیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی جناب راجو صاحب نے اپنی کوشش سے بالخصوص مزدور پیشہ لوگوں کو کافی تعداد میں جمع کیا تھا حاضرین جلسہ بہت متاثر ہوئے۔ جناب راجو صاحب اس گنیش اچھو کے تقریب میں انجمن کو پرچار کرنیکا موقع دینے اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد طلسمی فانوس کا پروگرام ختم ہوا۔

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے، ورڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات وعام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے ۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونی چاہیئے ۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے ۔ فی پرچہ ۳؍ ہوگی۔

(۵) ترسیل زرو مضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کیجائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے ۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد ۴ نمبر ۲ رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

نوآبادی ترک مسکرات، دبیر پورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات۔ حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات

جلد (۴) ماہ دے سنہ ۱۳۳۶ف نمبر (۲)

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آرومدو اینگار صاحب ایم۔بی۔ای

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔بی۔ای

ریورنڈیٹ ۔ سی ۔ سیاکٹ	جناب سی۔سی۔پال صاحب او۔بی۔ای
جناب راجہ بہادر جسٹس ششیشورناتھ صاحب	جناب نواب یٰسین جنگ بہادر
جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر	جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

سنہری باتیں

شیکسپیر

شراب میں فائدہ کم اور نقصانات بہت زیادہ اسلئے اس

کا استعمال ہرگز نہ کرو۔

گوئٹے

شراب انسان کیلئے قاطع نسل ہے۔

نطشے

شرابی کسی طرح دنیا میں عزت حاصل نہیں کرسکتا۔

لھذا

شراب نہ پیو، نہ چھوؤ نہ کسی کو دو

امریکہ میں ترک مسکرات کا قانون

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

ریورنڈ فرگیوسن نے دوسری ستمبر کو مدراس میں ترک مسکرات پر ایک بہت بڑا دلچسپ لکچر دیا۔ انہوں نے امریکہ میں بہت زمانہ تک قیام کیا ہے۔ لہذا ان کو یہ بخوبی معلوم ہے کہ وہاں ترک مسکرات کے قانون نافذ ہونے کے بعد پھر یہ قانون وہاں کیوں منسوخ کیا گیا۔ انہوں نے اپنے لکچر میں بیان کیا کہ جب یہ قانون پاس ہوا تھا اس وقت منجملہ (۴۸) اسٹیٹس کے (۴۶) نے ترک مسکرات کے قانون نافذ ہونے کی رائے دی تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں تک قوم کا تعلق ہے وہ ترک مسکرات کے موافق ہے۔ چودہ برس تک ترک مسکرات پر عمل رہا۔ اس زمانہ کے وہ مکانات جہاں شراب خواری ہوا کرتی تھی۔ نیویارک میں دریا کے کنارے تمام دوکانیں اور گھر باسٹن فلاڈلفیا اور تمام شہروں کے بدنام مقامات ترک مسکرات کے بعد غائب ہوگئے اور ان جگھوں پر وہ لوگ قابض ہوئے جو کہ اپنا کاروبار جائز طریقوں سے کرنے میں مشغول تھے۔ اس زمانہ میں نو برس تک امریکہ کے ایک بڑے شہر میں قیام تھا جس مدت میں ان کا قیام تھا صرف دو یا تین مواقع ایسے دکھلائی دئیے جن میں شرابیوں نے کچھ گڑبڑ کی تھی اور نشہ سے جن مقدمات کا چالان ہوا ان کی تعداد اتنی کم تھی کہ ان کا شمار انگلیوں پر کیا جا سکتا تھا۔ شفاخانے جو شرابیوں کے علاج کیلئے قائم کئے تھے خالی ہوگئے۔ بہت سے جیل اور پاگل خانے بھی خالی ہو گئے اس زمانہ سے زیادہ کبھی امریکہ میں کاروبار کی چہل پہل نہیں ہوئی۔ کالجوں اور اسکولوں میں طلباء کی تعداد بے حد بڑھ گئی۔ خیرات خانے گھٹ گئے۔ اور لوگوں میں ایک عام فارغ البالی پیدا ہوگئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیوں اس قانون کو منسوخ کو کیا گیا۔ جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ پارٹی پالٹکس کا بن گیا۔ یعنی فرقہ وارانہ سیاسی مسئلہ بن گیا غلطی یہ ہوئی تھی کہ ترک مسکرات کا کام ان لوگوں کے سپرد کیا گیا جو کہ خود شراب کی تجارت کرتے تھے۔ اور جن کو اس سے بڑی آمدنی ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ ان لوگوں نے قانون کی پابندی چھوڑ دی۔ اور جن لوگوں کی مالی غرض اس میں مضمر تھی انہوں نے کثیر روپیہ پروپگنڈوں اور ووٹ لینے میں صرف کیا جن اخباروں کو اس کے اشتہارات سے مدد ملتی تھی ان کو نقصان ہوا تھا وہ بھی بدل گئے نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ پہلے تو اس مسئلہ کی طرف بے توجہی کرنے لگے اور پھر یہ پروپگنڈہ کیا کہ ترک مسکرات کامیاب نہ ہووے۔ جن

لوگوں کا انتخاب بذریعہ ووٹ ہوا تھا ان لوگوں نے ووٹ دیتے وقت وعدہ لے لیا کہ وہ اس قانون کو منسوخ کرانے میں مدد دینگے۔ جب ان لوگوں کا انتخاب ہوگیا تو انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب قانون منسوخ ہوگیا تو ایک سال میں شراب کے بل کی مقدار جو کہ لوگوں نے خریدی تھی تین ہزار ملین ڈالر ہوگئی جس کے معنی یہ ہیں کہ تقریباً ۵۰۰ کروڑ روپیہ لوگوں کا اس میں لوٹا گیا ۔ اگر پرانا قانون قائم رہتا کس قدر تجارت پھیلتی پھر لوگوں پر اس کا یہ اثر ہوا کہ اُن کے خیالات بدل گئے ہیں۔ حال میں جو انتخابات ہوئے اُن میں منجملہ ۷ ہزار انتخابات کے ۵ ہزار ایسے تھے جو ترک مسکرات کے حامی ہیں۔ اب اس کی کوشش کی جارہی ہے کہ لوگوں کو اس پر آمادہ کیا جائے۔ ترک شراب سے جو نقصان ہوتا ہے اس کی تلافی کسی ایک محصول سے کردیں تاکہ بنی نوع انسان میں جو افلاس اس کی وجہ سے ہوا ہے اس کی تلافی ہو۔

غذا اور شراب

غذا

ایک تندرست آدمی کیلئے جتنی پہلے درکار ہوگی اتنی ہی بعد میں بھی درکار ہوگی۔ وقت گزرنے سے غذا کی مقدار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

شراب

پہلے تو کوئی اثر پیدا کرے گی۔ لیکن بعد میں اتنا ہی اثر پیدا کرنے کے لئے اتنی شراب کافی نہ ہوگی بلکہ دن بدن اور زیادہ درکار ہوگی۔

غذا

کے استعمال سے جسمانی اور دماغی قوت بڑھتی ہے اور کوئی مضرت اثر نہیں پڑتا

شراب

کے استعمال سے نہ صرف وہ قوتیں زائل ہوجاتی ہیں بلکہ شراب صحت کے حق میں سم قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

شراب کی بُرائیاں

جناب سید اشرف حسین صاحب عابدی

یہ امر مغربی و مشرقی طبی تحقیقات سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شراب انسان کے دل و دماغ پر مضر اثرات ڈالتی ہے۔ ہم نے آج تک نہیں سنا کہ شراب سے کسی کو فائدہ ہوا ہے۔

شراب قدرتی پیداوار نہیں ہے بلکہ مصنوعی طریقہ سے بنائی جاتی ہے شراب میں الکحل کا جز بھی شامل ہے۔ جس کے متعلق سائنس کے ماہرین کا کہنا ہے کہ الکحل ایک زہر قاتل ہے۔ جس کے ثبوت میں ہم یہ مثال پیش کر سکتے ہیں اگر مچھلی کو ایک برتن میں رکھا جائے جس میں پانی بھرا ہوا ہو اور اس میں تھوڑی سی شراب ڈالی جائے تو وہ فوراً مر جائے گی۔ بالکل اسی طرح جسم انسانی پر بھی شراب کا اثر ہوتا ہے۔ اور شراب کے پینے والے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ مثلاً لقوہ۔ گردوں میں ورم۔ تپ دق۔ نمونیا۔ سرسام۔ جنون وغیرہ اور اکثر شراب کا اثر دماغ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر شرابی خرابی دماغ کی وجہ سے پاگل ہو جاتے ہیں جس کا علاج تقریباً ناممکن ہے۔ شراب کا اثر خود شرابی کی ذات پر ہی نہیں پڑتا بلکہ اس کی اولاد بھی طرح طرح کے امراض کا شکار ہوتی رہتی ہے۔

اگر انڈے کی سفیدی میں تیز شراب ڈالی جائے تو وہ فوراً جم جائے گی۔ جیسے گرم پانی میں یا گرم لوہے پہ ڈالنے سے جم جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح شراب معدہ میں پہنچ کر ہضم بھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خون میں مل کر بھی شراب ہی رہتی ہے۔ جو شخص بھی پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے اُس کا معدہ فوراً شراب کو باہر نکال دیتا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں۔

صحت جسمانی کی شراب دشمن ہے۔ نشہ کی حالت میں آدمی ناشائستہ حرکات کرنے لگتا ہے اور حلال و حرام میں اُسے کوئی تمیز نہیں رہتی۔ اکثر جو خاموش رہنے کے عادی ہیں وہ فضول بکواس شروع کرتے ہیں۔ غرض نشہ کی حالت میں طرح طرح کے حیوانی حرکات سرزد ہوتے ہیں۔

اکثر لوگ حالت نشہ میں جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ان پر شہوانی مادہ بہ سبب نشہ غالب رہتا ہے۔ ہر انسان عقل سلیم رکھتا ہے اگر وہ سوچ بچار کرے تو آسانی سے معلوم کر سکتا ہے کہ شراب کسی صورت میں بھی انسان کیلئے فائدہ بخش نہیں ہو سکتی۔

شراب کے استعمال سے زندگی کم ہوجاتی ہے

بیمہ کمپنی والوں نے اس بات کو معلوم کیا ہے کہ شراب پینے والے اوتنے دن تک زندہ نہیں رہ سکتے جتنے دن شراب نہ پینے والے زندہ رہ سکتے ہیں۔ مذکورہ بالامثال سے واضح ہوتا ہے کہ شراب پینے والے خود اپنی زندگی کو کم کرتے ہیں اور موت سے پہلے مرجاتے ہیں۔

شراب کے ایک دو نہیں سینکڑوں نقصانات ہیں۔ کوئی عقلمند شخص ان تمام وجوہات کے ہوتے ہوئے کبھی شراب پینا گوارا نہیں کرے گا۔

کثرت اموات اور قلت ولادت شراب نوشی کا نتیجہ ہے۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ شراب پینے کے بعد ایک قسم کی بے خودی طاری ہوتی ہے۔ اور غم والم تھوڑی دیر کے لئے دور ہوجاتے ہیں۔ اُن کا یہ کہنا سراسر غلط ہے میرے خیال میں غم والم دور نہیں ہوتے بلکہ جگر میں ناسورا ور زندگی کی بیخ کنی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے پاک مذہب نے بھی کئی جگہ کہہ دیا کہ شراب حرام ہے۔

ہر حیدرآبادی کو چاہیئے کہ وہ اپنی صحت کی خاطر شراب سے احتراز کرے اور کبھی اس لال بوتل والی کو اپنے منھ سے نہ لگائے۔

بھائیو! جب تم دیکھتے ہو کہ اس کے قریب ہونے سے سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے تو پھر کیوں اس کے قریب جاتے ہو۔ اور طرح طرح کی ذلتیں برداشت کرتے ہو۔ اس سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

حیدرآباد دکن کی انجمن ترک مسکرات قابل مبارکباد ہے کہ اُس نے مسکرات کی برائیوں سے پبلک کو آگاہ کردیا۔ ہر حیدرآبادی کا فرض ہے کہ وہ انجمن کی ہر طرح امداد کرے۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۸)

اخیر میں اس امر کا تذکرہ بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ترک مسکرات کی امداد کے خاطر عمدہ خوشنما بٹن تیار کئے گئے ہیں جو معمولی قیمت پر برائے فروخت موجود تھے۔ ان میں ایک ایک شیشہ توڑتے ہوئے ایک دست غیب بتایا گیا ہے۔ اور انگریزی ابتدائی حروف سے مرکزی انجمن ترک مسکرات لکھا ہوا ہے۔ ان طریقوں سے انجمن کیلئے پوری ہمدردی حاصل کیا سکتی ہے۔

جناب ڈاکٹر سیادت علیخان صاحب۔ مددگار معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ

ترک مسکرات کے متعلق بائیسویں بین الاقوامی کانگریس

پایہ تخت فن لانڈ ہلسنکی میں اس کانگریس کا اجلاس ۳۰/جولائی سے ۴/اگست ۱۹۳۹ء تک ہوا مختلف یوروپی ممالک سے سات سو کے اوپر نمایندے اسمیں شریک ہوئے تھے۔ صدارت ہز ایکسلنسی سلاٹ میکر ڈی برون وزیر اعظم فن لانڈ نے کی کاروباری جلسہ میں صدر موصوف کو دوبارہ صدر منتخب کیا گیا۔ اور ڈاکٹر کونٹلی (جرمنی) مسٹر اکسلمان (سوئیڈن) اور ڈاکٹر ویکس (برطانیہ) نائب صدر منتخب ہوئے مختلف کمیشنوں کے رپورٹس پڑھی گئیں۔ مسٹر سیسل ہیتھ کی رپورٹ کا جو موٹر ٹرافک پر تھی بہت اثر ہوا۔ اور یہ توقع پیدا ہوئی کہ فن لانڈ میں بھی مسکرات سے اجتناب کرنے والے۔ موٹر چلانے والوں کی ایک انجمن ونیز ایسی ہی ایک بین الاقوامی انجمن بہت جلد قائم کیجائے گی۔ کانگریس کے معاشرتی اور تعلیمی اجلاس نہایت ہی دلچسپ تھے۔ یہاں چند نمایاں امور کا ذکر ہی ممکن ہے۔ مس۔ ای۔ بی برتیان صدر شعبہ فعلیات (اسٹراسبرگ) نے اپنا ایک تحقیقاتی مقالہ پڑھا۔ موصوفہ اس پر ۱۹۳۳ء سے تحقیقات (ریسرچ) کر رہی تھیں۔ جس کی بنا پر وہ معین طور پر یہ کہنے کے قابل ہوئی ہیں کہ۔

”تھوڑی یا بہت محنت کرنے والے حیوان کے جسم پر الکحل کا نسبتاً اتنا اثر نہیں ہوتا ہے جتنا کہ آرام پسند شخص پر۔ الکحل سے اعضائی قوت (انرجی) پیدا نہیں ہوتی۔ الکحل پینے کے بعد قوت کارکردگی کم ہوجاتی ہے۔ الکحل سے جسم میں حرارت نہیں پیدا ہوتی۔“

”الکحل اور اعلیٰ معیار زندگی“ پر بحث کرتے ہوئے فن لانڈ کے ڈاکٹر ہارماجانے ان اعداد و شمار کی توثیق کی جو انگلستان میں شائع ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ

”غربا ہی میں ہم ترک مسکرات کو بہت کامیابی ہوئی اور غربا ہی کی امداد سے منشیات کے خلاف مہم جاری رکھنا ممکن ہوا ہے۔ ہماری راہ میں سب سے بڑی دشواری یہ ثابت ہوئی ہے کہ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ معیار زندگی والے طبقہ سے ترک مسکرات یا کامل اجتناب مسکرات کو کوئی امداد نہیں ملتی ہے۔“

بحث میں ڈاکٹر ویکس نے بتلایا کہ امریکہ۔ انگلستان اور ویلس میں اعلیٰ اور معزز پیشہ والے طبقہ ہی میں

جسے پینے کی مقدرت ہوتی ہے شرح اموات زیادہ ہے۔ جگر کے امراض بہت عام ہیں۔

جرمن نمائندوں میں مسٹر چی اسٹاک جو اولمپیہ چامپین ہیں کہا کہ "تربیت کے معنی صرف حصول فنی معلومات نہیں ہیں۔ بلکہ شخصیت و کردار و سیرت کے حاصل ہونا بھی ... الکحل اور تمباکو سے مردانہ کھیلوں کی قابلیت ہمیشہ کم ہوجاتی ہے۔ الکحل پینے سے وقت ضرورت ضروری کام کرنے کا وہ حس جاتا رہتا ہے جو شاید سالہائے سال کی محنت کے بعد پیدا ہوا تھا۔"

مسٹر کورشک نے بیان کیا کہ سو میٹر (ایک میٹر ۳۹ ½ انچ کا ہوتا ہے) کی دوڑ میں تمام دوڑنے والوں اور مشاہدات کا اوسط یہ ہے کہ ایک لیٹر ڈیڑھ پونے دو پائنٹ) بیئر پینے کے بعد ریکارڈ میں دو میٹر کی کمی ہوجاتی ہے یعنی بہ نسبت اس ریکارڈ کے جو بیئر نہ پی کر قائم کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ویکس نے تفصیلی اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ اگر الکحل سے اجتناب کیا جائے تو کارکردگی میں ۱۰ تا ۱۴ فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ انگلستان میں حال ہی کے ایک سال میں ایک کروڑ پچیس لاکھ چوراسی ہزار مزدوروں نے ایک ارب اکتالیس کروڑ پونڈ کی دولت پیدا کی اس میں ۱۰ تا ۱۴ فیصد کا اضافہ کتنی دولت پیدا کرے گا!

کانگریس میں اناث کی بھی کافی نمائندگی تھی۔ اور رپورٹس سے یہ تسلیم کیا گیا کہ اناث مقررین یورپ کے ہر حصہ میں نہایت موثر تقریریں کرتی رہی ہیں اور ان کی دلچسپی اور محنت موجب طمانیت ہے۔

۲

انگلستان کی نیشنل ٹیمپرنس لیگ کا برٹش میڈیکل ایسوسیشن کے ساتھ انھتروان ناشتہ، ۲ جولائی ۱۹۳۹ء کو ابرڈین کی کیالسڈونین ہوٹل میں ہوا۔ مسٹر ایڈورڈ ولیم ورث ڈی۔ پی۔ پی۔ ڈی۔ اور مسٹر ورٹ نے لیگ کی جانب سے میزبانی قبول کی تھی۔ اور انہوں نے برٹش میڈیکل ایسوسیشن کے اصحاب کو زیر صدارت ڈاکٹر تھامس فریزر۔ سی۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ صدر برٹش میڈیکل ایسوسیشن) خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ جلیل القدر مہمانوں کی اس ہال اور بازو کے ہال میں علی الصبح اتنی کثرت سے صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر مسکرات کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ قابل صدر نے یہ بھی فرمایا کہ اب فن طب میں ایک بڑا تغیر ہوگیا ہے۔ یعنی ڈاکٹر علاج میں الکحل کے استعمال کو ترک کرنے لگے ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے مسٹر وکاری کوپ۔ یم۔ یس۔ ایف۔ آر۔ سی۔ یس۔ یم۔ ڈی۔ بی۔ اے کو اپنا خاص خطبہ پڑھنے کیلئے مدعو کیا۔ جس کے اختتام پر پروفیسر روجر نے مقرر کو مبارکباد دی کہ وہ خطبہ نہایت بیدار کرنے والا۔ اور مسکرات کے اہم مسائل پر شامل تھا۔

مسٹر میاک اڈم اکلس نے کہا کہ یہ ان کا چالیسواں ایسا ناشتہ تھا۔ اور غالباً موجودہ مجمع سابقہ تمام مجمع سے

پرغلبت تھا۔ اور اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس سے ظاہر تھا کہ مے نوشی قوم کیلئے خطرہ ہونے کا احساس عام تھا۔
مسٹر کوپ کے شاندار خطبہ کا خلاصہ دینا ممکن نہیں۔ کیونکہ کسی خلاصہ سے بھی وہ اثر پیدا نہیں ہوگا جو اُن کے خطبہ سے ہوا۔ موصوف نے کہا کہ وہ تمامی عمر مسکرات سے مجتنب رہے ہیں۔ اور وہ اس کو ایک نہایت ہی دانشمندانہ فعل سمجھتے ہیں۔ وہ نہ تو متعصب ہیں اور نہ ان کی خواہش ہے کہ دوسروں کو بُرا کہیں یا اُن پر جبر کریں۔ صرف وہ حسب ذیل سات وجوہات بیان کریں گے۔ جن کی بنا پر وہ ہمیشہ مسکرات سے مجتنب رہے ہیں۔

۱۔ خدا نے مجھے ایسے والدین دیئے تھے جنہوں نے اپنی مثال سے بلا کسی جبر و اکراہ کے مجھے وہ راستہ دکھلایا جو میں راہ راست سمجھتا ہوں۔

۲۔ صحت مند زندگی سے متمتع ہونے مے نوشی ضروری نہیں۔ وہ مریضوں کیلئے بھی ضروری نہیں۔ کیونکہ الکحل اپنی ماہیت کے لحاظ سے پستی پیدا کرنے والی ہے نہ کہ چستی پیدا کرنے والی۔

۳۔ جسمانی تنومندی الکحل سے کمزور ہو جاتی ہے۔

۴۔ الکحل سے قوت فیصلہ قابل لحاظ حد تک کمزور ہو جاتی ہے۔ تیزی وصحت عمل پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ اور عارضی احساس خوش بسری کا بُرا ردعمل ہوتا ہے۔

۵۔ اگر زندگی ایک نعمت اور عمر میں اضافہ قابل آرزو چیز ہے تو کامل اجتناب ضروری ہے۔

۶۔ الکحل کی طلب کے آگے گھٹنے ٹیک دینے سے اتنے انسانوں کا خون ہوا ہے کہ باز رہنے کی قوت رہنے تک اس سے مجتنب ہو جانا ہی ضروری ہے۔

۷۔ مجتنب رہنے سے شخصی مثال کی وہ قوت حاصل ہوتی ہے جس سے کمزور ارادی قوت والے مستفید ہو سکتے ہیں۔ آخر میں مسٹر کوپ نے کہا کہ

"میں قانوناً امتناع مسکرات کا حامی نہیں ہوں۔ لیکن میری رائے ہے کہ قوم کا تعلیم یافتہ طبقہ خصوصاً طبی طبقہ کامل اجتناب کی اپنی شخصی مثال سے عوام پر اتنا اثر ڈال سکتے ہیں کہ اس سے ترک مسکرات کو ایسی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا اخلاقی معیار اس ترک مسکرات سے بلند ہوگا۔ جو جبری قانون کا نتیجہ ہو۔ طبی اشخاص ہی زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ الکحل سے کتنا معاشرتی۔ جسمانی اور اخلاقی نقصان ہو رہا ہے۔ اسی لئے طبی اشخاص کو ایثار سے کام لیتے ہوئے۔ مسکرات سے قطعاً مجتنب رہنا چاہیئے۔"

شراب کا انجام

جناب محمد احسن صاحب (جامعہ پنجاب)

پرکاش ایک متمول اور باعزت گھرانے کا واحد چشم وچراغ ہونے کے علاوہ عالی دماغ اور خوددار آدمی تھا۔ اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے باپ نے اپنی دولت زیادہ تر پرکاش کی تعلیم کیلئے خرچ کر کے بیرسٹری کی ڈگری دلائی۔ شہر میں کافی شہرت ہو چکی تھی اس لئے مقدمات کی طومار رہتی کہ کھانا کھانے کی تک فرصت نہ ملتی۔ ہمیشہ گھر پر موکلوں کی ان گنت موٹریں کھڑی رہتیں۔ بہرحال کچھ عجیب چہل پہل رہتی تھی۔ تھوڑے دنوں میں کافی دولت کا مالک ہوگیا۔ باپ نے اپنی برادری میں سے رادھا نامی لڑکی سے پرکاش کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے رچایا۔ رادھا نہایت ہی خوبصورت اور حد درجہ شریف لڑکی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے۔ ماں باپ اپنے لائق سپوت کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے کیونکہ پرکاش ہی ان کے بڑھاپے کا سہارا تھا۔ اسی کو دیکھ کر جیتے تھے۔

روزانہ شام کے وقت پرکاش تفریح کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ چمن میں ٹہل رہا تھا کہ ایک شیطان صفت دوست سے ملاقات ہوئی پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں اور کچھ گلے شکوے ہوئے پھر دونوں مل کر گھر واپس آنے لگے دوست نے کہا کہ پرکاش بہت دن کے بعد ملے ہو آؤ رسٹورنٹ چلیں کم از کم چار پی لیں۔ پرکاش چاء کا بھی عادی نہ تھا گاہے گاہے کسی کی مجبوری پر پی لیتا تھا۔ آخر کار اُس کو رسٹورنٹ جانا پڑا۔ شریف دوست نوکر سے شراب لانے کو کہا شراب کا لفظ سنتے ہی پرکاش کے ہوش اڑ گئے۔ گھبرا کر پوچھا "کیا آپ شراب پیتے ہیں۔"

دوست۔ نہیں تو۔ عادی نہیں ہوں کبھی کبھی استعمال کر لیا کرتا ہوں چونکہ آج موسم بھی اچھا ہے۔ اس لئے منگوائی ہے۔ میرے خیال میں شراب کوئی بری چیز نہیں۔ خون آور اور فرحت بخش ہے۔ اجی جناب ہم تو کچھ نہیں پیتے یورپ میں تو بچہ بچہ استعمال کرتا ہے۔

پرکاش۔ خیر چھوڑو وہ تو سرد ملک رہا لیکن ہندوستان کیلئے یہ چیز کسی طرح مناسب نہیں۔ یورپ میں بھی بہت سے خدا کے نیک بندے ایسے ہیں جو چھوتے تک نہیں

گاہے گاہے بھی تم پیا نہ کرو　　رفتہ رفتہ طلب نہ ہو جائے

خون آور کی بجائے اس کو خون سوز اور فرحت بخش کی جگہ مضرت بخش کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

جس چیز میں فائدہ کم ہو اور نقصان زیادہ وہ پھر ایسی چیز کے استعمال کرنے سے کیا حاصل۔ اسی لئے ہر ایک مذہب نے اس آبِ جہنم کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے۔ دوست۔ اوہ۔ بہت ہو چکی آپ کی پند و نصیحت چلو پی لو اتنی سی تو ہے پھر آئندہ کبھی نہ پینا۔ پکڑ پکڑا کر آخر کمبخت نے پرکاش کے حلق میں ڈال ہی دی۔ اب روزانہ ایک نہ ایک غنڈہ پرکاش کے ساتھ رہنے لگا۔ یہ لوگ پہلے اپنا روپیہ خرچ کرکے پلانے لگے۔ پارٹیاں ہونے لگیں بہر حال پرکاش بابو کا پینا بہت بڑھ گیا۔ تھوڑے دنوں میں پرکاش کو عادت ہوگئی۔ مقررہ وقت کسی طرح بغیر شراب پئے ٹل نہ سکتا تھا۔ رات بھر دوستوں کا مجمع رہتا خوب جی بھر کے شراب کے دور چلتے۔ پرکاش کا یہ چلن کسی طرح رادھا کو پسند نہ تھا۔ روزانہ اپنے دیوتا کے سامنے جبیں سائی کرتی اور گڑگڑاتی کہ آپ شراب چھوڑ دیجئے۔ مگر پرکاش بابو کہاں چھوڑ سکتے تھے۔ انہوں نے بیوی اور بوڑھے ماں باپ کے کہنے کی کوئی پروا نہ کی برابر اپنے ملعون شغل کو جاری رکھا۔

اب یہاں سے ان کی صحت کے ساتھ ساتھ دولت کو بھی زوال ہونا شروع ہوا۔ دن رات کے پینے سے دماغ میں کچھ خلل واقع ہوگیا۔ دن بدن موکلوں کی تعداد میں کمی ہوتی گئی۔ شہر بھر میں جس قدر معزز و عالی دماغ مانا جاتا تھا اتنی ہی وقعت گھٹ گئی۔ جس وقت نشہ سر میں چڑھا ہوتا اپنی غمگسار بیوی اور مہربان والدین کو گالیاں سناتا۔ جس گھر میں مسرت و شادمانی نظر آتی تھی۔ اب اس گھر میں افلاس اور مصیبت کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ اسی غم نے پرکاش کے والدین کو عدم کا راستہ دکھایا۔ مگر شراب کچھ ان پر ایسی غالب تھی کہ پرکاش پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن نیک بخت رادھا نے اپنی خدمت میں کوئی کمی نہ کی۔ روزانہ نشہ کی حالت میں اس کو ہزاروں صلواتیں سنا دیتا۔ کبھی کبھی بری طرح مار پیٹتا۔ جب نشہ کافور ہو جاتا تو خود ہی پشیمان ہوتا۔ نقد دولت ختم ہو جانے کے بعد سارے زیورات ساہوکاروں کے نذر ہوگئے۔ قرضداروں کا تقاضا شدت سے جاری تھا۔ مکاندار روزانہ کرایہ کا تقاضا کرتا کہ چھ ماہ کا کرایہ چڑھ گیا ہے۔ آخر ادائی کی کیا صورت ہوگی۔

پرکاش کو اب ہر طرف سے پریشانی ہی پریشانی نظر آنے لگی۔ لیکن پھر بھی غم غلط کرنے کیلئے رات میں خوب شراب پی کر گرتے پڑتے گھر آیا آتے ہی رادھا کو بلا کسی خطا و قصور کے اس قدر مارا کہ بیچاری کا دم ہی نکل گیا ایک دم نشہ کافور ہوگیا دھڑام سے زمین گر پڑا کچھ دیر بعد اٹھا اور اپنے آپ پر خوب ملامت کی کہ اگر میں شراب نہ پیتا تو میرے ماں باپ اور بیوی اور عزت کا یہ برا حشر نہ ہوتا۔ اپنی زندگی کو فضول جان کر خودکشی کر لی۔

ہو سکتا ہے یہ قصّہ تمام

(کلیم الہ آبادی)

سن رہا ہوں عنقریب آنے کو ہے دورِ خزاں
لٹنے والی ہے کوئی دم میں بہارِ گلستاں
چپہ چپہ پہ بنے میخانہ کا ہے ماتم کناں
بادہ کش ہیں مضطرب بے چین ہیں پیر و جواں
ہر کس و ناکس جہاں کا اس کو ڈہا دینکو ہے
اس کی ہر ایک شے کو مٹی میں ملا دینکو ہے
سچ اگر پوچھو جہاں میں بانی شر ہے شراب
کاش اہل ملک کرلیں اب بھی اس سے اجتناب
دہر سے عنقا اگر ہو جائے یہ خانہ خراب
میں تو کہتا ہوں صحیح معنوں میں ہو ایک انقلاب
وجہ ذلت کہہ چکا ہے اس کو ہر ذی احتشام
بھیجتا ہے اس پہ صد نفرین آج ہر خاص و عام
کون ہے ایسا جہاں میں اس میں ہو جسکو کلام
شرم کر مسلم کہ اس کو کہہ چکا ہے تو حرام
مئے پرستی چھوڑ میخانہ میں جانا چھوڑ دے
چھوڑ دے للہ مئے کو منھ لگانا چھوڑ دے
سچ اگر پوچھو ہے برہم اس سے عالم کا نظام
ملک میں ہر سمت ہے برپا اسی سے قتل و عام
دور ہو سکتی ہے یہ لعنت بہ حسن اہتمام
تو اگر چاہے تو ہو سکتا ہے یہ قصہ تمام

بندش شراب کے قوانین

پالیسی

حکومت بمبئی کا ایک اعلان بابتہ ۱۹۳۹ء مظہر ہے۔

الف۔ بندش شراب کے بمبئی اور اس کے نواح میں نفاذ قوانین پر کسی اجازت نامہ کی تجدید نہ کی جائے گی جو ملکی شراب غیر ملکی شراب افیون بھنگ اور چرس کے متعلق ہوگا۔

ب۔ موجودہ پابندیوں سے زیادہ سخت پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

کسی الکحل آمیز مایع۔ خالص الکحل۔ ایسی خوشبو اشیا جن میں الکحل ملا ہو ان سب کو قبضہ میں رکھنے بھیجنے یا تیار کرنے کیلئے اجازت نامہ نہایت ضروری ہے۔

وسیع پابندیاں

الف۔ دستکاری یا کسی دوسری صنعت میں الکحل آمیز اشیا کے استعمال پر زیادہ پابندیاں عائد ہونگی ہوٹل۔ رسٹوران۔ کلب وغیرہ میں اور اراکین کلب کو عطا شدہ اجازت نامے منسوخ کردیئے جائیں گے۔

ب۔ شراب کے وہ ٹھوک فروش جنہیں "تجارت اور درآمد" کے اجازت نامے حاصل ہیں انہیں صرف امتناعی رقبہ کے باہر شراب کی ترسیل کرنے کی اجازت دیجائیگی و محکمہ آبکاری کی سخت ترین نگرانی کے تحت ہوگی۔

ج۔ بندش کے نفاذ کے وقت ایسا آدمی قانوناً مجرم ہوگا جس کے پاس اجازت نامے کے بغیر ملکی یا غیر ملکی شراب۔ بھنگ۔ چرس۔ گانجا۔ افیون اور چنڈو برآمد ہو۔

د۔ ایسا آدمی بھی قانوناً مجرم ہوگا جس کے پاس سند یافتہ حکیم ڈاکٹر یا وید کے اجازت نامے کے بغیر کوئی الکحل آمیز یا منشیات کے قسم کی دوائی درآمد ہوگی۔ اگرچہ حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ منشیات کا استعمال خواہ کسی صورت میں ہو۔ تہذیب و تمدن کے خلاف ہے مگر انہیں احساس ہے کہ مغربی تہذیب اسے مضر قرار نہیں دیتی ہے۔

اجازت نامے

الف۔ اس لئے خارجی شراب کیلئے بیرونی آدمیوں کو اجازت نامے دیئے جائیں گے جو ہندوستان میں عارضی طور پر مقیم ہوں گے۔ حکومت بہرحال چاہتی ہے کہ ہندوستان میں مستقل اقامت پذیر یورپین اس اہم فریضہ میں ہندوستانی عزم و مقصد کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ چنانچہ اجازت نامے صرف غیر ایشیائی ساکنوں کو دیئے جائینگے۔

ب۔ ہندوستانی توطن پذیری یا سکونت کے سلسلے میں ہدایات مکمل طور پر بعد میں شائع ہوں گی۔ مگر عام طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جس آدمی کے غیر ایشیائی والدین ہوں جس کی تعلیم ایشیا سے باہر ہوئی ہو اور جو ہندوستان سے جانے کے بعد بھی ایشیا سے باہر اقامت اختیار کرنے والا ہو اسے غیر ایشیائی ساکن کہا جائے گا۔ اس سے ہندوستان کے مقیم یوروپین اور دوسرے ایشیائی ممالک کے لوگ مستثنیٰ ہیں۔

ج۔ اجازت ناموں کے حصول کیلئے کلکٹر آف بمبئی کو درخواستیں دی جائیں گی جو ایک معین تاریخ تک دفتر آبکاری سے حاصل ہو سکتے ہیں درخواست دہندہ کو اپنی غیر ایشیائی ہونے کا اعلان کرنا پڑے گا۔ اور بوقت ضرورت شہادت بھی پیش کرنی ہوگی۔

د۔ حکومت اجازت نامے کی تنسیخ یا انکار کا حق اپنے لئے محفوظ رکھتی ہے۔ اگر کسی آدمی کیلئے ایسا کرنا اس کے نزدیک مناسب ہو۔

شراب کی مقدار کی اجازت طریق خرید وغیرہ کے سلسلے میں ہدایات بعد میں دی جائیں گی۔

مذہب اور شراب

الف۔ حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ بعض مذاہب کی بعض رسموں میں شراب ضروری سمجھی جاتی ہے حکومت کا کسی مذہبی رسم یا اعتقاد میں مداخلت کا کوئی خیال نہیں ہے۔ چنانچہ حکومت ہر ایسی درخواست پر غور کرنے کیلئے تیار ہے اور مخصوص تحفظات کے تحت مخصوص مقدار شراب کے استعمال کی اجازت دینے پر آمادہ ہے۔ بشرطیکہ ایسی درخواستیں ایسے مذاہب سے باقاعدہ اور آئینی اصول پر وصول ہوں۔

ب۔ حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ کئی آدمیوں کے گھروں میں بیماری وغیرہ کے خوف سے حفظ ماتقدم کے طور پر ہمیشہ برانڈی کی مخصوص تعداد رکھتے ہیں۔ بندش شراب کے تحت اس کی ممانعت نہ ہوگی بشرطیکہ سند یافتہ حکیم، ڈاکٹر، یا وید سے صداقت نامہ حاصل کر لیا جائے اور ضرورت کیلئے چار اونس سے زیادہ گھر میں نہ رکھی جائے۔

ج۔ جن ادویات میں الکحل شامل ہوتی ہے وہ خواہ مغربی ہوں یا مشرقی دواخانہ سے کسی کو مل سکیں گے بشرطیکہ سند یافتہ اور مندرج شدہ حکیم، ڈاکٹر یا وید کا نسخہ اس کے پاس ہو ایسے نسخے دواخانہ میں محفوظ رکھے جائیں گے اور محکمہ آبکاری ان کی وقتاً فوقتاً جانچ کرے گا۔ اس رعایت کے غلط استعمال کو روکنے کیلئے مناسب تدابیر اختیار کی جائینگی۔

دوا فروشوں کا فرض

الف۔ تمام دوا فروشوں کو جو نسخوں کے مطابق الکحل اور شراب آمیز ادویات کی مکمل فہرست رکھنی ہوگی۔ اس کی نگرانی محکمہ آبکاری باقاعدہ کرے گا۔ اسی طرح وہ اطباء جو ایسی ادویات فروخت کرنا چاہتے ہیں ان ادویات کا مکمل حساب وغیرہ رکھیں گے۔

ب۔ دفاعی فوجوں کیلئے شراب کی فراہمی وغیرہ کا بالکل علحدہ انتظام رہے گا۔

ج۔ شراب کے ایسے تاجر جو امتناعی رقبہ کے باہر شراب کی ترسیل کیلئے اسٹاک رکھتے ہوں انہیں کو فروخت کی اجازت ہوگی مگر وہ براہ راست محکمہ آبکاری کے تحت ہوں گے اور ان کی نگرانی کرنے والے ملازمین آبکاری کو تنخواہ وغیرہ وہی تاجران دیں گے۔

د۔ ایسا آدمی جو یکم اگسٹ تک تحت اجازت نامہ شراب رکھتا ہو یا اس کے پاس ناجائز شراب ہو اس کا فرض ہے کہ یکم اگسٹ سے اُسے گورنمنٹ کے پاس رکھا دے اور وہاں سے اجازتنامہ کی مخصوص مقدار کے مطابق حاصل کیا کرے۔ اور اُسے وہ ممنوعہ رقبہ کے باہر نہ لیجا سکیگا۔

بربریت سکھائی جاتی ہے
آدمیت مٹائی جاتی ہے
تیرے مے خانہ میں اے ساقی
زندگانی بہائی جاتی ہے

صبا متھراوی

غمِ فانی کو کچھ سراب کریں
زندگانی کو کیوں خراب کریں
نشہ آور تمام چیزوں سے
حتی الامکان اجتناب کریں

صبا متھراوی

تمباکو نوشی کے نقصانات

جناب محمد یوسف صاحب فاروقی متعلم بی۔ اے

یورپ۔ عرب اور ہندوستان میں تمباکو نوشی سترہویں صدی عیسوی سے رائج ہو چکی ہے۔ گو کہ اس کے مضر اثرات کی بناء پر ابتداہی سے مختلف طریقوں پر اس کی روک تھام کی گئی لیکن پھر بھی اس کی ترقی پر قابو نہ پایا جا سکا۔

قاعدہ ہے کہ بری چیز جلد اپنا اثر کرتی ہے۔ اور اس کو دور کرنا اتنا ہی زیادہ مشکل بھی ہوتا ہے۔ مختلف فرمان رواؤں اور مذہبی پیشواؤں اور مقتدر اصحاب نے اپنے مختلف فرامین احکام امتناعی اور فتووں وغیرہ کے ذریعہ اس برائی کو روکنے کی کوشش کی لیکن یہ سب اپنی کوششوں میں ناکام رہے ۱۶۳۴ء میں تو روس نے تمباکو نوش حضرات کیلئے ناک کاٹ دینے کی سزا نافذ کر دی تھی۔ نیز یورپ کے اکثر مقامات پر ۱۸۴۰ء تک سر راہ سگریٹ پینے کی ممانعت تھی۔

تمباکو کا سب سے مضر جز "نکوٹین" ہے۔ جل جانے کے بعد بھی اس کے زہریلے اثرات دھوئیں میں باقی رہتے ہیں۔ نکوٹین میں پرسک ایسڑ ایلونیا اور سلیفورک ترشہ ہوتا ہے۔ جو اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ کسی پرند کی چونچ پر جو بے حد سخت ہوتی ہے گر جائے تو فوراً ہلاک کر دیتی ہے۔ اگر کوئی چھوٹا سا دو سالہ بچہ بھولے سے کسی سلگتے ہوئے سگریٹ کے پاس پہنچ جائے اور اس کا دھواں اس کی ناک میں داخل ہو جائے تو وہ بیہوش ہو جائے گا اور اگر کسی بچہ کو دھوئیں سے بھرے ہوئے کمرے میں صرف بیس منٹ کیلئے چھوڑ دیا جائے تو مر جائے گا۔ اور تمام جسم پر نکوٹین کے زہریلے اثرات نیلے نیلے آبلوں کی شکل میں نمودار ہو جائینگے۔

نکوٹین انتہائی باہمت طبیعتوں کو بھی بزدل بنا دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ اپنا اثر کرتا رہتا ہے۔ اور انسان کو بالکل نحیف و لاغر کر دیتا ہے اس کے دھوئیں کو منھ میں روک رکھنا اور بھی زیادہ مضر ہے کیونکہ جب وہ پھیپھڑوں میں پہنچ جاتا ہے تو آٹھ گنا زیادہ مضر ہو جاتا ہے۔

نکوٹین کے اثر سے کمزوری۔ پسینہ میں زیادتی اور بدبو۔ پژمردگی۔ سستی۔ سانس کے رکنے کی بیماری سینہ میں جلن۔ چہرہ پر زردی۔ جی متلانا۔ نبض کی حرکت میں تیزی۔ ہاضمہ کی خرابی۔ اور آنتوں میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو صفحہ (۴۴))

جناب بی۔ین۔چوبے صاحب
بی اے۔ یل یل بی۔ وکیل ہائیکورٹ

صحت وعافیت وقیام امن رعایا کی فلاح وبہبود مقتضی ہے کہ غربت اور صحت کے مضر اثرات میں آکر جو لوگ مسکرات ونشیات کے عادی ہوگئے ہیں۔ انہیں دھیرے دھیرے سمجھا بجھا کر پہلے اس اُم الخبائث سے ان میں تنفر پیدا کیا جائے اور جب خود رعایا اس کی طالب ہو تو قانوناً مسکرات کا امتناع کیا جائے۔ انجمن ترک مسکرات اپنے قیام کی تاریخ سے اس مقصد میں کوشاں ہے۔

ملک کی زبانوں میں رسالہ ماہواری اجرا کرکے اصول اور اخلاق کی تلقین اور مسکرات سے پرہیز کی ہدایت کرنے۔ لکچر۔ مناظرا ور تصاویر کی نمائشوں کے ذریعہ اہل ملک کو راغب کرنے، دبیر پورہ میں حضرت والاشان نواب معظم جاہ بہادر کے افتتاح کالونی کے بعد عادی غربا کی اپنی عادت سے باز رہنے کے وعدہ پر کمی کرایہ پر مکانات دینے سے یوم ترک ترک مسکرات کے وقت وسیع پیمانہ پر پرچار کرنے۔ اور حال میں نمائش ترک مسکرات کے افتتاح سے انجمن نہایت مفید کام انجام دے رہی ہے۔

حالیہ نمائش کا افتتاح جمعہ ۷/ آذر ۱۳۴۹ف کو مرکزی انجمن کے صدر دفتر میں عابد شاپ کے قریب ہوا تھا۔ الکحل کا اثر ظاہر کرنے کیلئے مختلف سادہ اور رنگین چارٹ استعمال کئے گئے تھے۔ سیندخانہ کا ایک لکڑی کا نمونہ بنایا گیا تھا جہاں بیچنے والوں کی حالت زار بتائی گئی تھی۔ خون معدہ اور دل پر الکحل کا اثر بتایا گیا تھا۔ سب سے زیادہ موثر اور سادہ طریق یہ اختیار کیا گیا تھا کہ ایک طرف دو بوتل سیندھی اور دوسری طرف اس کی قیمت سے خرید کردہ ضروری سامان خورد و نوش رکھا گیا تھا جس سے معلوم ہوسکے کہ جس قدر کو غریب یوں مضر صحت طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کس قدر چاول گیہوں اور جواری اور دیگر سامان خریدا جا سکتا ہے۔ دوسری میز پر شراب کی ایک بوتل رکھی تھی اور اس قیمت میں جو پھل اور میوے خریدے جاسکتے تھے پاس دھرے تھے اور دودھ کی مقدار بھی جو اس قیمت سے خریدی جاسکے بتائی گئی تھی۔

نمائش کا مرکزی حصہ آبادی میں رکھنا یوں تو پسند ہوسکتا ہے مگر جیسا کہ عثمانیہ بلدی جماعت نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا تھا۔ بہتر ہوتا کہ تمام دوکانات نشیات وغیرہ کی یکجا مرکوز کردی جاتیں اور وہاں پر اس قسم کی نمائش کچھ زیادہ دنوں تک چلتی یا اب بھی یہ کیا جائے کہ ہر اڈے کے قریب اس کا نمائش کا مظاہرہ مکرر ہو۔ اس میں شک نہیں کہ نمائش اس طرح پرچار کے کام میں بہت زیادہ موثر ہوگی۔ (بقیہ صفحہ (۷) پر)

عالم ترک مسکرات

ممالک محروسہ سرکار عالی

خیریت آباد

۱۱/آذر ۱۳۴۹ف۔ بہ سلسلہ تہوار دسہرہ زیر اہتمام سرسوتی سماج خیریت آباد میں نورا ترمنائے گئے یعنے نوروز تک مسلسل راتوں میں سماج سدھار سے متعلق ڈرامے مکالمے۔ سرکس۔ لیٹرن شو وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ ۱۱/آذر ۱۳۴۹ف کو رات کے دس بجے جبکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ بجانب صدر انجمن ترک مسکرات راجیانامی قصہ ذریعہ میجک لیٹرن بتلایا گیا۔ مسٹر مانک راؤ نے عام طور پر ترک مسکرات کے فوائد کا ذکر کیا۔

اسی رات کو شاہ علی بندہ آندھرا یوگ سماج کی جانب سے ایک چھوٹی سی تمثیل پیش کیگئی جس میں اچھے گھرانے کے ایک دو افراد کا نشہ باز ہونا اور آہستہ آہستہ اُن کی ناگفتہ بہ حالت ہوجانا۔ بعد میں ترک مسکرات کا پرچار کرکے سنبھل جانا اور تا زندگی اقرار ترک مسکرات کرنا بتلایا گیا۔

شاہ علی بنڈہ

۱۶/آذر ۴۹ف۔ زیر اہتمام دسہرہ سمیلن کمیٹی شاہ علی بنڈہ دھرم ونت ہائی اسکول کے کمپونڈ میں ایک جلسہ عام برائے تبلیغ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ بجانب صدر انجمن ترک مسکرات میجک لیٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ پیش کیا گیا۔

بھوئی گوڑہ

اسی کمیٹی کے زیر اہتمام ۷/آذر ۱۳۴۹ف کو بھوئی گوڑہ میں بھی جلسہ منعقد کیا گیا اور صدر انجمن کی جانب سے لیانٹرن شو کا انتظام کیا گیا۔ ان جلسوں کا خاص مقصد یہی تھا کہ عین تہوار دسہرہ کے دنوں میں عوام کو متنبہ کیا جائے کہ تہوار یا عید کے موقع پر خوشی منانے کیلئے نشہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یوں تو نشہ کا استعمال مذہباً بھی ناجائز ہے خصوصاً اُن دنوں میں جو کسی مہاپرش کی یادگار کیلئے ہوتی ہیں یا کسی خاص مذہبی رسم کو ادا کرنے مقرر ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ پاک وصاف رہیں۔ نہا دھوکر دھلے کپڑے پہننے سے صفائی تکمیل نہیں پاتی بلکہ اصلی صفائی دل کو کدورت سے پاک کرنے میں ہی ہے۔ اور وہ اسی وقت ممکن ہے کہ بُرے عادات بُرے خصائل دور ہوجائیں۔ وہ انسان

جو اپنے ہوا و ہوس کا بندہ ہے نہ حقیقی دنیائی لذت حاصل کرسکتا ہے نہ دنیوی۔
اس لئے اور کسی وجہ سے نہ سہی کم ازکم تہوار و عیدین کے احترام کی خاطر ہی نشہ کا استعمال نہ کریں۔

مریال گوڑہ　　اضلاع ودیہات

معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات مریال گوڑہ کے دفتر سے وصول شدہ مراسلہ نمبر ۱ مورخہ ۵ دے ۱۳۴۹ ف مظہر ہے کہ انجمن ترک مسکرات مریال گوڑہ کا دوسرا جلسہ ۱۹/ آذر ۱۳۴۹ ف کو بصدارت مولوی ہدایت اللہ صاحب منصف تعلقہ ہذا مستقر پر صبح ۸ بجے منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کوئی ۵۰۰ تھی جس میں تقریباً ۳۰۰ ہریجن تھے۔
ایک تو تہوار دسہرہ قریب تھا اور دوسرے ہریجن اس مرض میں زیادہ مبتلا ہیں اس لئے اس جلسہ میں ان ہی پر زور دیا گیا۔ معتمد صاحب انجمن و مسٹر وینکٹیشور گپتا صاحب ڈاکٹر مسٹر کے رام میا صاحب وکیل نے حاضرین کا لحاظ کرتے ہوئے بزبان تلنگی مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا۔
اعلیحضرت بندگانعالی کا مقصد مبارک قیام انجمن ترک مسکرات کو بیان کرتے ہوئے صدر جلسہ نے حاضرین کو ترک مسکرات کرنے کی توجہ دلائی۔ اس طرح جلسہ ۱۰ بجے ختم ہوا۔ چونکہ صدارتی تقریر اردو میں ہوئی تھی اس کا ترجمہ بزبان تلنگی کیا گیا۔ غرض کہ اس جلسہ کا کافی اثر حاضرین نیز ہریجنوں پر ہوا۔ چنانچہ انہوں نے عنقریب مسکرات کو ترک کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

دوکانیں بند رکھی گئیں　　صوبہ جات ہند

ہبلی

یہاں پر بھارت مل نامی ایک گرنی ہے جس میں کئی مزدور کام کرتے ہیں ان کی بہبودی کی خاطر ایک نہایت موثر طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ مزدوری تقسیم ہونے کے دن اور اس کے دوسرے دن سیندھی و شراب کی تمام دوکانیں رکھی گئیں۔ یہ طریقہ ماہ اگسٹ سے جاری ہے۔ چنانچہ ۹ و ۱۰/ ستمبر کو حسبہ منشیات کی دوکانیں بند تھیں۔ مقامی انجمن ترک مسکرات کی جانب سے ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور بھارت مل کے احاطہ میں ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں مسٹر آر۔ دیواکر وغیرہ مسکرات کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے تقریر کئے۔

یادگار قانون امتناع مسکرات

کپسم

یکم اکتوبر ۱۳۴۹ف دن کے ۲ ½ بجے جناب سبرا منیا ریڈی صاحب صدر مدرس مدرسہ وسطانیہ کے زیر صدارت ایک جلسہ عام بہ یادگار قانون ترک مسکرات منعقد کیا گیا جس میں جناب نارائن سوامی صاحب جناب یس فرید صاحب اور جناب ڈی رام برھم صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کالاہستی

۱۷ اکتوبر۔ آندھرا پتریکا کا نامہ نگار خاص رقمطراز ہے کہ کالاہستی ضلع چیتور کا ایک مشہور و مقدس مقام ہے اس ضلع میں قانون امتناع مسکرات کا نفاذ ہوکر ایک سال ہوا۔ اس کے خوشگوار اثرات کی یادگار میں ایک جلسہ منایا گیا جس میں امتناع مسکرات، پولیس و عدالت کے عہدہ دار اور طلباء، اساتذہ شریک رہے۔

وزیر مال۔ وزیر آبکاری کا دورہ

حکومت مدراس کے وزیر مال آنریبل پرکاشم اور وزیر آبکاری آنریبل منی سوامی پلے نے بعیت پروہیبیشن آفیسر سٹر نارائن سوامی ماہ اگسٹ میں ضلع کڑپا کا دورہ فرمایا۔ کڑپا۔ ویملا۔ اینگلور۔ نندیالی وغیرہ کئی مقامات پر وزرا نے حاضرین کو مخاطب فرمایا۔ علاوہ ان مقامات کے اثنا راہ میں کئی مواضعات پر ان کا استقبال کیا گیا جہاں انہوں نے حکومت کے نافذ کردہ زرعی قوانین خصوصاً قانون ترک مسکرات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اثرات کو معلوم کرنے کی کوشش کی۔

ویملا

استقبال کرنے اور تقریریں سننے کیلئے مردوں سے زیادہ عورتیں اور بچوں کا جمع ہونا دیکھکر وزیر آبکاری نے مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ گزشتہ اکتوبر کو جب قانون نافذ کیا گیا تھا یہاں پر عورتوں کی جانب سے پیش قدمی نہیں کیگئی تھی۔ مگر آج جب کہ ان کے مردوں کی کمائی کا وہ پیسہ جو نشہ بازی میں صرف ہوتا تھا پس انداز

ہونے کی وجہ انکے گھریلو ضروریات کی تکمیل میں آرہا ہے۔ اپنی خوشی کا اظہار کرنے کیلئے جمع ہیں۔ آخر میں انہوں یہ بھی کہا کہ ضلع کڑپا میں اس قانون کی کامیابی دیکھنے پر دیگر اضلاع میں بھی اس قانون کو نافذ کرینگی ہم ہمت کر رہے ہیں تاہم عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مردوں کو نشہ سے دور رکھنے میں ہوشیاری کے ساتھ مشغول رہیں۔

انگلور

یہ تعلقہ پلی ویندلہ کا بڑا موضع ہے وزرا کے دورہ کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں وزیر آبکاری نے امتناع مسکرات کی اہمیت بتلاتے ہوئے کہا کہ یہ فخر مدراس کو حاصل ہے کہ خصوصاً اس معاملہ میں وہ دیگر صوبہ جات سے پیش پیش ہے۔ آخر میں انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ آنریبل راجہ گوپالاچاری وزیر اعظم مدراس کی یہ عین خواہش ہے کہ سال آئندہ (۷) اضلاع میں اس قانون کو نافذ کیا جائے۔ اس طرح کل دس اضلاع میں کامل امتناع کا عمل درآمد ہوگا۔

آنریبل ٹی پرکاشم وزیر مال نے پروہی بیشن آفیسر سے بعد دریافت یہ معلوم کیا کہ سارے پلی ویندلہ تعلقہ میں (۱۰) جرائم ہوئے جنکے منجملہ انگلور میں صرف ایک جرم سرزد ہوا۔ ان اعداد کو پیش کرتے ہوئے وزیر مال نے بدوران تقریر اظہار حیرت کیا اور کہا کہ جو وقت اور محنت ہم نے اس دورہ میں صرف کیا ہے وہ بیکار نہیں گیا۔ اور ان لوگوں کو عملاً معقول جواب ملا ہے جنہیں ضلع کڑپا میں قانون امتناع مسکرات کی کامیابی پر شبہ تھا عوام کی مستقل مزاجی کا شکریہ ادا کرنے پر تقریر ختم ہوئی۔

نڈجالی

انڈلور۔ نلاپلی اور مدنور وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے وزرا نے نڈجالی میں مقام کیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں امتناع مسکرات نہایت کامیاب رہا۔

ایک بڑے درخت کے سایہ میں جلسہ ترتیب دیا گیا وزیر آبکاری نے حکومت کے اصلاحی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو یقین دلایا کہ وہ تمام رعایا کو بلالحاظ مذہب وملت ایکساں مفید ہے مسلم خواتین کا کثیر تعداد میں شریک ہونا دیکھکر وزیر موصوف نے اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا شہروں کی حالت کچھ ہی ہو مگر دیہات کا یہ حال دیکھکر فخر کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلمان مثل ایک مشترکہ خاندان کے ارکان کے رہتے ہیں۔ وزیر مال کے تقریر پر جلسہ ختم ہوا۔

ٹینکچور

یہ موضع اس مسلسل دورہ کا آخری مقام تھا۔ یہاں پر وزرانے باشندگان ضلع کڈپا کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے حکومت سے تعاون عمل کرکے قانون امتناع مسکرات کو کامیاب بنایا۔

واردات حادثات میں کمی

بمبئی

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں قانون امتناع مسکرات نافذ ہونے کے بعد سے شہر میں جھگڑا اور چاقو گھونپنے کی وارداتیں ۳۰ فی صدی کم ہوگئی ہیں۔ موٹر کے حادثات میں بھی نمایاں کمی ہوگئی ہے۔ مزدوروں پر اس کا خوشگوار اثر پڑ رہا ہے۔ اور نوجوان ایک جماعت کی حیثیت سے تحریک امتناع کے نفاذ پر جوش ہیں۔

عام خبریں

تعلقات پرکال ورمہادیپور میں متفامت ہنگام

ہمیں افسوس ہے کہ "امساک باراں کی وجہ سے متعدد رقبوں کو "متاثرہ" قرار دینا پڑا ہے اب سرکاری طور پر کریم نگر سے یہ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ تعلقات پرکال و مہادیپور کے بعض مواضعات امساک باراں سے متاثر ہوئے ہیں۔ جناب ڈائرکٹر جنرل صاحب مال نے اپنے حالیہ دورہ میں ان مواضعات کا معائنہ فرمایا اور اب پیشگاہ خسروی سے یہ فرمان صادر ہوا ہے کہ تعلقات پرکال و مہادیپور کے متعلق یہ اعلان کر دیا جائے کہ وہ "متاثرہ رقبے" ہیں۔"

کلورین سے صاف کیا ہوا پینے کا پانی

حالات جنگ کی وجہ سے بازاریں کلورین کی بہت کمی ہوگئی ہے اور اس لئے یہ ضرورت محسوس کیگئی ہے کہ شہر حیدرآباد میں پینے کا جو پانی مہیا کیا جاتا ہے اس میں کلورین کی مقدار میں معتدبہ کمی کردی جائے ممکن ہے کہ حالات کے تحت آئندہ پانی کیلئے کلورین کا استعمال بالکل ہی بند کر دینا پڑے اس لئے پبلک کیلئے بہتر ہوگا کہ وہ جملہ احتیاطی تدابیر مثلاً پانی کو استعمال سے پہلے جوش دینا وغیرہ اختیار کرے۔

سمندر پار۔

مسٹر سیل ناتھ کوسٹے کی تصنیف ہو کلیمس دی ورلڈ Who claims the world سے برطانیہ عظمیٰ کے متعلق چند اعداد اخذ کئے جاتے ہیں۔ یہ اعداد دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ ان کے دیکھنے کے بعد ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آج برطانیہ جیسے ملک میں دواخانوں کی امداد سے ۲۵ گنا زیادہ اور مذہبی اداروں کے چندہ سے ایک سو گنا زیادہ الکحلی شروبات پر صرف کیا جا رہا ہے جیسے کہ اعداد سے ظاہر ہے برطانیہ میں ۲۵ کروڑ پونڈ یعنی تقریباً (۳۷۵) کروڑ روپیہ مضر صحت اور مخرب اخلاق اشیا پر صرف کرنا۔ جہاں پر اس کے امتناع کے لئے زبردست کوشش جاری ہے نہایت معیوب ہے

اخراجات سالانہ الکحلی شروبات پر	۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ	اخراجات سالانہ فٹ بال پول پر	۵۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ
" " سگریٹ چرٹ وغیرہ پر	۱۲۵،۰۰۰،۰۰۰ "	" " خوبصورتی بڑھانے والی اشیا پر	۷،۰۰۰،۰۰۰ "
" " چاکلیٹ اور مٹھائیوں پر	۵۰،۰۰۰،۰۰۰ "	امداد سالانہ غیر رومی تبلیغی اداروں کو	۲،۵۰۰،۰۰۰ "
" " سینماؤں پر	۵۰،۰۰۰،۰۰۰ "	" " دواخانوں کو	۱۳،۰۷۵۰،۰۰۰ "

کیا اچھا ہوتا اگر پہلی مد کی ساری رقم آخری مد پر صرف کی جاتی۔ تا کہ ملک کی عام صحت و عافیت ترقی کرے۔

مغربی نیگریا (آفریقہ)

یہاں پر ہر سال طلباء میں مضمون نویسی کا مقابلہ ہوتا ہے بہ نسبت گذشتہ اس سال جو مضامین مقابلہ کے بھیجے گئے انمیں سے اکثر جامع اور پر از معلومات ہیں

ان مضامین کے دیکھنے اور مختلف رودادوں اور شاہدوں سے پتہ چلتا ہے کہ منشیات کا استعمال ایک زبردست سماجی برائی ہے مگر افسوس کا مقام ہے کہ اکثر مقامات یہاں پر ایسے ہیں جہاں خصوصاً ایسے دنوں میں زیادہ شراب استعمال کی جاتی ہے جو عبادت کیلئے مقرر ہیں۔ اس کی وجہ یہ محسوس کی جاتی ہے کہ وہاں پر ترک مسکرات کے پرچار کا کافی انتظام نہیں ہے۔

سلسلہ صفحہ (۷)

اس کا کثرت سے استعمال دل کو بعید کمزور کر دیتا ہے۔ رفتار نبض بے ترتیب ہو جاتی ہے قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ نرخرہ سے ملی ہوئی نالی جو تازہ ہوا کو جسم کے اندر پہنچاتی ہے تنگ ہو جاتی ہے اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ عورتوں پر تمباکو اور بھی زیادہ برا اثر رکھتا ہے سب سے مضر اثر یہ ہے کہ ان کے خاص اعضا جن کا تعلق تولید ہے کمزور ہو جاتے ہیں نازک رگیں اس کی تپش سے اپنی تراوٹ کھو دیتی ہیں۔ خون پیدا کرنے والے اعضاء میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے اس کے علاوہ وہ دانتوں کے رنگ کو خراب کر دیتا ہے اور ان پر ایک بد رنگ تہہ چڑھا دیتا ہے۔

ادب ترک مسکرات

۱۸ منتخب کلام

½ کراون سائز ۹۶ صفحات

نفیس کتابت۔ بہترین طباعت

سر مہاراجہ بہادر شاد نواب فصاحت جنگ بہادر

جلیل جیسے عالی مرتبت ہستیوں کے کلام

قیمت صرف ۶ر علاوہ محصولڈاک

ہدیہ نرودھکا گیتا ولی

۳۱۰۔ منتخب تلنگی گیت اور گانے

ہندوستان کے (۹۳) بہترین شعرا کے

تفکرات۔ اعلیٰ ادبی شاہ کار۔ ہر تلنگی داں

کے لئے نایاب تحفہ

قیمت صرف ۴ر

علاوہ محصول ڈاک

پتہ

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط وکتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ر ہوگی۔

(۵) ترسیل زر ومضامین اور جملہ خط وکتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

جلد ۴ نمبر ۳

رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

دسمبر ۱۹۴۹

بہمن ۱۳۵۹ ف

نوآبادی ترکِ مسکرات، دبیرپورہ حیدرآباد دکن

باہتمام صدر انجمن ترکِ مسکرات۔ حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات
حیدرآباد دکن

جلد (۴) ماہ بہمن ۱۳۴۹ف نمبر ۳

رسالہ ترک مسکرات

فہرست مضامین

۱۰ بہمن ۱۳۴۹ف

فلاسفہ رکن

اگر ہم کوئی مذہبی عقیدہ رکھتے ہوں اور اُن امور کا خصوصاً لحاظ رکھیں جو ہمارے اور دوسرے مذہب والوں کے درمیان تفرقہ کا باعث ہیں۔ تو فوراً سمجھ لیجئے کہ ہم غلط راستہ پر اور شیطان کے قبضہ میں ہیں۔ ہم کو زندگی کے ہر لمحہ میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہم دوسروں سے کن کن باتوں میں اتفاق رکھتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اس فکر میں محو رہیں کہ کن کن امور میں ہم میں اور ان میں اختلاف ہے۔ اور جس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم زندگی کے کسی امر میں دوسروں سے متفق ہیں تو فوراً ہی ہم کو وہ کام ان سے ملکر شروع کر دینا چاہئے۔

انسانی دنیا میں ترک مسکرات کی تحریک

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

اس دنیا میں نیک کام کی لہریں کسی مقام پر ختم نہیں ہوتیں۔ ایک مقام کے انسان جب کسی کام کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو اس کا اثر تمام بنی نوع انسان پر پہنچتا ہے۔ خواہ وہ کہیں ہو۔ اس کے اثرات قانون قدرت کے تحت اس طرح سے پہنچتے ہیں کہ اکثر ہم کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ جس طرح سے سمندر میں اگر ایک کنکری ڈال دی جائے تو اس کے ذریعہ جو لہر پیدا ہوتی ہے وہ ہزاروں میل تک چلتی ہے۔ حتیٰ کہ زمین کے کنارے سے ٹکرا کر پھر اپنا اثر کرتی ہے۔ مگر یہ لہر ہماری آنکھوں کو صرف تھوڑی دور تک دکھلائی دیتی ہے۔ اس کے بعد کا اثر آنکھوں کو دکھلائی نہیں دیتا۔ مگر در اصل وہ لہر برابر رواں رہتی ہے۔ اس قانون قدرت میں اگر کسی کو شبہ ہو تو ریڈیو کے کرشموں پر نظر ڈالے۔ ولایت کی پارلیمنٹ میں جب چیمبرلین بولتے ہیں تو در اصل ہوا میں ایک لہر پیدا ہوتی ہے اور وہ لہر ہزاروں میل طے کر کے ایک سکنڈ سے بھی کم وقت میں ہندوستان کو اس طرح سے پہنچتی ہے کہ ہم کو ان کی آواز ریڈیو پر سنائی دینے لگتی ہے۔ یہ قوانین قدرت کے اصول جن سے سبق لینا چاہئے۔ نہ صرف مادہ پر عمل کر رہے ہیں بلکہ روحانی قوت کے اصول بھی اسی طرح سے عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج جبکہ ہندوستان میں ترک مسکرات کی تحریک دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے اس کا یہ اثر ہے کہ حکومت تبت نے نہ صرف چانگ استعمال کرنے کی ممانعت کر دی ہے جو ایک قسم کے جو سے تیار کردہ شراب ہے۔ بلکہ تمباکو نوشی کی بھی ممانعت کر دی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی ترک مسکرات کی تحریک ہندوستان کی ترک مسکرات کی تحریک سے زیادہ وسیع ہے۔ انسان کس قدر بہتر ہو جائے گا جبکہ اس قسم کی تمام مخرب عادتوں سے آزاد ہو کر دنیا میں اپنی اصلی ترقی کی طرف تمام کوششوں کو مبذول کرے گا۔

خدا سے ہماری دعا ہے کہ شراب نوشی کی تحریک عالمگیر ہو جائے اور ہر شخص اس کو ایسی کراہیت سے دیکھنا شروع کر دے جیسے کہ وہ ایک غلیظ و ناپاک چیز کو دیکھتا ہے۔

طب شراب کو جائز نہیں سمجھتا

ڈاکٹر دوست محمد خاں صاحب
ایچ۔ ڈی۔ ایف آئی ایچ اے

بمبئی میں پروہی بیشن بورڈ نے اپنی قابلیت سے طرح طرح کے پوسٹر اور مضامین شائع کئے اور پبلک کو ہر طرح سے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے کہ شراب زہر ہلاہل ہے اور اس کی کوشش ایک حد تک کامیاب بھی ہوتی نظر آ رہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس حکیموں اور ڈاکٹروں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ اپنے مریضوں کو شراب دے سکتے ہیں۔ اس سے لوگوں کا خیال پیدا ہوتا ہے کہ ضرور شراب کوئی اچھی چیز ہے۔ جو کہ ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضوں کو صحت کے لئے تجویز کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اکثر کم فہم پبلک کی زبانی یہ سننے میں آیا ہے کہ جب شراب مریضوں کو اچھا کر سکتی ہے تو تندرستوں کو اور بھی تندرست اور طاقتور بناتی ہوگی اس لئے اگر بمبئی میں شراب نہیں ملے گی تو ہم دوسری جگہ جا کر پی لیا کریں گے اس لئے پروہی بیشن بورڈ کو اس کے تمام نقصانات پبلک کی آگاہی کے لئے شائع کر دینے چاہیں۔

شراب اور صحت جسمانی

شراب کے خواص ظاہر ہیں امریکہ اور یورپ کے بعض ڈاکٹروں میں اتفاق رائے نہیں ہے بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ شراب ام الخبائث ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اگر تھوڑی مقدار میں یا اعتدال سے پی جائے تو مفید ہے۔ مگر یورپ کے اکثر محققین اور مدبرین شراب کو صحت جسمانی کیلئے بہت نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ یورپ میں بھی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو شراب نوشی کے خلاف بڑے بڑے مفید اور موثر لکچر دیتی ہیں۔ اور رسالے و کتابیں چھپوا کر تقسیم کرتی ہیں۔ آج بمبئی میں حکومت نے شراب کو بالکل بند کر دیا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کی افواج جب جرمنی کے خلاف میدان جنگ میں جانے لگیں تو شراب خواری کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سپہ سالار اعظم لارڈ کچنر بہادر نے دلیران و شیران برطانیہ ان کو مخاطب کر کے یہ نصیحت کی تھی کہ حتی الامکان شراب نوشی نہ کریں اور خود ملک معظم نے بھی

ترک مے نوشی کا عہد کر کے خاص و عام کو اپنی بے مثل مثال کی تقلید کرنے کی ترغیب دی تھی اس طرح آج گورنر صاحب بمبئی نے بھی اپنے اعلان میں واضح کر دیا ہے کہ اب میں اپنے مہمانوں کی شراب کے بجائے دودھ وغیرہ سے خاطر کیا کروں گا۔

شراب کے متعلق حکومت بمبئی نے ڈاکٹروں اور حکیموں کے توسط سے بیماروں کو شراب دیئے جانے کے متعلق جو اجازت نامے جاری کئے ہیں یہ بالکل بند کر دینے چاہئیں۔ شراب صرف ام الخبائث (برائیوں کی ماں) ہی نہیں ہے بلکہ ام الامراض (بیماریوں کی ماں) بھی ہے۔ شراب معدے میں ایک قسم کی خراش اور سوزش پیدا کرتی ہے جس سے معدہ اور آنتیں خراب ہو جاتی ہیں اور ان کے فعل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے جس سے بدہضمی دست اور پیچش ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی جگر کبھی بڑا کبھی چھوٹا ہو جاتا ہے جس سے جگر اپنا پورا فعل نہیں کر سکتا اور طرح طرح کی اس میں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ ورم جگر۔ دبیل۔ جگر یرقان ذیابیطس۔ استسقا وغیرہ اور امراض ہو جاتے ہیں دل اور شرائین پر بھی شراب کا بہت مضر اثر پڑتا ہے بعض اوقات دماغی شرائیں پھٹ جاتے ہیں دماغ پر شراب کا اثر نہایت مضر ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ تھوڑی مقدار میں شراب پی جائے تو قدرے سرور معلوم ہوتا ہے یہ بالکل صحیح ہے سرور ضرور معلوم ہوتا ہے مگر بار بار متواتر شراب پینے سے بہت سے دماغی امراض ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نسیان۔ ہذیان۔ درد سر۔ لقوہ۔ فالج۔ مالیخولیا جنون۔ صرع۔ رعشہ۔ سکتہ وغیرہ یورپ کے ڈاکٹروں کا یہ ایک محققہ قول ہے کہ شرابی والدین کی اولاد بھی نہایت درجہ کمزور اور آئے دن کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتی ہے۔

شراب کے پینے سے دل و دماغ میں تحریک ہو کر جسم میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے مگر بعد میں یہ تحریک رفع ہو کر طبیعت نہایت سست ہو جاتی ہے۔ جلد میں دوران خون کی تیزی سے گرمی محسوس تو ہونے لگتی ہے۔ مگر چونکہ یہ کوئی زائد گرمی نہیں ہوتی ہے اس لئے کچھ دیر بعد جب جلد کا دوران خون سست ہو جاتا ہے تو بجائے گرمی کے سردی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور جسم کی حرارت بھی کسی قدر گھٹ جاتی ہے۔ موسم گرما میں بعض شراب کے شیدا تھوڑی سی پی کر باہر کھلی ہوا میں جاتے ہیں تو جب انکا سر درکم ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ان کی حرارت جسمانی گھٹ جاتی ہے جس کی وجہ وہ سردی کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو اس حالت میں جب ان کو سردی لگتی ہے تو مرض نمونیا وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں چونکہ شراب خواری سے جسمانی اور دماغی محنت کرنے کی قابلیت بھی کم ہو جاتی ہے اس لئے سخت محنت کے کام کرنیوالوں کے لئے یہ بہت مضر ہے تھوڑی مقدار میں شراب سے اگرچہ دماغ کو تحریک ضرور ہوتی ہے مگر اس کے نتائج بہت برے ہوتے ہیں شراب در حقیقت ام الخبائث (برائیوں کی ماں) اور ام الامراض (بیماریوں کی ماں) ہے پس ایسے زہر ہلاہل کو ہرگز منہ لگانا چاہیے۔

کیونکہ چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی۔

تمباکو نوشی (بچوں کیلئے)

جناب محمد احسن صاحب (جامعہ پنجاب)

جس طرح سیندھی شراب افیون گانجہ وغیرہ اور دوسری نشہ آور چیزیں انسان کے لئے نقصان دہ اور غیر مفید ہیں ان میں سے ایک تمباکو بھی ہے۔ لوگ تمباکو کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ بعض کاغذ میں لپیٹ کر پیتے ہیں جسے سگریٹ کہا جاتا ہے بعض تمباکو کے پتوں کو لپیٹ کر پیتے ہیں جسے چرٹ کہتے ہیں۔ بعض تمباکو باریک کرکے سونگھتے ہیں جسے ناس کہتے ہیں۔ اور بعض پان میں استعمال کرتے ہیں جس کو قوام اور زردہ کہتے ہیں بہر حال اور بھی اس کے استعمال ہیں۔ لیکن یہ تمام چیزیں صحت انسانی کے لئے سخت مضر ہیں۔ ڈاکٹر اور اطبار تمباکو کے استعمال کی سخت ممانعت کرتے اور اس سے ہمیشہ مشورہ دیتے ہیں۔ سگریٹ پینے سے ہونٹ سیاہ پڑتے اور منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ دونوں انگلیوں کے درمیاں جہاں سگریٹ رکھا جاتا ہے دھواں جمتے جمتے سرخی پیدا ہوجاتی ہے جو دھونے سے بھی نہیں جاتی۔ ہاتھ کی جلد اس قدر سخت ہونے کے باوجود تمباکو اس پر اپنا اثر دکھلاتا ہے اور اس کا زہریلا دھواں حلق سے نیچے اتر کر پیٹ کے اندرونی نرم ونازک حصہ کو تباہ اور برباد کر دیتا ہے بینائی کو بھی سخت نقصان پہونچاتا ہے۔

اگر سگریٹ کا دھواں منہ میں لے کر کسی سفید ململ کے کپڑے۔ یا کاغذ کو منہ کے بالکل قریب رکھ کر اس پر پھونک دیا جائے تو فوراً ایک سیاہی مائل دھبہ پڑ جاتا ہے یہ تو تم روزانہ دیکھتے ہوں گے کہ باورچیخانہ کا بالائی حصہ دھوئیں کی وجہ سے بالکل سیاہ ہوجاتا ہے اسی طرح سگریٹ یا چرٹ کا دھواں بھی پیٹ کے اندرونی حصہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ عموماً سگریٹ پینے والوں کو کھانسی اور دمہ ہوتا ہے۔ بیچارے راتوں کو خود سوتے ہیں نہ محلے والوں کو سونے دیتے ہیں۔

سگریٹ پینے کا آج کل عام مرض پیدا ہوگیا ہے۔ بچے بڑے سب اسی مرض میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے بچے ایسے نظر آتے ہیں جو کسی کے خوف سے خرید نہیں سکتے لیکن مستعملہ سگریٹ جو راستے پر پڑے ہوتے ہیں اٹھا کر پی لیتے ہیں اسی طرح رفتہ رفتہ عادت ہوجاتی ہے کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؏ گاہے گاہے بھی تم پیا نہ کرو + رفتہ رفتہ طلب نہ بنجائے۔ پیسے نہ ملنے کی صورت میں بری عادت کے تحت مجبوراً چوری ہی کر لیتے ہیں۔ پان میں

جو قوام اور زردہ استعمال کیا جاتا ہے پہلے پہل تو لوگ صرف خوشبو کے خاطر استعمال کرتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ زیادہ کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کبھی مقدار سے زیادہ کھا لیا جائے تو ہچکیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جب تک دو گھونٹ پانی نہ پی لیں کم نہیں ہوتیں۔

زردہ اور قوام کھانے سے اختلاج قلب کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے دل بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ مسلمہ امر ہے کہ جب دل ہی کمزور ہو جائے تو تمام اعضاء و جوارح کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو جو تمباکو سے کوسوں دور رہتا ہو اگر اس کی ناک پر سگریٹ کا دھواں پھونک دیا جائے تو اس کا دم گھٹیگا۔ اور ساتھ ہی کھانسنا شروع کر دے گا۔ اور اگر زردہ یا قوام پان میں رکھ کر کھلا دیا جائے تو اس وقت قئے ہو جائے گی۔ یا اگر تھوڑی سی ناس سنگھا دی جائے تو چھینکتے چھینکتے اس کی ناس میں دم آ جائے۔ سر میں درد شروع ہو جائے اور دیر تک آنکھوں سے پانی بہتا رہے۔

ذرا سوچو تو اگر یہ چیزیں انسان کے لئے مفید ہوتیں تو بھلا ایسا کیوں ہوتا بجائے اس کے اگر میوہ کھایا جائے اور دودھ پیا جائے تو یہ تمام باتیں نہیں ہوتیں جس طرح تمباکو کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ تمباکو بہت بری چیز ہے۔

ننھے بھائیو۔ اپنے آپ کو اگر طاقتور اور تندرست رکھنا چاہتے ہو تو بھول کر بھی تمباکو کے نزدیک نہ جاؤ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کو اپنی پیاری اور عزیز تندرستی اور صحت کا دشمن سمجھو۔

بقیہ مضمون صفحہ (۱۴)

اور اپنے اور اپنے اہل و عیال کو برباد کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ ہم ان اغیار کی نکتہ چینی کے شکار نہ بنتے اور سب چھوڑ چھاڑ کر وہ کام کرتے جو باعث خوشنودی تبارک و تعالیٰ ہوتی۔

آدمیت کا احترام کریں

جناب رفیع احمد صاحب صبا متھراوی

شاعری ہے حقیقتاً الہام — شاعری ہے خدا کا ایک پیغام
شاعری میں حدیث جام و مئے — باندھتا ہے گناہ پر احترام

ہوش سے اجتناب کیا معنی؟ — زندگی نذر خواب کیا معنی؟
ایک پیغام بر کے نغموں میں — ذکر جام و شراب کیا معنی

شاعری ترجمان ہستی ہے — شاعری اوج و شان ہستی ہے
شاعری میں ہو ذکر بادہ کیوں — شاعری نوحہ خوان ہستی ہے

ناروا ہے شراب کا مضمون — اور رندخراب کا مضمون
اپنے لکھنے کو کم نہیں ہے صبا — زندگی کی کتاب کا مضمون

رندخانہ خراب پر لعنت — مست صہبائے ناب پر لعنت
جس کو پی کر ہو ہوش کی تخریب — ایسے جام و شراب پر لعنت

ذکر احساس ننگ و نام کریں — آدمیت کا احترام کریں
ذہنیت کو کریں نہ ہم رسوا — آؤ ترک شراب و جام کریں

صبح عشرت کی ہو گئی ہے شام — ہے نگاہوں کے سامنے انجام
ساغر و مے کو کیا کروں ساقی — ہے چھلکنے کو زندگی کا جام

آدمی ہوں میں قدس زادہ ہوں — حق کا پیغام لے کے آیا ہوں
کس زباں سے کہوں حدیث مل — میں فرشتوں کا بھی تو قبلہ ہوں

عمر فانی کا کچھ حساب کریں — زندگانی کو کیوں خراب کریں
نشہ آور تمام چیزوں سے — حد ممکن تک اجتناب کریں

بربریت سکھائی جاتی ہے — آدمیت مٹائی جاتی ہے
تیرے میخانہ میں تو اے ساقی — زندگانی بہائی جاتی ہے

ام الخبائث

جنابہ واعظ بی بی نورالنساء بیگم صاحبہ

شراب کو ام الخبائث کہتے ہیں جس کے معنی تمام برائیوں کی ماں اس سبب سے کہا جاتا ہے کہ اس کا استعمال کسی مذہب میں جائز نہیں اور مذہب اسلام میں اس کی ممانعت میں کثرت سے احکام نافذ ہوئے ہیں۔ محرمات کے دو اصول قرار پائے ہیں ایک تو "فحشاء" دوسرا "منکر" یعنے بے حیائی و بے وقوفی کے افعال و اشیاء حرام اور ممنوع ہیں اور شراب ان ہر دو اصولوں کے لحاظ سے جامعیت رکھتی ہے۔ اس کے پینے والے میں یہ ہر دو صفتیں بدرجہ اتم ہوا کرتی ہیں کیونکہ اپنی کمائی سے ایک ایسی چیز خرید کر استعمال کرنا جس سے اس کی عقل پر اثر پڑے۔ دوسرا لوگ اس کو شرابی کہیں یہ فعل خود بے حیائی اور بیوقوفی کا ڈپلوما ہے۔

علم منطق میں ہر جاندار کو حیوان کہتے ہیں اب چونکہ انسان بھی جان رکھتا ہے اس لئے منطقیوں کے اصول میں یہ بھی حیوان ہے مگر فرق کے لئے حیوان کی دو قسمیں قرار دیگئی ہیں دیگر حیوان کو حیوان مطلق اور انسان کو حیوان ناطق کہتے ہیں یہ بوجہ عقل کے حیوان ناطق اور اشرف المخلوقات کہلایا جو چیز کہ انسان کے عقل پر اثر ڈالکر اس کو شرافت سے گرا دے اس کی برائی کی کوئی انتہا نہیں ہوسکتی

اس موقع پر اگر میں ایک واقعہ نقل کرونگی تو ناظرین کرام کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ضلع اورنگ آباد تعلقہ بھوکرون قصبہ جنکی جاگیر راجہ رائے رایاں بہادر میں ایک عرب صاحب مالدار مہمان نواز جنکی دو بیٹیاں اور تین ملازم اور ایک برہمن گماشتہ تھا مگر لاولد تھے ان کی مہمان نوازی کی یہ شان تھی کہ اگر ایک مہمان بھی آجائے تو بکرا ذبح کرتے تھے لیکن ماہ رجب میں خصوصیت سے میلاد شریف ایسی کشادہ دلی سے کرتے تھے کہ اس نواح کے اکثر عرب تین تین روز ان کے مہمان رہا کرتے تھے شومی قسمت سے بنت العنب یعنے شراب ان کے ایسے گلے پڑی کہ کل جائداد برباد اور یگانے بیگانے ہوگئے بالآخر (۳۰) سال کی عمر میں دو بیوہ بیٹیوں کو چھوڑکر بعارضہ جگر داعی اجل کو لبیک کہا افسوس کیساتھ کہتی ہوں کہ ایسے خوبیوں کے شخص کا خاتمہ یوں ہوا کہ بوقت وفات شراب کا شیشہ اس کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔

(بقیہ مضمون کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲)

مئے نوشی (مکالمہ)

جناب سید اشرف حسین صاحب عابدی

(احسن ۔ امجد کے دیوان خانہ میں داخل ہوتا ہے)

احسن ۔ اسلام علیکم ۔

امجد ۔ وعلیکم السلام ۔ کہو بھئی کیسے آنا ہوا ۔ آج کل تو تم یہ راستہ ہی بھول گئے ہو ۔

احسن ۔ بھائی صاحب بات یہ ہے کہ امتحان قریب ہے اور ہم نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی ۔

امجد ۔ تو گویا آپ چوبیں گھنٹے پڑھتے رہتے ہیں ۔

احسن ۔ نہیں ایسا تو نہیں ۔ مگر پڑھ ضرور لیتا ہوں ۔

امجد ۔ آپ نے آج کا اخبار دیکھا ہے ۔

احسن ۔ نہیں جناب ۔ فرمائیے ۔ کیا کوئی خاص خبر ہے ۔

امجد ۔ آج کے اخبار میں لاہور کی ایک خبر شائع ہوئی ہے ۔

احسن ۔ ہاں ہاں ۔

امجد ۔ جس میں لکھا ہے کہ انارکلی میں ایک قتل کی واردات ہوئی ہے ۔

احسن ۔ کیا یہ نئی بات ہوی ہے ۔ لاہور جیسے بڑے شہر میں قتل ہونا ۔ کھیل ہے ۔

امجد ۔ مگر افسوس تو اس پر ہے کہ قاتل نے اپنی ماں کو مار ڈالا ۔

احسن ۔ ہاں تو یہ کہتے کیوں نہیں ۔

امجد ۔ مگر وہ غریب اپنے ہوش میں نہ تھا ۔ بلکہ اتنی شراب پئے ہوا تھا ۔ کہ مدہوش سا ہوگیا تھا ۔ بیوی ۔ بچے ۔ بھائی بند سب کے سب اس کی نظروں میں غیر تھے نشہ کی حالت میں اس نے ماں کو قتل کر ڈالا اور پولیس نے اس کو گرفتار کرلیا ۔

احسن ۔ خدا کی مار ۔ درد انگیز خبر ہے ۔ ہندوستان جہاں سینکڑوں بیماریوں میں مبتلا نظر آتا ہے وہاں ایک یہ بھی نظر آتا ہے کہ یہاں کے باشندے نشہ آور چیزوں کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں ۔ جن کے نقصانات بے شمار ہیں ۔

امجد ۔ آپکا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔
احسن ۔ یہ لوگ اندھے بن کر اپنی صحت اور دولت برباد کرتے ہیں۔ ان کے گھر میں تباہی اور بربادی کے سوائے خوشی نام کو بھی نہیں ہوتی۔ اس بری لت سے امیر یا غریب برابر کے شریک ہیں۔
امجد ۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔
احسن ۔ مگر جناب ان اَن پڑھ لوگوں سے کوئی کہے تو۔ بھائی بندہی۔ شراب تم کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔ خود بچو۔ اور اپنی ان اولاد کو اس بری لت سے بچاؤ۔
امجد ۔ شائد آپ کو معلوم نہ ہو۔ انجمن ترک مسکرات ان ہی اغراض کے تحت قائم کیگئی ہے جو مفید کام انجام دے رہی ہے۔
احسن ۔ اچھا اچھا وہی انجمن نا۔
امجد ۔ کونسی؟
احسن ۔ وہی جہاں کے لوگ۔ میلوں اور عرسوں میں تقاریر کرتے ہیں۔
امجد ۔ ہاں ہاں۔ وہی۔
احسن ۔ تو پھر یہ بلا حیدرآباد سے کب تک رخصت ہوگی۔
امجد ۔ بچوں کا کھیل نہیں لت بری چیز ہوتی ہے۔ مگر رفتہ رفتہ جاتی رہے گی۔ اور ایک دن وہ آئے گا۔ جب ہر انسان محسوس کرے گا کہ نشہ اس کے مال۔ جان۔ آبرو کی دشمن ہے اور پرہیز کرے گا۔
احسن ۔ خدا وہ دن جلد دکھائے تاکہ ہم حیدرآبادیوں کو اس مصیبت سے نجات حاصل ہو۔ اچھا اب اسکول کا وقت ہو رہا ہے حاضر ہوتا ہوں۔

(خدا حافظ)

بقیہ مضمون صفحہ (۱۰)۔

خدا ہر انسان کو اس شراب خانہ خراب سے محفوظ رکھے یہ جو کچھ اس واعظ نے ضبط تحریر کی ہے اس کے اسباب و علل تھے انشاءاللہ تعالی آئندہ اس کا طریقہ علاج بھی عرض کیا جائیگا۔

پینے کے نتائج

جناب عظیم الدین صاحب مدرس ناگر کرنول

میں یہاں ایک ایسا واقعہ بیان کروں گا جو باعث عبرت ہے اول اُن حضرات کے لئے قابل توجہ ہے جو اس عادت خبیثہ کی جانب مائل ہیں۔ یہ واقعہ صحیح پر مبنی ہے اور جو اس خوئے بد کا نتیجہ کے طور پر ظاہر ہوا ہے۔ اکثر یہ کہتے سنا گیا ہے کہ "بھائی یہ پینا اب چھوٹنا مشکل ہے" یہاں یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ انسان ذرا اپنے ارادے کو مضبوط کرے اور اس کے بُرے بھلے نتائج پر بغور نظر ڈالے تو کوئی تعجب نہیں کہ اس کے نقائص و عیوب عیاں ہو جائیں گے اور یہ ام الخبائث چھوٹ کر رہ جائے گی۔ اور یہ بفضل خدا دیکھا جا رہا ہے کہ جس قدر بھی اس موقر رسالہ میں مضامین نکل رہے ہیں اور تجربے مثلیں حقیقی واقعات بیان کئے جا رہے ہیں۔ احکام خداوندی کی تنبیہ اور شارع اسلام کے اقوال سے اسی خوئے بد سے انحراف کی جانب توجہ دلائی جا رہی ہے نہایت موثر ثابت ہو رہی ہے۔ اور بعض رسالہ جات کو اس راقم نے مقامی مسجد اور اپنے ساتھیوں میں بدیں غرض پیش کرتا رہا کہ شائد دنیا کچھ یہ بھی سمجھنے لگے کہ عقلمند حضرات نے مخاطبت و نصیحت سے فی الحقیقت کچھ کام بھی کیا ہے اور اس کے معائب و محاسن بھی قابل غور ہیں۔

قصہ مختصر

ہمارے قرب و نواح میں ایک خاندان آباد تھا اور ایک ایک فرد والدین کی ثروت کی وجہ خوشحال تھا اور تعلیمیافتہ بھی اور اہل محلے ان کو پابند صلواۃ بھی دیکھا ہے۔ مگر تقدیر کی پلٹ بھی ایک چیز ہے۔ اتفاق سے والدین کا سایہ بھی دنیا سے اٹھ چکا تھا اور شادی ہو جانیکے باعث ذرائع آمدنی کچھ بھی نہ تھے جس سے گذر بسر کا خیال ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اسکے دوست اور محبان خاص سیندھ خورا اور شراب خوروں سے ربط و اختلاط اور بھی اہمیت رکھتا تھا۔ رفتہ رفتہ افلاس و نکبت کا سایہ بہت بلند ہو گیا تھا۔ اس کی یہ بدعادت فضول خرچ اور مسرف بنادی بھی جسکی وجہہ اس کی زندگی تلخ ہو گئی۔ تقریبًا شادی کا اثاثہ جو جہیز میں مل چکا تھا وہ بھی پینے پلانے میں اور

ناٹکوں کے سیر سپاٹے میں لٹ چکا تھا۔ تباہی کے گھنگھور گھٹائیں آئندہ زندگی کے خوشگوار تخیل کے خواب سے محروم کر دئے تھے۔ اب اس نامعقول کردار کا اداکار "محض اپنی فطری موسیقی دانی کے باعث ناٹکوں کی ملازمت کے لئے منیجروں کے دروازوں پر جبیں سائی شروع کردی جو کچھ آمدنی تھی وہ سب کی سب اس "دختر رز" کے نذر تھی کچھ اور بدبختانہ زندگی کے بعد اس نے اپنی معصوم و پاک باوفا بیوی کو بربادی کے دروازے تک لیجانے کی کوشش کرتا رہا تاکہ شائد اس کی آمدنی کچھ کفاف کر سکے۔ غرض ان منیجروں کے سامنے اپنی بیوی کے حسن رعنائی اور شیریں کلامی اور علم موسیقی کے فن کی تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ ان کے نظر عنایت کو مبذول کرلیا اب کیا تھا کہ بیوی اداکاران کمپنی کی محبوب نظر تھی غرض اس مشترکہ آمدنی نے بھی اس کے لئے کوئی کافی صورت نہ پیدا کی۔ اور اخراجات میں اضافہ ہوا اور وہ سب کا سب شراب و کباب کی کار فرمائی میں صرف ہوتا رہا۔ اب یہاں سے اور وادی افلاس سے نکلنے کے بعد ایک اور دور زندگی سے ان کو سابقہ پڑتا ہے۔ مگر اس سابقہ سے پہلے ناظرین مکرم ان واقعات بالا پر غائر نظر ڈالیں اور خود فیصلہ کرلیں کہ کون کس کی خرابی کے ذمہ دار ہیں اور ان کی زندگی حقیقی معنوں میں کیا انسانی زندگی کہلانے کے قابل ہے۔

اب جدید انقلاب کی دنیا میں ان کی باقی ماندہ زندگی بھی حیرت و استعجاب سے کم نہیں کہ ہمارا یہ "عقلمند مگر نامعقول اداکار" کردار ہیں نہیں ختم کرنا بلکہ باقی ماندہ زندگی میں اور چار چاند لگاتا ہے۔ اور اس حالت میں نظر آتا ہے کہ جسم پر میلا خاکی کوٹ جس کے جگہ جگہ سوراخ پڑے ہوئے ہیں ننگے سر پرانی لنگ باندھے ہوئے گھوڑے کی لگام کو نہایت شان و استغنی سے جھٹکے دیتے تانگہ ہانک رہے ہیں۔ بیوی جو کبھی اس کی دمساز تھی اور رفاقت کی دیوی تھی وہ بھی پینے کی عادی ہو چکی تھی ماماگری کی خدمت پر ماموراور میاں کی کفیل زندگی ہے۔ و بس۔ یہاں جن لوگوں نے کہا ہے کہ چھوٹنا محال ہے میں نہایت تیقن کے ساتھ عرض کروںگا ذرا اندرونی طور پر اس کے نشیب و فراز حسن و قبح پر کافی نظر ڈال لیں تو آپ کو خود بخود اس کے حسن و معائب نظر آجائینگے اور ادراک و فہم ہمارے دماغ میں موجود ہے کوئی وجہ نہیں کہ باوجود ان لغویات کے اس خوے بد کو اختیار کریں جس کی بدولت ہزارہا خانمان برباد ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اکثر دوسری قومیں ہم پر طعنہ زنی کرتی ہیں کہ باوجود شارع اسلام نے مسلمانوں کو اس فعل حرام سے منع فرمایا ہے جو کلام پاک میں قانونی صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ مگر پھر بھی (۸۰) فیصدی مسلمان اس بد اور رذلیل چیز کے عادی بن چکے ہیں

(باقی صفحہ ۸)

نقد و تبصرہ

سکندر آباد ٹمپرنس اسوسی ایشن
سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۹۳۹ء

کتابت اور طباعت نہایت نفیس ہے۔ تصویریں ہیں۔ ضمیمہ میں انجمن کا جمع خرچ بھی بتلایا گیا ہے۔ رپورٹ انگریزی زبان میں چھپی ہے۔ ضخامت (۲۴) صفحے ہے۔

بریگیڈیر جنرل سر ٹرنس کیز کے۔ سی۔ آئی۔ ای نے سنہ ۱۹۳۱ء میں سکندر آباد ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی بنا ڈالی جو آج تک ایک خاص طریقہ پر کام کر رہی ہے۔
اپنے افتتاحیہ خطبہ میں سر ٹرنس کیز نے فرمایا تھا کہ:۔

"مجھے امید ہے کہ سکندر آباد۔ کی یہ انجمن بعد غور نشہ بازی کے مرض کی نسخہ تجویز کرے گی۔ علاقہ دکن میں اس مرض کی ذمہ داری یہاں کے ادنی طبقہ کی کس مپرسی اور بد حالی پر ہے لہذا حملہ ان کے مکانات پر ہی ہو سکتا ہے۔ نیز حملہ ان کے اولاد کے ذریعہ کی جائے تو کامیاب ہو سکتا ہے"

شام کے وقت لڑکے گھریلو کھیل میں مصروف ہیں

ایک منظم فرقہ کا فرد چاہے وہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو ابتدائی ضروریات زندگی کے پانے کا حق رکھتا ہے جیسے صاف ستھری ہوا۔ تازہ پانی ہوادار مکان پاکیزہ ماحول۔ اچھی صحبت اور کھیل۔ علاوہ اس کے اقل ترین آمدنی جس سے نہ صرف وہ شکم پروری اور تن پوشی کر سکے بلکہ اپنے بچوں کو کم از کم اتنی تعلیم دلوا سکے کہ وہ آئندہ

ایک باامن شہری کی طرح زندگی گذار سکے مختصر یہ کہ شہر کا وہ اندرونی حصہ جو گنجان اور غلیظ ہے عنقریب وہاں کشادہ شاہ راہیں تعمیر کی جائیں تمام محلہ جات میں کھیل میدان اور حمام خانے ہوں۔ اور اور شہر نو آبادیوں سے گھیرا جائے جس میں پکی عمارتوں کے منظم مکانات ہوں۔

چنانچہ تفریح گاہیں جہاں کھیل میدان بھی" ہیں اور چار مدارس شبینہ جن کو بہترین طریقہ پر چلایا جا رہا ہے بنسی لال پیٹھ (نمونہ کی نو آبادی) جہاں (۴۰۰) غریب خاندان سکونت پذیر ہیں اور جس کی آمدنی کے ۔ اے یم ہاسپٹل کو دی جاتی ہے بیت المعذورین اور کیز کو اپریٹو ہوزنگ سوسائٹی یہ وہ ادارے ہیں جو سر ٹیرنس کیز کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

کھلی ہوا میں لڑکے میدانی کھیل میں منہمک ہیں

سکندرآباد ٹمپرنس الیوشی ایشن کی مجلس انتظامی نے ایک جلسہ میں جو بصدارت صاحب عالیشان سی ئے گڈنی ۔ سی۔ الیس آئی سی آئی ای۔ یس ۔ م ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوئی تھی افسوس کے ساتھ مندرجہ ذیل تحریک ماتمی منظور کی

سکندرآباد ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے ہم اراکین مجلس انتظامی سر ٹیرنس کیز کے وفات پر اپنی انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان سے دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔

(معاصر انجمن کے اس رنج و الم میں ہم بھی شریک ہیں اور تحریک ترک مسکرات کے ایک ہمدرد کو ہمیشہ کے لئے کھو دینے کا ہمیں سخت افسوس ہے اور بارگاہ الہیٰ میں دست بدعا ہیں کہ مرحوم کے آتما کو سانتی اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے)

اس انجمن کے صدر صاحب عالیشان بہادر رزیڈنٹ ہیں۔ اور معتمد اعزازی جناب پی بال صاحب او بی۔ ای ہیں۔ جو صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن بھی ہیں اعزازی خازن جناب خان صاحب ڈاکٹر اللہ دین صاحب ہیں

اور اراکین مجلس انتظامی ۱۶ ہیں جن میں سے (۴) خواتین ہیں اور انجمن کی رکنیت (۸۶) اصحاب نے قبول فرمائی ہے۔
سال زیر تبصرہ میں روزانہ بچوں کو نہلانے اور دھونے کی اوسط تعداد (۱۵۵) ہے۔ مدارس شبینہ جن کی تعداد چار ہے طلبا کی اوسط تعداد (۱۳۹) اور ان کی اوسط حاضری (۱۷ ۹) ہے۔
انجمن کی جانب سے ایک امتحان مقابلہ بتاریخ ۱۹ ر نومبر ۱۹۳۷ء کو کیا گیا تھا مضمون جو مقابلہ کے لئے منتخب کیا گیا وہ "الکحل۔ اور اس کا اثر جسم انسانی پر" تھا۔ مقابلہ کے لئے ۴ مدارس کے ۹۴ طلبا (سکنڈ فارم۔ ففتھ فارم) شریک تھے جن میں سے ۶۶ کامیاب رہے ففتھ فارم کے تین طلبا کو اور سکنڈ فارم کے ۴ طلبا کو نقد انعامات تقسیم کئے گئے جس کی مجموعی رقم (۱۴) روپیہ تھی۔
(۵) مقامات پر ایک سال کے دوران میں (۶۲) میجک لنٹرن تقریریں کی گئیں جنمیں سے ۹ عورتوں کے لئے مختص تھیں۔

ایک شخص مٹی کے برتن میں سیندھی لے جا رہا تھا۔ ایک رہرو نے اس سے سوال کیا کہ بھائی پیسے خرچ کر کے یہ غلیظ چیز کیوں خریدتے ہو بجائے اس کے دودھ یا اور کوئی صحت بخش غذا خریدتے ہوتے ہنس کر اس نے جواب دیا کہ۔
جناب اس سے نہ صرف جوش بڑھتا ہے بلکہ یہ اکثر بیماریوں کی (جیسے حکت تپش سردی وغیرہ) دوا ہے۔ اور جس طرح سے چاول دال جسمانی غذا ہیں سیندھی شراب روحانی غذا ہیں۔ (Atma-(Soul) -Aharam) (Food)) مختصر یہ کہ ننھے بچوں کو ماں کا دودھ جیسے ضروری ہے بڑوں کے لئے تاڑی ویسے ضروری ہے" ایک جاہل شرابی کے ان تاثرات کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نشہ کا استعمال پشتہا پشت سے ہے۔ ایک تو ان میں علم کا فقدان ہے۔ اور دوسرے بچپن میں اس کا استعمال شروع کیا جاتا ہے جس سے ان کی ساری زندگی غربت و بےکسی میں گذرتی ہے۔ چونکہ بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر خود کھانے پینے جانا بعید از اخلاق سمجھکر معصوم بچوں کو اپنے ساتھ سیندھی و شراب خانے لے جاتے ہیں جہاں پر پہلے بچوں کی خاطر و مدارات کی جاتی ہے اس طرح ان کی اولاد بھی بچپن سے نشہ کی عادی ہو جاتی ہیں۔ اگر واقعی ہمیں ان بیچاروں سے دلی ہمدردی ہے تو پہلے ان کے اطراف صاف ستھرا ماحول ایک ایسا پیدا کریں کہ جس سے وہ یہ اندازہ کر سکیں نیز یہ محسوس کر سکیں کہ مادی اور روحانی ترقی ہمارے لئے بھی ممکن ہے اگر کوشش کی جائے۔ تب کہیں چل کر ان کی رضامندی اور تعاون سے یہ مذموم عادت نیست و نابود

کی جا سکتی ہے۔ تجربہ کہتا ہے کہ معمر نشہ بازوں کو سدھارنے میں جو محنت صرف کی جاتی ہے وہ شائد ہی بار آور ہو۔ اس لئے سکندر آباد کی اس انجمن نے اپنی تمام تر توجہ بچوں کی جانب جو ہونے والے شہری ہیں معطوف کی ہے۔

رپورٹ سے ظاہر ہے کہ یہاں پر نگران کاروں کی ایک انجمن قائم ہے۔ جس کے ارکین شام کے وقت سیندھی یا شراب خانہ کے قریب ٹھیرتے اور ان ماں باپ کو سمجھاتے جو اپنے ساتھ بچوں کو سیندھی خانہ لے جاتے ہیں۔ ان کی رضامندی سے ان کے واپس آنے تک وہ بچوں کو سنبھالتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی مسلسل کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر لوگ مارے شرم کے خود بھی آنا بند کر دے۔ اور جو آتے تھے ان میں سے بہت سارے اپنے ساتھ بچوں کو لانا بند کر دے اس طرح بچوں کا کمپونڈ میں داخل ہونا آہستہ آہستہ بند ہو تا گیا۔

اس کے یہ معنے نہیں کہ بچوں کا کلال خانہ جانا پوری طرح بند ہو گیا۔ بعض لڑکے اپنے والدین کے لئے رشتہ داروں کے لئے یا اور کسی کے لئے پیشہ دو پیسہ کی آس میں سیندھی خریدنے کلال خانے جاتے تھے۔ اور خود کلال بچوں کو نوکر رکھتے تھے اس پر انجمن کی جانب سے سرکاری احکامات تبلائے گئے کہ ۱۱ سال سے کم عمر والے بچوں کا خریدنے کے لئے ہو یا استعمال کرنے کے لئے ہو داخلہ بند ہے۔ مگر اس پر مالکان دوکان کان نہ دھرے تب مجبوراً اس کی اطلاع مجسٹریٹ صاحب کو دینی پڑی۔

دوکانوں کو کھلا رکھنے کے اوقات میں بھی اکثر بے ضابطگی کی جاتی تھی۔ جس سے نہ صرف نشہ بازی کی بیجا حمایت ہوتی تھی۔ بلکہ محلہ کا امن بھی خطرہ میں ہوتا تھا سو اس کی بھی اطلاع مجسٹریٹ صاحب کو دی گئی۔ اس خصوص میں مجسٹریٹ صاحب نے دلچسپی لے کر دوکان داروں کو سزا دی جو متواتر خلاف ورزی کرتے رہے۔ اس کا زبردست اثر ہوا۔ مگر انجمن کو جب یہ معلوم ہوا کہ نگران کاروں کی عدم موجودگی میں بچے آتے جاتے ہیں تو مروجہ زبانوں میں یعنی انگریزی۔ اردو۔ تلنگی اور تامل میں احکام سرکاری چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ تاہم تمام ممکنہ طریقوں سے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہی رہی۔

اس کے بعد یہ ہوا کہ بچے کلالوں کو پہلے سے اطلاع دیتے کہ ٹھیک فلاں وقت سیندھی بھجوادیں ادھر آدھے راستہ پر انتظار کرتے رہتے اور وقت مقررہ پر کلال خانے کے نوکر سے حاصل کرتے یا یوں ہوتا کہ بچے کمپونڈ کے باہر ٹھیرتے اور کسی معمر سے استدعا کرتے کہ ان کے لئے سیندھی خریدے اور کوئی نہ کوئی انھیں ایسا مل ہی جاتا۔

علاوہ اس کے موجودہ احکامات سے بچوں کو کمپونڈ میں یوں داخلہ کی ممانعت نہ تھی لہذا

صاحب عالیشان بہادر سے استدعا کی گئی کہ قاعدہ (۱۰) کی ترمیم اس طرح کی جائے کہ جس کی رو سے بچوں کا داخلہ نہ صرف خریدنے یا استعمال کرنے کے لئے بلکہ قطعی ممنوع ہو۔ چنانچہ حسبہٗ ترمیم کی گئی۔ جو بچوں کی حد تک امتناع مسکرات کا اثر رکھتی ہے۔ اس کام کے کرنے میں اکثر کارکنان کو نشہ بازوں سے سخت الفاظ سننا پڑتا تھا۔ اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے بعض یوں کہتے کہ اجی جناب یہ میرا لڑکا ہے۔ اور میں اس کا باپ ہوں۔ میں اس کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں۔ سیندھی پلا سکتا ہوں آپ ہیں کون؟ جو مجھے روک سکیں۔ اس کی مجھے آزادی ہے اور ذاتی آزادی میں آپ کو دخل دینا نہیں چاہئیے وغیرہ۔

مگر چھ سال کی متواتر کوشش کے بعد بجائے ان کے اب ایسے لوگ زیادہ نظر آتے ہیں۔ جو دوسروں سے کہتے ہیں "بابا تم جو آئے وہی برا کئے اس پر ان لڑکوں کا خرابا کیوں کرتے ہو۔ اگر کلال خانہ آنا ہی ہے تو بچوں کو گھر چھوڑ آؤ۔

اوپر جو کھیل میدانوں کا ذکر کیا گیا ہے وہاں پر گھریلو اور میدانی کھیلوں کے ساتھ ساتھ ورزش جسمانی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ مزدوروں کو شام کے وقت کھیل کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ بچوں کو صبح نہلایا جاتا ہے اور شام کو کھلایا جاتا ہے۔ نسوانی کارکنان ان کے گھروں کا معائنہ کرتے ہیں اور ان کے والدین کے لئے جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ محلہ بجاج چوکی میں خاص بہتروں کے لئے ایک مدرسۂ شبینہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

بنسی لال پیٹھ کی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہے اور سچ پوچھئے تو یہ تو آبادی کی تعمیر اس انجمن کا سنہرا کارنامہ ہے۔ وہ لوگ جو (۶) سال پہلے تنگ و تاریک جھونپڑیوں میں دن کاٹتے تھے آج صاف ستھرے اور پختہ مکانوں میں بستے ہیں۔ مکان کے احاطہ میں ایک باغیچہ کے لئے بھی جگہ ہے غرض صاف گھر اور پاکیزہ ماحول اچھے خیالات پیدا کر کے سیدھے راستہ پر لگاتی ہے۔ چنانچہ آج ہر گھر میں کرسی میز اور پلنگ نظر آتے ہیں۔ کھانے پکانے کے لئے دھات کے برتن ہیں۔ دیواریں تصاویر سے آراستہ نظر آتی ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج ان (۴۰۰) خاندانوں کے افراد کو سیندھی خانوں سے زیادہ ان کے مکانات دلکش ہیں اور نشہ سے زیادہ فرحت ان کو اپنے مکانوں میں نصیب ہوتی ہے

آخر میں انجمن کی جانب سے صاحب عالی شان بہادر اور مجسٹریٹ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ ان کی ہمدردی اور دلچسپی کے بغیر انجمن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔

ہم مقامی انجمن کی مستقلانہ کوششوں کی داد دیتے ہوئے مبارکباد دیتے ہیں کہ اس کو بڑی حد تک

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲

عالم ترک مسکرات

بلدہ و مضافات

ویسلی باغ

بتاریخ ۲۳ ر دے ۱۳۴۹ ف ویسلی باغ میں ایک جلسہ عام منجانب ویسلن ٹمپرنس اسوسی ایشن منعقد کیا گیا۔ تقریباً پورا چرچ ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ مسٹر مانک راؤ نے طلسمی فانوس کے ذریعہ حاضرین پر یہ واضح کیا کہ الکحل کے خواص کیا ہیں اور ان کا امراض جسمانی سے کیا تعلق ہوتا ہے۔ نشہ کرنے کی وجہ سے جسمانی اعضاء پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ نیز افراد کی صحت کس طرح برباد اور اقوام کی ترقی کس طرح رک جاتی ہے۔

جلسہ کی ابتدا میں اور آخر میں ترک مسکرات سے متعلقہ گانے گائے گئے۔ مسٹر ایسا نیول نے اس خصوص میں صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہوا۔

مشیر آباد میکلین ہال

مشیر آباد کے میکلین ہال میں ۲۵ ر ۲ / ۴۹ ف شام کے آٹھ بجے ایک جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ اس کا انتظام ویسلن ٹمپرنس اسوسی ایشن کی جانب سے کیا گیا تھا۔ منجانب صدر انجمن ترک مسکرات مسٹر مانک راؤ نے فانوس لکچر دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ کا یہ پروگرام نہایت ہی موثر تھا۔ محلہ کی تقریباً عورتیں شریک جلسہ تھیں اس جلسہ کے موثر ہونے کا ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے کہ شو ختم ہونے کا اعلان کئے جانے پر حاضرین نے اصرار کیا کہ کچھ دیر اس تقریر کو جاری رکھیں نیز ایک اور قصہ بتلائیں۔

دومل گوڑہ

بتاریخ ۰ / ۳ / ۴۹ ف ایک جلسہ عام محلہ دومل گوڑہ میں گرانٹ گیا رچ کے پیچھے منعقد کیا گیا۔ محلے والے تمام شریک جلسہ تھے۔ جناب آر تھامس صاحب مددگار ناظم اعداد و شمار و معتمد ویسلن ٹمپرنس اسوسی ایشن اور جناب انترویدی صاحب وغیرہ انتظام جلسہ میں منہمک تھے۔

طلبا کے ایک گانے سے پروگرام کا آغاز ہوا مسٹر جی۔ وینکٹ رامیا نے حاضرین کو صدر انجمن سے تعارف کراتے ہوئے مقرر سے درخواست کی کہ لیانٹرن لکچر شروع کریں۔ مسٹر مانک راؤ نے کمیٹی کی تاریخ مختصراً بیان کرنے کے بعد قصہ ہری داسی کو طلسمی فانوس کے ذریعہ پیش کیا۔

شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

مشیرآباد

بتاریخ ۶/۳/۴۹ ف رات کے آٹھ بجے مشیرآباد چوراستہ کے قریب پنڈت سری نواس راؤ صاحب کے مکان کے سامنے عام جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔ مسٹر مانک راؤ نے نشہ بازی کے نقصانات کو عام فہم تلنگی میں بیان کیا اس کے بعد حاضرین کے مذاق کا لحاظ کرتے ہوئے راجنا نامی قصہ طلسمی فانوس کے ذریعہ بتلایا گیا۔ جس کو حاضرین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھا۔ پنڈت سری نواس راؤ صاحب کو شکریہ ادا کرنے پر ساڑھے نو بجے جلسہ ختم ہوا۔

مختصر قصہ راجنا یہ کہ ایک گاؤں میں ایک عورت رہتی تھی۔ جس کے ایک بچہ تھا۔ اس عورت کو پینے کی عادت تھی۔ روزانہ مزدوری کرکے سیر آدھ سیر جو کچھ بھی کما کر لاتی تھی زیادہ حصہ نشہ کے نذر کرتی تھی۔ وہ خراب ہوتی تو اس کے بلا سے مگر جب وہ کلال خانہ جاتی تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے جایا کرتی تھی گو اس کی یہ نیت نہ تھی کہ بچہ کی آئندہ زندگی خراب کی جائے لیکن کئے ہوئے کرم کا پھل بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ اپنے لڑکے راجنا کے ساتھ سیندھی خانہ پہنچتے ہی پہلے بچے کو پلا دیتی تھی۔ تاکہ وہ بچہ اس کے پینے پلانے میں مخل نہ ہو۔ اس طرح راجنا کو بچپن ہی سے پینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

راجنا جب بارہ برس کا ہو جاتا ہے تو وہ ایک کے ہاں چرواہے کی حیثیت سے نوکر ہو جاتا ہے گو اب راجنا اپنی روٹی آپ کما رہا ہے لیکن نشہ باز ہونے کی وجہ اپنے فرائض ٹھیک طور پر انجام نہیں دے سکا جس نے بنا وہ نوکری کھوتا ہے اور مالک کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

ادھر ادھر مزدوری کرتے ہوئے اپنی زندگی گذارتے رہتا ہے۔ شادی ہو جاتی ہے اور ایک بچہ کا باپ بھی ہو جاتا ہے اس طرح پیسہ کمانے کی قوت میں تو اضافہ نہیں ہوا لیکن ضروریات تو روز بروز بڑھتے جا رہے تھے اب مشکل سے اس کی کمائی دو مرتبہ کھانے کے لئے ہی ناکافی تھی اور بدبختی سے جب کبھی پی لیتا تو سارا گھر فاقہ کرتا ہوتے ہوتے ایک زمانہ ایسا آگیا کہ مہینہ کے آدھے دن بیوی بچوں کے ساتھ خود راجنا (شرابی) کو بھی فاقہ کرنا پڑتا تھا۔
ایک روز جب وہ نشہ میں چور تھا کسی دوسرے شرابی نے یہ رائے دی کہ دو چار آنے میں تم کیا کھا پی سکتے ہو۔ اور ہم جیسے دوستوں کو کیا پلا سکتے ہو۔ اس کے لئے ایک ہی طریقہ

ہے اور وہ طریقہ چوری ہے ۔ یہ رائے راجا کو بہت پسند آئی ۔ چنانچہ اسی رات کو وہ ایک ساہوکے گھر میں (۳۰۰) روپیہ کی چوری کرتا ہے ۔ دوسرے ہی روز وہ اپنے شرابی ساتھیوں کو ایک زبردست دعوت دیتا ہے ۔ اور اس وقت جبکہ نشہ میں چور تھا ۔ اور شراب کے دور پر دور چل رہے تھے ۔ چوری کا ذکر کر دیتا ہے ۔ چنانچہ گرفتار کر لیا جا کر چالان کیا جاتا ہے اور عدالت کی تجویز بنا پر ایک سال قید کی سزا بھگتنی پڑتی ہے ۔ اس عرصہ میں جبکہ وہ جیل خانہ میں تھا ۔ اپنی زندگی پر نظر دوڑاتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ اس کے تمام ساتھی خوش حال کیوں ہیں اور خود چوری کر کے جیل میں کیوں پڑا ہے اور بیوی بچے دانہ دانہ کو ترس کھا رہے ہیں ؟ یہ کس لئے ۔

بالآخر اس نتیجہ پر آپہنچا ہے کہ جیل سے چھٹتے ہی ایک نئی زندگی شروع کی جائے چنانچہ جب وہ چھوٹ کر گھر آیا تو بچہ کو لئے قسم کھاتا ہے کہ میں اپنی زندگی بدل دونگا اور لوگوں کو حتی الامکان سمجھاؤں گا کہ نشہ سے باز آئیں ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا ۔ دو سال کے اندر وہ اپنے گاؤں میں قابل رشک بن گیا ۔ بچہ مدرسہ جانے لگا یہاں تک کہ معمر اشخاص کو بھی تعلیم کا شوق ہو گیا ۔ نیز گاؤں والے پہلے سے زیادہ محنتی بن گئے ۔ دولت زیادہ پیدا کرنے لگے اور نشہ بازی و دیگر فضول خرچی بند ہو گئی ۔

بقیہ مضمون صفحہ (۱۹)

کامیابی حاصل ہوئی اور ہم اس اصول سے حرفاً عرفاً متفق ہیں کہ عوام کی رضامندی اور تعاون عمل ہی سے قطعی ترک مسکرات ہو سکتی ہے اور اس کے لئے ان کے دلوں کو مسخر کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ ان کے جسم پر جبر ۔ دلوں پر جو اثر ہوتا ہے وہ دیرپا ہوتا ہے ۔ بہ نسبت اس کے جو جبراً جسم پر کیا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ ہماری دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خصوصاً نو آبادیاتی پروگرام پر ہماری انتہائی خوشی ظاہر کرتے ہیں ۔

تین اضلاع میں قطعی امتناع مسکرات

صوبجات ہند

ناگپور قارئین کرام اس خبر کو پڑھ کر نہایت خوش ہوں گے کہ ہز اکسلنسی سر فرانسس وائلی گورنر صوبہ جات متوسط ہند و برار کے معتمد نے ذریعہ کمیونکے اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۰ء مطابق ۲۰ بہمن ۱۳۴۹ف سے صوبہ جات متوسط کے تین اضلاع بلدانہ چاندا اور رائے پور میں کانگریسی حکومت کے (جو اب مستعفی ہوچکی ہے) منظور کردہ اسکیم کے مطابق امتناع مسکرات کا نفاذ کیا جائے گا۔

کمیونکے مذکور میں تبلایا گیا ہے کہ :۔

نفاذ احکام حالیہ سے سال حال میں ۹۰ ہزار روپیے کے مصارف عاید ہوتے ہیں اور ۱۹۴۰-۴۱ء میں مصارف کی مقدار تین لاکھ روپیہ تک بڑھیگی اگر اسکیم منظورہ کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے سال حال کیلئے تو تین لاکھ روپیے کافی ہوں گے مگر سال مالیہ ۱۹۴۱-۴۲ء کے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ درکار ہوگا۔ علاوہ اس کے ناگپور جیسے وسیع شہر میں احکام امتناع کو نافذ کرنے کے لئے مزید اشاف کی ضرورت ہوگی۔ جو محتاج بیان نہیں ہے اور جہاں کہیں احکام امتناع نافذ کئے جائیں تعمیل احکام کا سختی سے انتظام کیا جانا لازمی ہوگا۔

علاوہ اس کے اگر پورے پروگرام (یعنے علاوہ مندرجہ بالا تین اضلاع کے شہر و ضلع ناگپور کا نفاذ و متبادل ذرائع آمدنی کے مہیا کرنے کے بغیر کیا جائے گا تو صوبہ جات متوسط کے موازنہ پر اثر پڑے گا اور اس امتناع کی وجہ جو مالی نقصان ہوگا اس کی تلافی کے لئے جو تدبیر اختیار کی جانی ہوگی۔ اس کے لئے ظاہر ہے کہ ایسے وزرا کا مشورہ حاصل کرنا لازمی ہے جو صوبہ جات متوسط کے ووٹ دہندگان کے روبرو ذمہ دار ہوں۔

اس دشوار ترین مسئلہ کے پیش آنے کی وجہ سے ہز اکسلنسی کو بادل ناخواستہ یہ فیصلہ کرنا پڑا ہے کہ شہر ناگپور و ضلع متعلقہ میں احکام امتناع مسکرات کا نفاذ اب غیر ممکن ہے۔ یاد ہوگا کہ صوبہ جات متوسط کی حکومت کا جائزہ کانگریس وزرا نے جولائی ۱۹۳۷ء کو لیا تھا۔ جس کے دوسرے مہینہ میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اصول امتناع مسکرات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ چنانچہ جنوری ۱۹۳۸ء

سے صوبہ جات متوسط و برار کے بعض حصے خشک کر دئے گئے ۔ دوسرے سال یعنی یکم جنوری سنہ ۳۹ء سے حکومت نے امتناع مسکرات کے اسکیم کو دو اور اضلاع تک (اکولہ اور وردہا) وسعت دی تھی اب سنہ ۱۹۴۰ء سے مزید چار اضلاع اور شہر ناگپور تک اس اسکیم کو مزید وسعت دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ مگر اب وہ حکومت مستعفی ہو چکی ہے ۔ تاہم یہہ مفید الملک اسکیم قائم و جاری رکھی گئی ہے ۔ جس سے موجودہ حکومت صوبہ جات متوسط و برار کے اعلیٰ تدبر و دانشمندی اور رعایا پروری کا ثبوت ملتا ہے ۔

شمالی ارکاٹ خشک ہو گیا

مدراس حکومت مدراس نے ماہ اکٹوبر میں مختلف شعبہ جات کی عام کارگذاری سے متعلق ایک اعلامیہ شائع کیا ہے جس میں امتناع مسکرات کے نسبت لکھا گیا ہے کہ ۔

یکم اکٹوبر سنہ ۳۹ء سے امتناع مسکرات کے اسکیم کو ضلع شمالی ارکاٹ تک وسعت دی گئی ہے ۔

جہاں تک تنظیم دیہی کا تعلق ہے ۔ دیہاتیوں کو امتناع مسکرات کی ترغیب دلانے کے لئے " لیزی گیڈ " یعنی تنظیم دیہی (گرام سدھار) کے پرچارکوں کو تیار کرنے کی منظوری دیگئی ۔ جس کے لئے ضلع شمالی ارکاٹ میں چار مدارس تنظیم دیہی کے چلانے کے لئے (۳۱۸۰) روپیہ کی منظوری صادر کی گئی ہے ۔

شراب نہ پیو ، نہ چھوؤ ، نہ کسی کو دو

ادب ترک مسکرات	ہدیہ نرودھکا گیتا ولی
۱۸ منتخب کلام	۳۱۰۔ منتخب تلنگی گیت اور گانے
½ کراون سائز ۹۶ صفحات	ہندوستان کے (۹۴) بہترین شعرا کے
نفیس کتابت۔ بہترین طباعت	تفکرات۔ اعلیٰ ادبی شاہ کار۔ ہر تلنگی داں
سر مہاراجہ بہادر شادؔ نواب فصاحت جنگ بہادر	کے لئے نایاب تحفہ
جلیلؔ جیسے عالی مرتبت ہستیوں کے کلام	قیمت صرف ۴ر
قیمت صرف ۶ر علاوہ محصولڈاک	علاوہ محصول ڈاک

پتہ

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد وضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ کریں خط و کتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ر ہوگی۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن